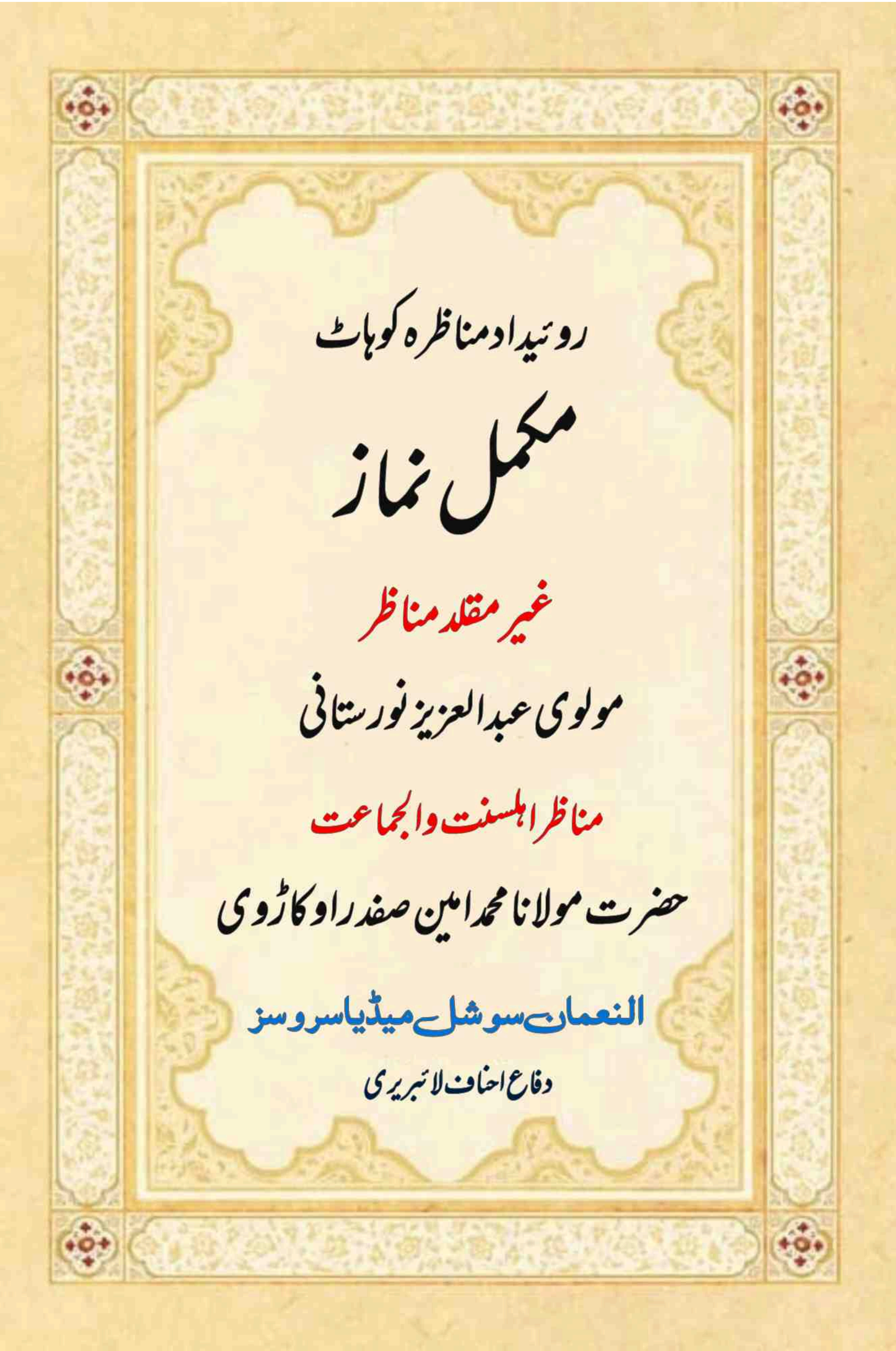


روئیداد مناظرہ کوہاٹ

# مکمل نماز

غیر مقلد مناظر

مولوی عبدالعزیز نورستانی

مناظر اہلسنت والجماعت

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی




بسم اللہ الرحمن الرحیم

# روئیداد مناظرہ کوہاٹ

## مناظر اہل سنت والجماعت

حضرت مولانا **محمد امین صفدر اوکاڑوی** رحمۃ اللہ علیہ

مولوی **عبدالعزیز نورستانی**

موضوع مناظرہ

## مکمل نماز




# بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مناظرہ کوہاٹ

﴿جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً﴾

۱۔ غیر مقلدین اگرچہ تمام آئمہ اربعہ کو مشرک اور بدعتی کہتے ہیں لیکن سعودیہ کے حنبلی مقلدین کو یہ لوگ اپنا حاجت روا، اور مشکل کشا سمجھتے ہیں۔ اور ان کے صدقات اور خیرات کے بل بوتے پر ہی ان کی زندگی ہے۔

سعودی عرب کے حنبلی مقلدین تقلید شخصی کو واجب قرار دیتے ہیں۔ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین قرار دیتے ہیں۔ بیس رکعت تراویح پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ امام کے پیچھے جہری نمازوں میں فاتحہ پڑھنے والوں کی نماز کو باطل قرار دیتے ہیں۔

(المغنی ابن قدامہ)

بلکہ جہری نمازوں میں فاتحہ پڑھنے والے مقتدی کو گدھا کہتے ہیں۔

(فتاویٰ ابن تیمیہ)

رکوع کی رفع یدین نہ کرنے والوں، آہستہ آمین کہنے والوں، اور زیر ناف ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے والوں کی نماز کو وہ ہرگز باطل نہیں کہتے۔ انہوں نے کبھی فقہ حنفی کو من گھڑت یا خرافات کا

پلندہ نہیں کہا۔ ہاں مولوی ثناء اللہ غیر مقلد کو اس سعودی حکومت نے گمراہ اور گمراہ کنندہ قرار دیا (فیصلہ مکہ)

(۲) غیر مقلدین نے غیر ملکی سرمائے کی شہ پر کراچی سے پشاور تک فرقہ واریت کی آگ بھڑکا رکھی ہے، تمام محدثین اولیاء اللہ اور فقہاء کو مشرک اور بے نماز کہا جا رہا ہے۔ تحریر و تقریر میں چیلنج بازیاں شروع کر دیں، ان کی اس اشتعال انگیزی اور نفرت انگیز چیلنج بازیوں سے تنگ آ کر کوہاٹ کے اہل سنت والجماعت نوجوانوں نے ان کے مناظرے کا چیلنج قبول کر لیا اور تاریخ مقرر ہو گئی۔

## (۳) موضوع مناظرہ۔

چونکہ اسلام میں نماز سب سے اہم عبادت ہے، ایک فرقہ کہتا ہے کہ ہم اہل قرآن ہیں صرف قرآن کو مانتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اچھا مکمل نماز کا طریقہ قرآن سے دکھا دو۔ جب وہ نہیں دکھا سکتے تو ان کا جھوٹا ہونا بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

اسی طرح تم لوگ جو تمام امت کو بے نماز، بے نماز کہتے ہو اور دعویٰ کرتے ہو کہ ہماری نماز کا ہر ہر مسئلہ حدیث صحیح، صریح، مرفوع، غیر مجروح، غیر معارض، قطعی الثبوت، صریح الدلالت سے ثابت ہے۔ تو آیئے اپنی نماز کی شرائط، ارکان واجبات، سنتیں، مستحبات، مباحات، مکروہات، اور مفسدات اور نماز میں پیش آنے والے تمام مسائل مذکورہ شرائط کے مطابق حدیث سے ثابت کر دیں۔ غیر مقلد اس پر آمادہ ہو گئے۔

(۴) مکمل نماز کا موضوع طے ہو جانے کے بعد مولوی معراج محمد غیر مقلد خطیب کوہاٹ نے، حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا شمشاد سلفی، مولانا خالد گرجاکھی وغیرہم سے استمداد کرنا شروع کر دیا، اور ان کو مشکل کشائی کے لئے پکارا

## (۵) غیر مقلدین کی پہلی شکست۔

چنانچہ مذکورہ حضرات کوہاٹ کے غیر مقلدوں کے امام اور پیشوا بن کر بلکہ حاجت روا اور

مشکل کشا بن کر کوہاٹ پہنچے تو خوب شہرت دی گئی کہ پنجاب سے ہمارے شیر آئے ہیں۔ ان شیروں نے جب دیکھا کہ موضوع مکمل نماز ہے تو یہ لوگ جو دن رات کہا کرتے تھے کہ حنفیوں کی نماز نہیں ہوتی، فرمانے لگے کہ ہمیں اپنی نماز نہیں آتی، کیوں کہ ہم اپنی نماز بہ تفصیل بالا شرائط مذکورہ ہر ہر مسئلہ حدیث سے ہرگز ثابت نہیں کر سکتے۔

کوہاٹ کے غیر مقلدین اب ایسے مایوس تھے۔

جیسے کسی کا خدا نہ ہو

اب ان شیروں نے پوچھا کہ احناف کی طرف سے سائل مناظر کون ہے، جو ہم سے ایک ایک مسئلہ کا سوال کر کے بشرائط مذکورہ احادیث کا مطالبہ کرے گا۔ جب حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ کا نام سنا تو اس شیر افگن کا نام سنتے ہی یہ شیر دم دبا کر کوہاٹ سے بھاگے اور پہلا سانس جہلم میں آ کر لیا۔

غیر مقلدین کے روپڑی شیر کو یاد تھا کہ مکڑ والا ضلع فیصل آباد میں تو میں شرائط نماز بھی صحاح ستہ سے نہ دکھا سکا تھا اور اپنے بیگانے مجھے دھتکار رہے تھے۔ آخر پولیس المدد الغیاث کا وظیفہ پڑھتے ہوئے وہاں سے بھاگا تھا۔ اور لوگ جان گئے تھے کہ یہ شیر کی کھال میں کوئی اور ہی ہے۔ یہ ان کی پہلی شکست تھی۔

(٦) جب شیروں کو بھاگتے دیکھا تو باقی غیر مقلدوں کے دل دہل گئے کیوں۔

جن کی بہار یہ ہو ان کی خزاں نہ پوچھ

اب غیر مقلدین نے پنجاب کی بجائے پشاور کو اپنا کعبہ حاجات بنایا، اور رب عزیز کو چھوڑ کر عبدالعزیز کو مشکل کشائی کے لئے پکارا۔ وہ مولانا اوکاڑوی صاحبؒ سے ناآشنا تھا۔ اس لئے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے آ گیا۔

مگر یہاں آ کر دیکھا کہ غیر مقلدین کے چہروں پر مایوسی کی سیاہی چھائی ہوئی ہے، پچیس لگ رہے ہیں، شیر بھاگ چکے ہیں تو پورے ملک میں اختلافات کی آگ بھڑکانے والوں نے

اپنے گھر سے باہر نکلنے سے انکار کر دیا۔ اہل سنت نوجوانوں نے کہا جب تم لوگوں نے پاکستان کی گلی گلی میں چیلنج بازی کر کے ملک کے امن کو برباد کر رکھا ہے تو اب باہر نکلو لیکن

زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد

وہ بنو قریظہ کی طرح اپنے گھروں میں محصور ہو گئے، یہ ان کی دوسری شکست تھی۔

(۷) جس طرح مسلمانوں نے بنو قریظہ کا محاصرہ وہاں پہنچ کر کیا تھا۔ اب بھی اہل سنت والجماعت نے ان کے گھر میں جا کر مولوی عبدالعزیز وغیرہ کا گھیراؤ کر لیا۔ اور مناظر اہل سنت والجماعت نے کہا کہ مدعی پہلی تقریر میں اپنا دعویٰ بیان کرے اور اس کے مفردات کی تشریح کرے، مگر مولوی عبدالعزیز پر سکتہ طاری تھا۔ اس میں اپنا دعویٰ بیان کرنے کی بھی سکت نہ تھی۔ یہ غیر مقلدین کی تیسری شکست تھی۔

(۸) جب مناظر اہل سنت والجماعت نے دیکھا کہ مدعی فرار ہو رہا ہے تو سائلانہ تقریر شروع کر دی۔ اور بتایا کہ مولوی عبدالعزیز نورستانی وغیرہ پشاور کے غیر مقلدین نے اس علاقے کی فضا خراب کرنے کے لئے تمام احناف کو ایک لاکھ روپے کا انعامی چیلنج دے رکھا ہے، بہادر بیگ نے بیس ہزار کا انعامی چیلنج دے رکھا ہے۔

آج ان اشتہاروں میں مندرجہ شرائط کے مطابق اپنی نماز کا ہر ہر مسئلہ عبدالعزیز نورستانی ثابت کریں گے، تو مولانا عبدالعزیز نورستانی نے نہ صرف ان اشتہاروں پر بلکہ ان میں درج شرائط کے موافق بھی مناظرہ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ یہ غیر مقلدین کی چوتھی شکست تھی۔

(۹) جب مناظر اہل سنت نے دیکھا کہ غیر مقلدین بھاگنا چاہتے ہیں، تو ان سے خود سوال کر دیا کہ مولانا اپنی نماز کی شرائط بیان کریں، اور موافق شرائط احادیث سے ان کا ثبوت پیش فرمائیں۔ غیر مقلد مناظر نے صاف طور پر شرائط نماز بیان کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ غیر مقلدین کی پانچویں شکست تھی۔

(۱۰) اہل سنت والجماعت مناظر نے پھر فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہدایہ شریف سے نماز کی

شرائط اور کتاب وسنت سے ان کے دلائل بیان فرمائے، اور غیر مقلدین کی معتبر کتابوں سے ثابت فرمایا کہ غیر مقلدین کے نزدیک مادرزاد ننگے بھی بلا عذر نماز جائز ہے۔ اور جسم لباس اور مکان نجاست لیپ کر بھی نماز جائز ہے۔

فٹ بال کھیلنا ہو تو نماز قبل از وقت بھی جائز ہے۔ اور غیر مقلدین کے مذہب میں منی پاک، شراب پاک، خون، مردار، خنزیر پاک، پیشاب ہر حلال جانور کا بلکہ ایک قول میں کتے اور خنزیر کا پیشاب بھی پاک ہے۔

الغرض غیر مقلدین کی کتابوں سے پاکی اور ناپاکی کے مسائل بیان فرمائے۔ کیونکہ ان پر نماز کا دارومدار ہے۔ غیر مقلدین اپنی کتابوں کا گند سن کر پریشان تھے۔

غیر مقلد مناظر نے اہل سنت مناظر کا ایک بھی حوالہ غلط ثابت نہیں کیا۔ ہاں اٹھکر یہ اعلان فرمایا کہ یہ سب کتابیں غلط اور باطل ہیں۔ یعنی اہل حدیث کے تمام علماء اپنے دعویٰ عمل بالحدیث میں جھوٹے ہیں۔ ان کی کتابیں قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔ اور انہوں نے قرآن حدیث کی مخالفت جہالت سے کی ہے۔

مناظر اہل سنت نے بتایا کہ دیکھو غیر مقلدین نے اپنے تمام علماء کو کتاب وسنت سے جاہل بلکہ قرآن وسنت کا مخالف مان لیا۔ اور آنحضرت ﷺ کی اس پیشین گوئی کا مصداق معلوم ہوا کہ جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں لوگ جاہلوں کو اپنا دینی پیشوا مان لیں گے، وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو گمراہ کریں گے۔

عبدالعزیز نورستانی نے اپنے تمام علماء کی کتابوں کو گمراہ کن قرار دے کر اپنے فرقے کے گمراہ ہونے پر مہر تصدیق لگا دی ہے۔ یہ غیر مقلدین کی چھٹی شکست تھی۔

(۱۱) اب عبدالعزیز نورستانی نے اپنے عوام کے آنسو خشک کرنے کے لئے یہ کہنا شروع کیا کہ صحاح ستہ ہماری کتابیں ہیں۔

اہل سنت والجماعت مناظر نے کہا اس دعویٰ کا ثبوت پیش کرو۔ عجیب بات ہے کہ مولوی

ثناء اللہ، نواب صدیق حسن وغیرہ جن کا غیر مقلد ہونا ان کے اقرار سے بھی اور تاریخی شہادتوں سے بھی ثابت ہے، ان کی کتابوں کا تو تم نے انکار کر دیا، اور اصحاب صحاح ستہ جن کی کتابوں میں نہ آئمہ مجتہدین کی تقلید کے شرک ہونے کا باب، نہ حرام ہونے کا، اور نہ ان میں سے کسی نے اپنے غیر مقلد ہونے کا اقرار فرمایا، اور نہ تاریخ نے ان کو غیر مقلدین کہا، ان کی کتابوں پر غاصبانہ قبضہ کون کرنے دے گا۔

چنانچہ غیر مقلد مناظر ان سوالوں کا جواب بھی نہ دے سکا یہ ان کی ساتویں شکست تھی۔

(۱۲) اب غیر مقلدین کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ آخر غیر مقلدین کے صدر مناظر مولوی بشیر الرحمٰن گوجرانوالہ جو دلالت رابعہ کو دلالت اربعہ کہا کرتے ہیں، مصلے کو مصلحے، راجح کو راجع لکھتے ہیں۔ جن کی اردو املا دوسری جماعت کے بچے سے بھی کمزور ہے (دیکھو کتاب تقلید کیا ہے؟)

انہوں نے عبدالعزیز نورستانی کو کہا کہ نماز کا ہر ہر مسئلہ کیسے ثابت کرو گے، یہ موضوع چھوڑو اور اٹھ کر اعلان کر دو کہ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب میں شراب پینا جائز ہے۔ چنانچہ اصل موضوع کو چھوڑ کر اس نے یہ اعلان کر دیا۔ یہ موضوع چھوڑنا اس کی آٹھویں شکست تھی۔

(۱۳) مناظر اہل سنت والجماعت نے فرمایا کہ یہ بہتان ہے عربی میں شراب کو خمر کہتے ہیں اگر آپ فقہ حنفی کی معتبر کتاب سے دکھا دیں کہ امام ابو حنیفہؒ نے خمر پینے کو جائز کہا ہو، اور وہ قول مفتیٰ بہ ہو تو میں شکست لکھ دوں گا، یا آپ کو بہتان طرازی سے توبہ کرنی ہوگی۔

تو اس پر غیر مقلد مناظر نے تقریر ترمذی سے ایک عبارت پڑھی اس کا ترجمہ بھی نہ کیا، مولوی بشیر الرحمٰن نے اٹھ کر ناچنا شروع کر دیا کہ بس مناظرہ ختم ہم نے مطالبہ پورا کر دیا، شکست لکھ کر دو۔ باقی غیر مقلدین جو امام صاحب کی تقلید کو شرک کہتے ہیں وہ بھی ملاں بشیر الدین کی تقلید میں ناچنے لگے، شور مچانے لگے، مناظر اہل سنت والجماعت جب جواب دینے کے لئے کھڑے ہوتے شور مچاتے کہ بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ ان کے شور کرنے کی وجہ سے کافی دیر مناظرہ بند رہا اور یہ شور ان غیر مقلدین کی نویں شکست تھی۔

(۱۴)مولانا قاری خبیب احمد عمر خطیب جہلم، صدر احناف نے بڑے حوصلے سے
حالات پر قابو پالیا،تو مناظر اہل سنت والجماعت نے بتایا کہ جس حوالے پر اتنا شور مچا ہے اس کا
حال یہ ہے کہ یہ کسی فقہ کی کتاب کا حوالہ نہیں۔کسی طالب علم کی لکھی ہوئی تقریر کا حوالہ ہے۔
۲۔اس میں امام صاحب نے لفظ خمر استعمال نہیں فرمایا بلکہ ماسوی الخمر کا لفظ
ہے۔
۳۔جس قول کا حوالہ دیا ہے اسی تقریر میں درج ہے کہ اس پر فتویٰ نہیں۔
ایک حوالے میں تین فریب کر کے سوامی دیانند کی روح کو بھی شرما دیا،اور

**لادین لمن لا دیانة له، لا دین لمن لا امانة له**

کے موافق اپنی دیانت اور امانت کا جنازہ نکال دیا۔یہ غیر مقلدین کی دسویں شکست تھی۔

**نوٹ۔**

اس وقت مولوی بشیر الرحمٰن کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اگرچہ اصل لفظ ماسوی الخمر ہے،مگر اس میں خمر کا لفظ آ ہی گیا ہے اس پر مالک مناظرہ نے اس کو وہ ڈانٹ پلائی کہ پھر وہ سارے مناظرے میں صم بکم بنے رہے۔

(۱۵)پھر مناظر اہلسنت والجماعت نے غیر مقلد مناظر کو موضوع کی طرف لانے کے لئے کہا کہ آپ کو شرائط نماز تو نہیں آئیں،جو ہمارے تعلیم الاسلام کے طالب علم کو بھی آتی ہیں، اب آپ یہ بتائیں کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے یا واجب یا سنت۔یہ حکم کسی حدیث صحیح،صریح سے موافق شرائط دکھائیں۔لیکن وہ کوئی حکم نہ دکھا سکے بلکہ کہنے لگے کہ تکبیر تحریمہ نہ فرض ہے،نہ واجب،نہ سنت بلکہ ایسے حکم دین میں اضافے ہیں۔

جب اسے بتایا گیا کہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری ص ۱۰۱ج ا پر اس کا حکم وجوب بیان کیا ہے۔ایسی باتوں پر عبدالعزیز نورستانی کہتے رہے ہم بخاری کو نہیں مانتے۔اس کے اسی جملہ پر غیر مقلدین کی آنکھیں شرم سے جھک جاتیں۔

(۱۶) پھر مناظر اہل سنت والجماعت نے پوچھا نماز میں آپ کا امام اللہ اکبر بلند آواز سے کہتا ہے اور مقتدی آہستہ آواز سے، یہ فرق کسی حدیث صحیح صریح موافق شرائط سے ثابت کریں جس پر وہ کوئی حدیث نہ پیش کر سکے۔

(۱۷) جب غیر مقلد مناظر کو کوئی دلیل نہ ملی تو لاجواب ہو کر کہا کہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ اللہ اجل، اللہ اعظم سے نماز شروع کرنا جائز ہے۔ حالانکہ ان الفاظ سے شروع کرنے سے نماز نہیں ہوتی۔

مناظر اہل سنت والجماعت نے بتایا کہ تم نے فقہ میں بھی خیانت کی، ہمارے نزدیک اللہ اکبر واجب ہے، یہی بخاری ص ۱۰۱ ج ۱ میں ہے۔

اور مطالبہ کیا کہ وہ صحیح حدیث پیش کرو کہ اللہ اجل، اللہ اعظم کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ کوئی حدیث پیش نہ کر سکا۔

(۱۸) اس کے بعد اس مسئلہ سے ہٹ کر تکبیر تحریمہ کی رفع یدین پر دو حدیثیں پیش کیں، جن میں سے ایک کا راوی شیعہ تھا، دوسری کا ناصبی مناظر اہل سنت والجماعت نے کہا سنی راویوں کی روایت پیش کرو۔

غیر مقلد مناظر کہنے لگا شیعہ اور ناصبی اور بدعتیوں کی احادیث سے ہم استدلال کرتے ہیں یعنی ہم تکبیر تحریمہ میں بھی شیعہ اور خوارج کے مقلد ہیں۔

(۱۹) اب غیر مقلد صدر اور مناظر نے مالک مکان غیر مقلد کی منت سماجت شروع کی کہ اس طرح تو تکبیر تحریمہ بھی ہم ثابت نہیں کر سکتے، خدا کے لئے قرأت خلف الامام پر مناظرہ کرا دو۔ وہ کہتے تھے کہ فاتحہ اپنے نمبر پر آئے گی۔ لیکن غیر مقلدین کو فاتحہ خوانی کا اتنا شوق تھا کہ نماز کے مسائل سے بھاگتے تھے۔

(۲۰) مناظر اہل سنت والجماعت نے مطالبہ کیا کہ ایک آیت قرآنی ایسی پیش کرو جس میں خاص مقتدی پر سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض اور مازاد علی الفاتحہ کو حرام کیا گیا ہو۔ لیکن وہ کوئی

ایسی آیت پیش نہ کر سکے۔

پھر مطالبہ کیا کہ صحیحین سے ایک ہی صریح روایت مندرجہ بالا مضمون کی پیش کر دو مگر وہ پیش نہ کر سکے۔ پھر مطالبہ کیا کہ آنحضرت ﷺ نے جو آخری نماز صدیق اکبرؓ کے پیچھے پڑھی ہے صحیح حدیث، موافق شرائط سے صراحۃً آپ کا صدیق اکبرؓ کے پیچھے فاتحہ پڑھنا ثابت کر و مگر وہ یہاں بھی ناکام رہے۔

(۲۱) جب یہاں بھی لاجواب ہو گئے تو اب مناظرہ بند کرنے کا شور مچا دیا، حضرت مولانا قاری خبیب احمد صاحب عمر صدر مناظر احناف نے ان کو پکڑ پکڑ کر یاد کرایا کہ مناظرہ مکمل نماز پر ہے، ابھی تو آپ تحریمہ کے مسائل بھی ثابت نہیں کر سکے۔ جب تک مکمل نماز کے مسائل آپ ثابت نہ کریں گے مناظرہ ختم نہیں ہوگا۔

ہاں پہلی نشست ختم ہے، نماز کے بعد دوسری نشست ہوگی۔

لیکن عبدالعزیز نورستانی، معراج محمد اور بشیر الرحمٰن نے مناظرہ جاری رکھنے سے انکار کر دیا اور مناظرہ سے شرمناک فرار اختیار کیا۔

(۲۲) اب غیر مقلدین جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جیت گئے اور حنفی ہار گئے اگر ان کیسٹوں میں نماز کے ہر ہر مسئلہ پر حدیث صریح مطابق شرائط موجود ہے تو وہ جیتے ہم ہارے، اور اگر پیش نہ کر سکیں تو یہی کیسٹیں ان کے فرار اور شکست کی دلیل ہیں کہ وہ اپنی نماز مکمل ثابت نہیں کر سکے۔

(۲۳) اگر کوہاٹ کے مناظرہ میں وہ اپنی نماز کی پوری شرائط، ارکان، واجبات، سنن، مستحبات، مکروہات، مفسدات کے تمام پیش آمدہ مسائل کو حدیث صحیح، صریح، موافق شرائط سے ثابت کر چکے ہیں تو اب تو ہر غیر مقلد ان دلائل سے واقف ہو چکا ہوگا۔

لیکن ان کا یہ حال ہے کہ ۲۱ اپریل کوہاٹ سے فرار کے بعد ۲۹ اپریل گوجرانوالہ میں میٹنگ کی کہ آئندہ کبھی اس موضوع پر مناظرہ نہ کرو اور کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ ہم اپنی نماز کا ہر ہر مسئلہ حدیث صحیح صریح موافق شرائط سے ثابت کر سکتے ہیں۔

(۲۴) چنانچہ ۹ جون ۱۹۸۳ء بمطابق ۲۷ شعبان کو غیر مقلدین نے اپنے مولویوں کے جھوٹے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر حلقہ سرائے سدھو ضلع ملتان میں پھر مکمل نماز پر مناظرہ طے کرلیا۔ انہیں یقین تھا کہ کوہاٹ کی کیسٹوں میں مکمل نماز کا ثبوت ہے۔

چنانچہ غیر مقلدین نے وہ کیسٹیں منگوائیں مگر ان میں تو تکبیر تحریمہ کے مسائل بھی نہ تھے۔ چنانچہ وہ بہت مایوس ہوئے اب بھاگم بھاگ ملتان، وہاڑی، بہاولپور، اوکاڑہ، گوجرانوالہ تک جا پہنچے۔ چنانچہ پروفیسر عبداللہ بہاولپوری، ماسٹر محمد یونس اوکاڑوی، مولوی اللہ بخش ملتانی، ماسٹر احمد علی وہاڑی وغیرہ پہنچ گئے۔ مگر جاتے ہی سب نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ اگر اہل سنت والجماعت کی طرف سے مولانا محمد امین صفدر صاحب آ گئے تو ہم مناظرہ نہیں کریں گے۔

اب غیر مقلدین حیران تھے کہ سارے ملک میں یہ پروپیگنڈہ بھی ہے کہ کوہاٹ میں مولانا محمد امین صفدر صاحب کو شرمناک شکست ہوئی ہے، مگر حق کا رعب اب بھی اتنا ہے کہ نام سے ہی دل ودماغ پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔

چنانچہ مولانا محمد امین صفدر صاحب جب بذریعہ کار مقام مناظرہ پر پہنچے تو عبداللہ بہاولپوری اپنی پارٹی کو لے کر فرار ہو گیا۔ اور سب لوگ سمجھ گئے کہ یہ لوگ جھوٹے پروپیگنڈے کے سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

(۲۵) لاڑکانہ میں غیر مقلدین نے شور مچایا کہ کوہاٹ میں ہمارے مولوی عبدالعزیز نورستانی نے مکمل نماز کو حدیث صحیح صریح سے ثابت کر دکھایا ہے۔ حنفی علماء نے کہا کہ آپ ہمیں وہ کیسٹیں سنائیں اگر اس میں شرائط نماز سے لے کر سلام نماز تک ہر ہر مسئلہ کی دلیل مل جائے، موافق شرائط تو ہم مان جائیں گے، اور اگر نہ مل سکیں تو جھوٹ بولنے والوں پر لعنت۔ اس کے بعد آج تک غیر مقلدین نے وہ کیسٹیں نہیں دکھائیں۔

(۲۶) یہ بھی پتا چلا کہ غیر مقلدین نے چند آدمیوں کو کافی رقم دی تھی کہ تم دوران مناظرہ اٹھ کر اعلان کرنا کہ ہم حنفی تھے، لیکن اس مناظرہ سے متاثر ہو کر اہلحدیث ہو گئے ہیں کیونکہ

...ث عالم نے نماز کا ہر ہر مسئلہ حدیث صحیح، صریح، غیر معارض سے ثابت کر دیا ہے۔ لیکن ...ظرہ میں حق کا ایسا غلبہ تھا کہ باوجود اتنے بڑے لالچ کے بھی وہ اعلان نہ کر سکے۔

بعد میں جب غیر مقلدین نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں آپ کے مذہب سے سخت ...ت ہو گئی ہے تم نے مناظرے میں جھوٹ بولے، شور مچایا مگر اپنی نماز کی شرائط بھی نہ بتا سکے۔

(۲۷) ایک دو غیر مقلدین جو مناظرہ میں موجود تھے انہوں نے مناظرے کے بعد غیر ...مقلدیت ترک کر کے حنفی طریقہ پر نماز شروع کر دی کیونکہ مکمل نماز کے لئے مکمل مسائل کی ...ورت ہے جو غیر مقلدین کے پاس نہیں۔

(۲۸) ایک غیر مقلد مولوی نے تقریر میں کہا کہ کوہاٹ میں ہمیں شاندار فتح ہوئی۔ تو ایک ...لی نے کہا کہ آپ ہمیں ان کیسٹوں سے مندرجہ بالا سوالات کے علاوہ ان مسائل کی دلیل نکال ...یں لہ۔

(ا) اکیلے آدمی کے لئے آمین آہستہ کہنا سنت ہے اور مقتدی کو چھ رکعتوں میں بلند آواز ...ے آمین کہنا سنت اور گیارہ رکعتوں میں آہستہ کہنا سنت ہے۔

(ب) رکوع اور سجود کی تسبیحات، درود اور درود کے بعد کی دعا آپ آہستہ پڑھتے ہیں ان ...کی صریح حدیث سنا دو۔

(ج) امام بلند آواز سے سلام کہتا ہے اور مقتدی سب آہستہ آواز سے سلام کہتے ہیں اس ...ال کی صحیح، صریح حدیث لاؤ۔

(د) اگر ایک آدمی التحیات کی جگہ بھول کر الحمد شریف پڑھ لے تو صریح حدیث سے اس نماز کا حکم بتائیں۔

(س) ایک شخص چوتھی رکعت کے شروع میں شریک ہوا وہ نماز کس طرح پوری کرے ...ری تفصیل صحیح، صریح حدیث سے دکھاؤ۔






# مناظر اہل سنت والجماعت

حضرت مولانا **محمد امین صفدر اوکاڑوی** رحمۃ اللہ علیہ

# غیر مقلد مناظر

مولوی **عبد العزیز** نورستانی

## موضوع مناظرہ

# مکمل نماز






## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد.

میرے دوستو اور بزرگو آج ہمارے یہاں اکٹھے ہونے کا مقصد یہ ہے کہ اس ضلع میں 98% حنفی آباد ہیں، لیکن چند دنوں سے یہ اشتہارات حنفیوں کو پریشان کرنے کے لئے شائع ہو رہے ہیں۔

ان اشتہارات میں قرآن کی آیات اور احادیث نقل کرنے میں خیانت کی گئی ہے، اور پھر اس کے بعد ان اشتہارات نے اس علاقے میں یہ تہلکہ مچا رکھا ہے، اور حوالے ان میں غلط اور بیانات کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔

جب بات یہاں تک پہنچی تو ہمیں اہل سنت والجماعت کے لوگوں نے اس علاقے کے حالات سے واقف کیا، تو بات یہ طے ہو چکی ہے کہ اس وقت بات مکمل نماز پر ہوگی، اور یہ اشتہارات بھی سامنے آئیں گے، اور ان اشتہارات میں جو شرائط ہمارے دوستوں نے لکھی ہیں، اگر وہ

شرائط واقعی قرآن وحدیث سے ثابت ہیں تو میرے دوست آج اپنا ہر ہر مسئلہ ان شرائط سے ثابت کر کے دکھائیں گے۔ ہم اللہ کے پیغمبر ﷺ کے فرمان کے مطابق، جو کہ بخاری شریف میں موجود ہے، فرمایا ''کہ لوگ ایسی شرائط لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں موجود نہیں ہیں'' (۱) ایسی شرائط

(۱). حدثنا اسمعیل حدثنا مالک عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت جائتنی بریرة فقالت كاتبت اهلی علی تسع اواق فی كل عام اوقیة فاعیننی فقالت ان احبوا ان اعدها لهم ویكون ولاؤک لی فعلت فذهبت بریرة الی اهلها فقالت لهم فابوا علیها فجائت من عندهم ورسول الله ﷺ جالس فقالت انی عرضت ذالک علیهم فابوا الا ان یكون الولاء لهم فسمع النبی ﷺ فاخبرت عائشة النبی ﷺ فقال خذیها واشترطی لهم الولاء فانما الولاء لمن اعتق ففعلت عائشة ثم قام رسول الله ﷺ فی الناس فحمدالله واثنی علیه ثم قال ما بال رجال یشترطون شروطا لیست فی كتاب الله ما كان من شرط لیس فی كتاب الله فهو باطل وان كان مأة شرط قضاء الله احق وشرط الله اوثق وانما الولاء لمن اعتق.

ترجمہ۔ بعد سند کے۔ حضرت عروہ بن زبیر اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اور کہا میں نے اپنے مالکوں سے مکاتبت کی ہے نو اوقیہ پر۔ ہر سال ایک اوقیہ ادا کروں گی لہذا آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر وہ اس بات کو پسند کریں کہ میں ان کو قیمت ادا کر دوں اور

... لیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

کیونکہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے ہمیں ایسی شرائط تسلیم کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ہمارے دوست غیر مقلد تو اگر واقعی ان کی یہ شرائط صحیح ہیں، آج کی بات میں یہ بات سامنے آجائے گی کہ اگر وہ نماز کا ہر ہر مسئلہ اسی شرط کے مطابق دکھائیں تو ہم یہ بات تسلیم کرلیں گے کہ انہوں نے سوچ سمجھ کر یہ شرط لگائی ہے، اور اگر وہ نماز کے سارے کے سارے مسائل اس شرط پر ثابت نہ کر سکے تو پھر قرآن پاک کی آیت ''کہ ایسی باتیں تم کیوں کرتے ہو جن کو تم خود بھی تسلیم نہیں کرتے اور اس پر پورے نہیں اترتے''۔

اس کو سامنے رکھ کر میں اپنے دوستوں سے گزارش کروں گا کہ عوام کو امن سے رہنے دیں اور ایسے اشتہارات جو قانونی جرم ہیں، اور آپس میں مسلمانوں کو لڑاتے بھی ہیں، ایسے اشتہارات

---

تیری ولاء میرے لئے ہو تو میں ایسا کرتی ہوں۔ پس حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور ان کو جا کر یہ بات کہی تو انہوں نے انکار کیا۔ پس حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا جب ان کے پاس سے واپس لوٹیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ پس اس نے یہ بات کہی کہ میں نے یہ بات ان پر پیش کی ہے مگر انہوں نے انکار کیا ہے الا یہ کہ ولاء ان کے لئے ہو۔ پس نبی اقدس ﷺ نے یہ بات سنی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی نبی اقدس ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو خرید لے اور ان کے لئے ولاء کی شرط بھی لگا دے۔ ولاء اسی کے لئے ہوتی ہے جو اس کو آزاد کرے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثناء بیان کی پھر بیان فرمایا کیا ہو گیا ہے لوگوں کو کہ وہ ایسی شرائط لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ ہر وہ شرط جو کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ باطل ہے۔ اگرچہ سو شرائط کیوں نہ ہوں۔ اللہ کا حکم زیادہ حق والا ہے اور اللہ کی شرط زیادہ پختہ ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ ولاء اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔ (بخاری ص ۳۷۷ ج ۱)

پھیلا کر نقص امن کا باعث نہ بنیں۔

میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ میری جماعت کی طرف سے ایسا ایک اشتہار بھی اس علاقے میں شائع نہیں ہوا، جس میں ہمارے دوستوں کو بے نماز یا مشرک کہا گیا ہو۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پشاور سے یہ اشتہارات شائع ہو رہے ہیں اور ساری ذمہ داری ان پر ہے، ان اشتہارات پر پرنٹ لائن نہیں ہے، یہ ایک قانونی جرم ہے۔

دوسرا جرم جو ان میں ہے، وہ یہ ہے کہ ان میں جو شرائط ہیں وہ غلط ہیں، اگر ہمارے وہ دوست وہ شرائط قرآن و حدیث سے دکھا دیں تو پھر ہم تسلیم کر لیں گے، ورنہ ان شاء اللہ آج کی اس بحث میں یہ بات اتنی واضح ہو جائے گی کہ غلط اور باطل شرائط لگا کر دوسروں کو چیلنج دینے والے اپنی نماز کا ایک مسئلہ بھی اس شرط پر پورا ثابت نہیں کر سکتے۔

تیسری بات کہ آج ان اشتہارات سے وہ حوالے ہم بتائیں گے کہ جن کے نقل کرنے میں اللہ کے پیغمبر کی حدیث میں خیانت کی گئی ہے، قرآن پاک کی آیات نقل کرنے میں خیانتیں کی گئیں ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ مسلم شریف میں موجود ہے، فرماتے ہیں کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس احادیث لائیں گے، لیکن کچھ سنایا کریں گے نہ کہ ساری، وہ کون سی حدیثیں سنایا کریں گے **مالم تسمعو انتم ولا آبائکم**. جو احادیث تمہارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنی ہوں گی۔ موضوع احادیث، جھوٹی احادیث، متروک احادیث، کتابوں کی زینت تو بنی رہیں، لیکن ان کو تقریروں میں، کتابوں، اشتہاروں میں شائع کر کے عوام کو کبھی پریشان نہیں کیا گیا۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں **فایاکم و ایاھم** ان سے بچ کر رہنا، ان کے پاس ان دو باتوں کے سوا کوئی چیز نہیں ہوگی، ایک یہ کہ وہ فتنہ برپا کر سکتے ہوں گے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتے ہوں گے، دوسرا یہ کہ وہ عوام میں گمراہی پھیلا سکتے ہوں گے، اس سے زیادہ اور کچھ نہیں

جانتے ہوں گے (۱)۔

اللہ کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کا یہ ارشاد کتنا واضح ہے۔ ان شاء اللہ آج کی اس بحث میں آپ حضرات کو پتا چل جائے گا کہ یہ شرائط محض فتنہ ہیں۔

بہر حال آج مکمل نماز پر بات ہوگی۔ سب سے پہلے نماز کی مکمل شرائط، کہ نماز سے پہلے کون کون سی باتیں ضروری ہیں ہم اپنی کتابوں سے پڑھ کر سنائیں گے اور ہمارے دوست حدیث کی کتابوں سے اپنی نماز کی شرائط سنائیں گے۔ اس میں کسی قسم کی گالی نہیں ہے۔

ہم نماز روزانہ پڑھتے ہیں، ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ کہ نماز کہاں ثابت ہے اور کہاں ثابت نہیں ہے۔ اس کے بعد نماز کے ارکان پر بات آئے گی، جو چیز نماز میں فرض ہے اس کا فرض ہونا ہمارے دوست حدیث کے الفاظ میں دکھائیں گے۔ جن چیزوں کو یہ سنت کہتے ہیں، ان کا یہ سنت ہونا یہ حدیث کی کتابوں سے دکھائیں گے۔ جس کو یہ واجب یا نفل کہیں گے اس کا واجب یا نفل ہونا بھی حدیث کی کتابوں سے دکھائیں گے، اگر یہ نہ دکھا سکے تو ہمارے دوست واضح طور پر اعلان کریں گے کہ ہم ان کا فرض، واجب، سنت یا نفل ہونا حدیث سے ثابت نہیں کر سکے۔

ان شاء اللہ آج یہ بات واضح ہو جائے گی کہ کون لوگ ہیں جن کو نماز کے مکمل مسائل آتے ہیں، اور کون لوگ ہیں جو نماز کے مکمل مسائل تو کجا دسواں حصہ مسائل بھی نہیں جانتے، لیکن چند مسائل کے بارے میں اشتہار شائع کر کے امن سے بسنے والے مسلمانوں کو لڑا سکتے ہیں۔

(۱). حدثنی حرملة بن یحیٰ بن عبداللہ بن حرملة بن عمران التجیبی قال ثنا ابن وھب قال حدثنی ابو شریح انه سمع شراحیل بن یزید یقول اخبرنی مسلم بن یسار انه سمع اباھریرة یقول قال رسول اللہ ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعو انتم ولا آبائکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم. (مسلم ص ۱۰)

آج ان شاء اللہ تعالیٰ یہ بات واضح ہونے کے ساتھ ان اشتہارات کی قلعی بھی کھل جائے گی کہ جن میں قرآن کی آیت آدھی لکھی گئی ہے اور آدھی چھوڑ دی گئی ہے، حدیث آدھی لکھی گئی ہے آدھی چھوڑ دی گئی ہے۔ ایک حدیث لکھی گئی ہے تو ساتھ والی حدیث چھوڑ دی گئی ہے۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیآت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمد عبدہ ورسولہ۔

جو غلط سلط ہو، اسے معاف کر دینا اور جو صحیح مضمون ہو اس کو لے لینا۔ مولانا محمد امین صاحب نے یہ فرمایا کہ لوگ چند مسائل کو لے کو عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے ہمیں جو کچھ سکھایا جو کچھ پڑھایا وہ قرآن وحدیث کے اندر ہے، ہماری نماز ہو یا جو کچھ بھی ہو ہم اس چیز کو پیش کریں گے۔

باقی یہ بات کہ یہ شرائط جو لکھے ہوئے ہیں یہ قرآن وحدیث میں نہیں ہیں۔ کسی چیز کو سنت کہتے ہو تو سنت کا لفظ بتاؤ گے، فرض کہتے ہو تو فرض کا لفظ بتاؤ گے، واجب کہتے ہو تو واجب کا لفظ بتاؤ گے، یہ اگر کسی دین کے اندر ہے تو ہم بھی یہ مطالبہ کر سکتے ہیں چار فرقوں کے اندر جس چیز کو سنت کہا گیا ہے اس کے متعلق آپ بھی یہ لفظ حدیث میں دکھاؤ کہ یہ سنت ہے یا فرض۔ اور جس چیز کو فرض کہا گیا ہے تم قرآن وحدیث سے اس کا فرض ہونا دکھاؤ۔

آپ نے یہ لکھا ہے کہ مکمل نماز کے مسائل ثابت کرنے ہیں، قرآن کریم یا حدیث صحیح، صریح، مرفوع غیر مجروح، مرفوع متصل سے۔ لہذا ہمارا یہ مطالبہ ہے۔

پھر انہوں نے یہ کہا کہ اول نماز کی شرائط بیان کریں کہ وہ کتنی ہیں، پھر ارکان کہ وہ کتنے

ہیں؟۔

ہر بشر کے لئے تین چیزیں پہچاننا ضروری ہے۔

**(۱) تعریف۔**

**(۲) غرض و غایت۔**

**(۳) موضوع۔**

ہم مولوی صاحب سے عرض کریں گے کہ شرائط یا شرط کے لغوی معنی، اصطلاحی معنی اور شرعی معانی ہمیں بتا دیں، اس کے بعد ہم شرائط پیش کریں گے کہ یہ ہماری شرائط ہیں۔ آپ کا یہ مطالبہ کہ شرائط پیش کریں یہ صحیح نہیں ہے، ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ آئیں گے جو تمہیں حدیثیں سنائیں گے، جو نہ تم نے سنی ہوں گی، نہ تمہارے آباء نے۔ آباء سے مراد خیر القرون والے ہیں۔ ہم اپنی نماز کے ہر فعل کے لئے صحیح مرفوع احادیث پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ شرط کا لغوی، اصطلاحی، شرعی معنی ہمیں بتائیں تا کہ ہم سمجھیں کہ شرط کیا چیز ہے اس کا لغوی معنی کیا ہے، اصطلاحی معنی کیا ہے، شرعی معنی کیا ہے۔ کیونکہ میں ایک چیز کو شرط کہوں گا، مولانا کہیں گے کہ یہ شرط نہیں ہے۔ ایک چیز کو میں رکن کہوں گا، مولانا فرمائیں گے کہ یہ رکن نہیں ہے۔ رکن اور شرط کے یہ تینوں معنی آپ بیان کر دیں۔ اس کے بعد ہم بیان کریں گے۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

**الحمد للہ و کفٰی و الصلوٰۃ و السلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد.**

پہلی بات جو میں نے کہی تھی وہ یہ تھی کہ ان علاقوں میں یہ ساری ہلچل جو ہوئی ہے، یہ ان اشتہارات کی وجہ سے ہوئی ہے کہ ان میں خیانتیں ہیں۔

مولانا نے ان کے جواب میں کچھ بیان نہیں فرمایا، گویا وہ یہ بات تسلیم فرما چکے ہیں کہ

سب کچھ ہماری طرف سے ہو رہا ہے۔مولانا نے فرمایا ہے کہ میں بھی مطالبہ کروں گا۔ بات یہ ہے کہ اگر مولانا میری باتوں کو ہی دہراتے جائیں تو اس کو مناظرہ نہیں کہتے۔ میں جو باتیں کہہ رہا ہوں وہ پوری ذمہ داری سے اپنے مسلک کے مطابق کہہ رہا ہوں۔

اگر مولانا مجھ سے یہ مطالبہ کریں گے تو میں حدیث معاذ رضی اللہ عنہ پڑھ کر عرض کردوں گا کہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ میں آتا ہے کہ اگر مسئلہ کتاب اللہ سے نہ ملے تو سنت رسول اللہ سے لے لیا جائے ،اگر سنت رسول اللہ سے مسئلہ نہ ملے تو پھر مجتہد سے مسئلہ پوچھ لیا جائے۔

میں صاف کہہ دوں گا کہ فرض یا سنت کا لفظ قرآن وحدیث میں نہیں ہے،اس لئے مجھے حدیث یہ اجازت دے رہی ہے کہ میں مجتہد کی طرف سے پیش کروں،اور میں الحمد للہ پیش کردوں گا۔

میرے دوست جورات دن یہ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث کے علاوہ کوئی تیسری چیز پیش نہیں ہوگی۔ وہ بھی یا تو میری طرح کھڑے ہو کر اقرار کرلیں کہ اگر ہمیں یہ فرض یا واجب وغیرہ نہ ملا تو ہم بھی کسی مجتہد سے پیش کریں گے۔تو پھر ہم میں صلح ہو جائے گی،صرف اتنی بات رہے گی کہ وہ کسی اور مجتہد کی مانیں گے۔

مولانا کی بات سے آپ یہ سمجھ چکے ہوں گے کہ مولانا نے دبی زبان سے یہ اقرار فرمالیا ہے کہ نہ یہ شرائط قرآن وحدیث میں موجود ہیں اور نہ یہ فرائض وارکان قرآن وحدیث میں موجود ہیں،نہ یہ واجبات وسنن قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔

آج مولانا مجھ سے یہ مطالبہ کررہے ہیں۔ جب یہاں کھڑے ہو کر رکوع میں رفعیدین کو سنت کہا جاتا ہے،اور کہا جاتا ہے کہ جو نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

خود مولانا نے اپنے رسالہ میں اس قسم کی باتیں لکھی ہیں،تو اس وقت تو ان کو یاد نہیں ہوتا کہ سنت کا لفظ کیوں استعمال کررہے ہیں۔اگر یہ لفظ حدیث میں نہیں تو مولانا نے کیوں استعمال کیا؟۔

رہا یہ کہ شرط کا اصطلاحی معنی۔ شرائط ان باتوں کو کہتے ہیں جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور وہ نماز سے پہلے پوری کرنی ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں ہمارے فقہاء نے اس بات کی وضاحت فرمادی ہے۔ باقی مولانا کا یہ فرمانا کہ میں ایک بات کو رکن کہوں گا، آپ سنت کہیں گے یہ تو اختلاف ہے۔ لیکن یہ اختلاف کہاں سے ختم ہوگا۔ اگر تو حدیث میں مولانا کی بات آجائے تو پھر تو مجھے ضد نہیں کرنی چاہئے اور اگر میری بات آجائے تو پھر مولانا کو بھی ضد نہیں کرنی چاہئے۔

اور اگر نہ ان کا لفظ حدیث میں ہو اور نہ میرا ہو تو پھر مولانا اٹھ کر اعلان کریں گے کہ حدیث میں نماز کے سارے مسائل مذکور نہیں ہیں، اس لئے اب ہمیں چاروناچار مجتہد کے پاس جانا پڑے گا۔ یہی بات آج ان شاءاللہ العزیز کھلے گی۔

باقی میں نے جو یہ کہا کہ شرط وہ ہوگی جو اشتہار میں ہے، اس کے بارے میں مولانا نے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ مولانا نے آج اس شرط پر اپنے سارے مسائل ثابت کرنے ہیں۔ اور اگر اس شرط پر سارے مسائل پیش نہ کر سکے تو سچی بات کہنے سے ڈرنا نہیں چاہئے، مولانا اٹھ کر یہ اعلان کریں گے کہ یہ شرط محض ایک جذباتی بات تھی، اس کا مسائل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

میں بات شروع کرتا ہوں۔ ہمارے ہاں نماز کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ جسم پاک ہونا چاہئے، کن کن چیزوں سے پاک ہونا چاہئے ان چیزوں میں اختلاف ہے۔

ہم مثلاً یہ کہتے ہیں کہ نطفہ ناپاک ہے، قرآن نے اس کو ماء مھین فرمایا ہے، لیکن ہمارے دوست کہتے ہیں کہ۔

"منی ہر چند طاہر است" (۱)

(عرف الجادی، نزل الابرار)

(۱)۔ چنانچہ نواب وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں اہل حدیث اور شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک منی پاک ہے اور دھونے کا حکم استحباباً ہے نہ کہ وجوباً۔ (تیسیر الباری ص ۲۰۷)

یعنی ان دوستوں کے نزدیک اگر سارا جسم اور کپڑے آلودہ ہوں تو نماز ہو جاتی ہے، ہم کہتے ہیں کہ نہیں ہوتی۔

اسی طرح ہمارے دوست یہ کہتے ہیں کہ حیض کے خون کے سوا ہر قسم کا خون پاک ہے۔ تمام کپڑے اور جسم خون آلود ہوں تو میرے دوست یہ کہتے ہیں کہ نماز ہو جاتی ہے [1] لیکن ہمارے

منی ہر چند پاک است۔ (عرف الجادی ص ۱۰)

ترجمہ۔ منی پاک ہے۔

**والمنی طاهر سواء کان رطباً او یابساً مغلظا او غیر مغلظ.**

(نزل الابرار ص ۴۹ ج ۱)

منی پاک ہے، عام ہے تر ہو یا خشک، گاڑھی ہو یا نہ ہو۔

در نجاست منی دلیلے نیامدہ شستن آنحضرت ﷺ جامہ خود از منی نہ بنا بر نجاست بود بلکہ بجز د استقذار بلکہ بجر د ازالہ درن از جامہ غسل متو اند شد۔ (بدور الاھلہ ص ۱۵)

چونکہ ان حضرات کے نزدیک پاک تو ہے چنانچہ اس موقعے کو غنیمت جانتے ہوئے نہوں نے سوچا کہ اس قیمتی چیز سے بھر پور فائدہ اٹھانا چاہئے چنانچہ لکھا ہے منی کھانا بھی ایک قول میں جائز ہے۔ (فقہ محمدیہ ص ۴۹ ج ۱)

اب یہ ان کے کس ذوق پر مبنی ہے کہ قلفیاں بنا کر کھاتے ہیں یا کسی اور طرح، البتہ میری احناف سے اتنی گذارش ہے کہ گرمیوں میں قلفیاں بیچنے والوں سے تحقیق کر لیا کریں کہ کہیں وہ غیر مقلد تو نہیں۔

(۱)۔ انکے نواب وحید الزمان اپنے ترجمہ بخاری میں لکھتے ہیں، "باب خون کا دھونا" کے تحت حاشیہ میں لکھتے ہیں، مراد حیض کا خون ہے، کیونکہ اور خون کی نجاست میں اختلاف ہے۔ اور کوئی قوی دلیل ان کی نجاست پر قائم نہیں ہوئی۔ (تیسیر الباری ص ۲۰۶)

نیز بدور الاھلہ کے ص ۲۱ پر نواب صدیق حسن خان غیر مقلد بھی یہی لکھتے

ا ا یہ شرط ہے کہ کپڑے اور جسم خون سے پاک ہونا چاہئیں۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ شراب جس کو عربی میں خمر کہتے ہیں وہ پیشاب کی طرح ناپاک ہے،

ا اس کا ایک قطرہ بھی ہمارے جسم پر لگ جائے تو ہمارا جسم ناپاک ہے، ہمارا کپڑا ناپاک ہے۔

اہلہ ان کے مولانا وحید الزمان صاحب بخاری کی شرح تیسیر الباری میں اور نزل الابرار میں اور

کنز الحقائق میں نواب صدیق حسن صاحب بدوالاہلہ میں، عرف الجادی میں لکھا ہے کہ خمر پاک

ہیں کہ سوائے حیض کے خون کے باقی ہر انسان حیوان کا خون پاک ہے۔ اسی کنز الحقائق میں لکھا ہے۔ و کذالک الدم غیر دم الحیض (کنز الحقائق ص۱۶)

نیز عرف الجادی میں لکھا ہے،۔

''دعویٰ نجس عین بودن سگ وخنزیر و پلید بودن خمر و دم مسفوح وحیوان مردار ناتمام است''۔

ترجمہ۔ کتے اور خنزیر کے نجس عین ہونے کا دعوای اور خمر اور بہتے ہوئے خون اور مردار حیوان کے پلید ہونے کا دعویٰ ناتمام ہے۔ (عرف الجادی ص۱۰)

اسی طرح نزل الابرار میں لکھا ہے۔

**والمنی طاهر سواء كان رطباً او يابساً مغلظاً او غير مغلظاً وغسله اذكى واولى وكذالك الدم غير دم الحيض وكذالك رطوبة الفرج وكذالك الخمر وبول ما يؤكل لحمه ومالا يؤكل لحمه من الحيوانات .**

ترجمہ۔ منی پاک ہے عام ہے کہ تر ہو یا خشک، گاڑھی ہو یا پتلی اور اس کا دھونا بہتر ہے، اور اس حیض کے خون کے علاوہ باقی خون اور اس طرح فرج کی رطوبت اور اسی طرح شراب اور وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کا پیشاب اور ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا پاک ہے۔ (نزل الابرار ص۴۹ ج۱)

ہے (۱)

اس لئے اگر سارے کپڑے خمر سے آلودہ ہوں تو ہمارے یہ دوست کہتے ہیں کہ نماز ہو جاتی ہے (۲)۔ ہمارے اہل سنت والجماعت خمر سے اپنے کپڑوں کو پاک کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

اور ہمارے دوستوں کے وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں **الخنزیر طاهر** خنزیر پاک ہے، اس کا

(۱)۔ **والصحیح ان الخمر لیس بنجس.**

ترجمہ۔ اور صحیح یہ ہے کہ شراب نجس نہیں ہے۔ (نزل الابرار ص ۴۹)

وچوں ہر محرم رجس نیست حکم بنجاست خمر بنابر حرمت بے دلیل باشد ولا سیما نزدی تو جاہلیت ودر صدر اسلام مستطاب غیر مستخبث بود بلکہ از اطیب الطیبات واحسن مستلذات می شمردند ومیان رجسیت شیء واستخباثش ملازمتے نیست۔

جبکہ ہر حرام ناپاک نہیں ہے۔ خمر کے حرام ہونے کی بنا پر اس کی نجس ہونے کا حکم بے دلیل ہوگا۔ خصوصا جب کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام کے شروع دور میں پی جاتی تھی۔ (عرف الجادی ص ۲۳۷)

ومراد بر جس در آیت خمر نہ نجس است بلکہ حرام۔ (بدور الاھلہ ص ۱۵)

ترجمہ۔ آیت خمر میں رجس سے مراد نجس نہیں بلکہ حرام ہے۔ **الخمر طاهر**۔ (کنز الحقائق ص ۱۴)

(۲)۔ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ ان کے نزدیک منی، خمر، خون پاک ہے۔ نیز ان کے نزدیک اگر نجاست نمازی کے بدن کو لگ جائے تب بھی نماز ہو جائے گی۔ چنانچہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں۔ اگر نمازی کو نماز شروع کرتے وقت نجاست کا علم نہ ہو اور وہ نجس کپڑے سے نماز شروع کر دے۔ پھر نماز کے اندر یا نماز سے فراغت کے بعد علم ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور نماز کا اعادہ لازم نہیں ہے۔ گو وقت باقی ہو۔ (تیسیر الباری ص ۳۱۱)

... بھی پاک ہے۔اس کے بال بھی پاک ہیں،اس لئے اس کے چمڑے کو اگر ان کے نمازی
... مال کریں تو یہ کہتے ہیں کہ نماز ہو جاتی ہے،لیکن ہم کہتے ہیں کہ نماز نہیں ہوتی۔ہمارے نزدیک

نیز لکھتا ہے کہ آپ ﷺ کے بدن کو نجاست لگ گئی لیکن آپ ﷺ نے نماز نہیں توڑی۔ (ص۲۱۲)

اس طرح نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتے ہیں۔

پس مصلی با نجاست بدن آثم است و نمازش باطل نیست۔

(بدور الاہلہ ص۳۹)

ترجمہ۔پس ناپاک جسم کے ساتھ نماز پڑھنے والا گناہگار ہے اور اس کی نماز باطل نہیں ہے۔

میر نور الحسن صاحب لکھتے ہیں۔

ہر کہ در جامہ ناپاک نماز گذارد نمازش صحیح باشد۔(عرف الجادی ص۲۲)

ترجمہ۔جو ناپاک کپڑے میں میں نماز پڑھ لے اس کی نماز صحیح ہے۔

ان کے مذہب میں حیض کے خون کے علاوہ ہر قسم کا خون، منی تو ویسے ہی پاک ہے۔جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ نیز ان کے نزدیک ہر حلال جانور کا پیشاب پاخانہ پاک ہے۔چنانچہ لکھا ہے۔

ہر حلال جانور کا پیشاب پاخانہ پاک ہے اور بوقت ضرورت کھانا پینا بھی جائز ہے۔(فتاویٰ ستاریہ ص۶۳ ج۱)

چنانچہ یہ چیزیں تو ان کے نزدیک پاک ہیں،ان کے ساتھ نماز نہ ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ جو چیزیں ان کے نزدیک ناپاک ہیں(وہ کتنی بچی ہیں یہ خود آپ اندازہ لگالیں، کیونکہ حلال جانوروں کا پیشاب، پاخانہ سوائے حیض کے خون کے باقی خون، منی رطوبت فرج وغیرہ پاک ہیں) ان سے بھی اگر انسان لت پت ہو کر نماز پڑھے تو نماز صحیح ہوگی۔

شرط ہے کہ جسم اور لباس کا پاک ہونا ضروری ہے۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

**الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيآت اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمد عبده ورسوله**

یہ جو انہوں نے اشتہار کی بات کی ہے یہ ایسی بات نہیں کہ ملک میں احناف نے یہ اشتہار نہ چھپوائے ہوں، صرف ہم نے چھپوائے ہوں۔ یہ مسائل کی چیزیں ہیں اس لئے مسلمانوں کے سامنے پیش کی جاتی ہیں تا کہ انہیں معلوم ہو کہ یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ اس کو مان لو ورنہ اس کے مخالف دین بناؤ۔

آج بھی ہمارا یہ چیلنج ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی صحیح، مرفوع احادیث سے فاتحہ خلف الامام سے منع ثابت کرو، لیکن کسی نے یہ ثابت نہیں کیا۔

مولانا نے میرے متعلق یہ جو فرمایا ہے کہ مولانا نے دبے لفظوں میں یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ شرائط قرآن وحدیث سے ثابت نہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے نماز کی شرائط مذکور نہیں، نہ قرآن میں ذکر ہیں، نہ احادیث میں ذکر ہیں۔ لہذا رسول اکرم ﷺ نے جیسے فرمایا ہے صلوا کما رایتمونی اصلی اس طریقے سے تم نماز کو پڑھ لو جس طریقے سے میں پڑھ رہا ہوں۔ نماز کا ہر ہر فعل رسول اقدس ﷺ کے کہنے کے مطابق کرنا یہ لازمی اور ضروری ہے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا صلوا، یہ امر کا صیغہ ہے، تمام احناف بھی یہ مانتے ہیں کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔

اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے جو کچھ ہمیں فرمایا ہے کہ یہ چیز تم پر فرض ہے وہ ہمارے

... فرض ہے۔ مولانا نے یہ جو فرمایا ہے تم قرآن وحدیث سے شرائط دکھاؤ ورنہ یہ اعلان کرو
... شرائط قرآن وحدیث میں نہیں ہیں۔ جو چیز قرآن وحدیث سے ثابت ہے وہی ہمارے
... فرض اور لازمی ہے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے علیکم بسنتی.
انہوں نے یہ بھی کہا کہ تم نے سنت کا لفظ استعمال کیوں کیا ہے؟۔ رسول اکرم ﷺ نے
... علیکم بسنتی سنت رسول اکرم ﷺ کے افعال اور آپ ﷺ کے طریقوں کو کہا جاتا

مولانا نے حدیث معاذ ؓ کی بات کر کے یہ اعتراف کر لیا ہے کہ شرائط ہم قرآن و
... ث سے نہیں دکھا سکتے۔ باقی رہا مجتہد کے دروازے پر آنا، تو اس کے لئے مولانا نے ایک
... ث پیش کی، لیکن حدیث کی کوئی سند پیش نہیں کی تاکہ پتا چلے کہ اس حدیث کی سند کیسی ہے۔
... کہتا ہوں کہ یہ حدیث ضعیف ہے، تمام آئمہ حدیث فرماتے ہیں۔

اسناده ضعيف وان احتج به اصحاب اصول الفقه
وقد صرح آئمة الحديث كالبخاري والمتقدمون والدار
قطني.

محقق البانی نے سلسلۃ الموضوعات میں ۱۱۰۳ پر یہ بات ذکر کی ہے۔ لہذا آپ اس کی
... واضح کریں کہ یہ کون ہے اور کون نہیں ہے۔
رسول اکرم ﷺ کے بارے میں حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں جب رسول اکرم ﷺ
... کپڑوں پر منی دیکھتی تو میں یا تو اس کو دھو لیتی، یا صاف کر لیتی یہ صحیح مسلم کی حدیث ہے۔ قال
... ناظر الی عائشة. ہم نے جو یہ مسئلہ لکھا ہے تو حدیث سے ثابت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا
... ایک قطرہ بھی نجس کا لگ جائے تو کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے، لیکن احناف کے ہاں شیخ الہند محمود
... ترمذی کے اندر فرماتے ہیں۔ ص ۱۴۳ امام ابوحنیفہ کے نزدیک اپنے آپ کو قوی بنانے
... شراب پینا جائز ہے۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ و کفیٰ و الصلوٰۃ و السلام علیٰ عبادہ الذین

اصطفیٰ. اما بعد.

مولانا نے آپ کے سامنے اقرار فرمالیا کہ قرآن وحدیث میں نماز کی شرائط نہیں ہیں مولانا نے یہ جو فرمایا ہے کہ کیونکہ شرط کا لفظ نہیں ملتا، اس لئے ہم اس کا اقرار نہیں کرتے۔

میں مولانا سے بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ اصول حدیث کی جتنی اصطلاحات ہیں کہ یہ حدیث مرفوع ہے، یہ مرسل ہے، یہ موقوف ہے کیا وہ الفاظ قرآن وحدیث میں ان معنوں میں ملتے ہیں۔

اگر یہ دکھا دیں تو میں ان کے علم کا لوہا مان لوں گا، اور اگر نہ دکھا سکیں تو میں مولانا سے امید رکھوں گا کہ آئندہ فن حدیث کی اصطلاحات کا استعمال چھوڑ دیں، کیونکہ وہ احادیث میں مذکور نہیں ہیں۔ اگر آپ لوگوں کا بات کرنے کا انداز یہ ہے تو پورے اصول حدیث کا انکار کرو۔

نمبر۲۔ میں نے یہ کہا تھا کہ ان لوگوں کے نزدیک خنزیر بھی پاک ہے، اس کا ان لوگوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

نمبر۳۔ اور میں نے کہا تھا کہ اردو میں جس کو شراب کہتے ہیں عربی میں اس کو خمر کہتے ہیں، اور خود شراب بھی عربی کا لفظ ہے۔ مولانا نے جو تقریر ترمذی کا حوالہ دیا ہے اور اس کے علاوہ کتابوں کا جو حوالہ دیا ہے، اگر مولانا اس میں خمر کا لفظ دکھا دیں میں اٹھ کر اپنی شکست لکھ دوں گا۔ اگر مولانا خمر کا لفظ نہ دکھا سکیں تو میں مولانا سے گذارش کروں گا کہ مولانا آپ کے سامنے وہ شخص کھڑا ہے جو اٹھارہ سال غیر مقلد رہا ہے۔ وہ اچھی طرح اس اعتراض کو جانتا ہے۔ اور اگر مولانا نہ دکھا سکیں تو اعلان کریں کہ میں نے جھوٹ بولا ہے، آئندہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اور میں مولانا سے پوچھتا ہوں کہ جو راوی جھوٹ بولتا ہو اس کی روایت کا اعتبار نہیں چہ جائے کہ اس کو مناظرہ کرنے کا اختیار ہو۔

اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ فقہ حنفی کی کسی چھوٹی سے لے کر بڑی کتاب میں اگر خمر پینے کی
...ی گئی ہے تو مولانا کو کھلی چھٹی ہے کہ وہ دکھائیں اور اگر خمر کا لفظ نہیں ہے، تو مولانا کو
...اس قسم کے دھوکے نہ دیں۔

ایک پادری کے ساتھ میرا مناظرہ تھا وہ کہنے لگا کہ اسمٰعیل غلام ہیں۔ میں نے کہا وہ کیسے؟
...ا قرآن میں لکھا ہے غلام حلیم. اب عربی میں غلام لڑکے کو کہتے ہیں۔ لیکن جس طرح
...ی نے یہ دھوکہ دیا تھا اسی طرح نورستانی صاحب نے دھوکہ دیا ہے۔ وہاں خمر کا لفظ نہیں

اس کے بعد مولانا نے یہ فرمایا کہ منی پاک ہے، میں نے کہا تھا کہ بخاری شریف میں
... الفاظ ہے،[1] یہی حدیث منی کے لئے بخاری شریف میں موجود ہے، حیض کے لئے بھی

---

(۱). حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس ﷛ عن میمونة رضی الله عنها زوج النبی ﷺ قال توضا رسول اللهﷺ وضوئه للصلوة غیر رجلیه وغسل فرجه و ما اصابه من الاذی ثم افاض علیه الماء ثم نحی رجلیه فغسلهما هذه غسله من الجنابة (بخاری ص ۳۹ کتاب الغسل)

حدثنا محمد بن رمح اخبرنا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن سوید بن قیس عن معاویة بن ابی سفیان ﷛ انه سأل اخته ام حبیبة رضی الله عنها زوج

اذی کا لفظ موجود ہے۔ (۱)

کسی صحیح، مرفوع، غیر مجروح حدیث میں دکھائیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہو کہ حیض کے لئے تو اذی کے معنی ناپاکی کرنا، اور جب منی کے لئے یہ لفظ آئے تو اس کا معنی پاک کر لینا ہے اگر ہے تو مولانا مجھے دکھائیں۔

پھر مولانا نے یہ فرمایا کہ حضرت ام المؤمنینؓ فرماتی ہیں کہ میں کھرچ دیتی تھی۔ یہ بات زیر بحث بات سے کوئی تعلق نہیں رکھتی، آپ بچوں والے ہیں، ٹٹی بالاتفاق نجس ہے، لیکن بعض بچے اس طرح مینگنیوں کی طرح ٹٹی کرتے ہیں کہ عورت جب ان کو پھینک دیتی ہے تو ان کا نشان تک نہیں رہتا۔

اسی طرح بعض لوگوں کی منی انتہائی گاڑھی ہوتی ہے، وہ کھرچنے سے ایسی اڑتی ہے کہ نشان تک نہیں رہتا۔ آنحضرت ﷺ کی طاقت کا اندازہ آپ لوگ نہیں لگا سکتے۔ اس لئے آپ دکھائیں کہ وہاں کچھ نشان رہتا تھا، تب بات ثابت ہوگی۔

اور اگر یہ یہ بات نہ دکھا سکے تو یہ اس حدیث کا غلط مفہوم بیان کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا تھا ہمارے دوستوں کے نزدیک ان کی کتابوں میں کپڑوں کا پاک ہونا بھی شرط نہیں ہے۔

''جو ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھتا ہے اس کی نماز صحیح ہے''۔ (۲)

---

النبی ﷺ هل کان رسول الله ﷺ یصلی فی الثوب الذی یجامع فیه قالت نعم اذا لم یکن فیه اذی. (ابن ماجه ص ۴۱ ج ۱)

(۱). ویسئلونک عن المحیض قل هو اذی. (البقرة)

(۲)۔ ہر چہ چیزے از عورتش در نماز نمایاں شد یا در جامہ ناپاک نماز گذارد نمازش صحیح است۔ (عرف الجادی ص ۲۲)

(عرف الجادی ص ٦)

اور ناپاکی ان کے ہاں پاخانہ اور انسان کا پیشاب ہے۔ اب اگر کپڑوں پر انسان کا پاخانہ یا پیشاب لگا ہوا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ نماز جائز ہے،

''در نماز عورتش نمایاں شد''

**ترجمہ۔**

نماز کے اندر اگر نمازی کی شرمگاہ ننگی رہی۔

ہمارے ہاں جسم کا ڈھانپنا یہ شرائط نماز میں سے ہے۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

**الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيآت اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له ونشهد ان محمد عبده ورسوله**

دیکھئے میں نے عرض کیا تھا کہ مولانا نے حدیث پیش نہیں کی۔ اب بھی مولانا نے حدیث پیش نہیں کی ہے۔ دوسری بات جو مولانا نے کہا ہے کہ مولوی صاحب نے مان لیا ہے کہ شرائط نہیں ہیں۔ ہم نے یہ نہیں مانا۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ قرآن وحدیث میں نماز کے لئے کوئی شرط مذکور نہیں ہے۔ لہذا ہمارے نزدیک کوئی شرط نہیں، ہم شرط کو نہیں مانتے۔ ہمارے نزدیک نماز کے لئے کوئی شرط نہیں ہے کہ ہم یہ کہیں کہ نماز کے لئے فلاں شرط ہے، فلاں شرط ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ

ترجمہ۔ جس کی نماز کے اندر شرمگاہ ننگی رہی یا ناپاک کپڑے میں نماز پڑھی اس کی نماز صحیح ہے۔

نے نماز کے لئے شرطیں نہیں بتائیں۔ آپ ایسی شرائط پیش کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔

آپ کے سامنے مولانا نے یہ کہا ہے کہ آپ ہماری کتابوں سے خمر کا لفظ دکھائیں۔ تقریر ترمذی کے صفحہ ۴۵ پر یہ الفاظ ہیں کل مسکر یعنی خمر حرام۔ بہر حال مولانا نے جو یہ فرمایا تھا کہ لفظ خمر دکھاؤ گے تو ہم مان لیں گے۔ اب مان لو ہم نے خمر کا لفظ ایک جگہ کی بجائے تین جگہ پر دکھا دیا ہے۔

مولانا نے مان لیا کہ منی پاک ہے، کیونکہ جب چٹکی سے گرائی تو باقی اثر بھی تو رہا۔ آخر میں میں اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ موضوع ہے مکمل نماز، مولانا موضوع سے ہٹ گئے ہیں۔ میں مولانا سے درخواست کروں گا کہ وہ موضوع سے نہ ہٹیں۔ آپ نماز پر بات کریں ہم کہتے ہیں کہ نماز میں ہم کوئی ایسی شرط نہیں مانتے جو قرآن و حدیث میں نہ ہو۔ لہذا ہم نماز کے اندر کوئی شرط نہیں مانتے، اگر کوئی شرط قرآن و حدیث میں ہے تو بتائیں۔

آپ عرف الجادی وغیرہ کے حوالے دے رہے ہیں، ہمارا مذہب ہی یہ ہے کہ ہم اشخاص پرست نہیں ہیں۔ ہم صرف قرآن و حدیث کو مانتے ہیں، قرآن و حدیث کے خلاف جو بات ہوگی خواہ اسے میرا باپ کیوں نہ لکھے میں اسے نہیں مانتا۔ کیونکہ اشخاص کو ہم نہیں مانتے ہم محمد رسول اللہ ﷺ کو ہی مانتے ہیں۔

جیسے میں نے حدیث سنائی ہے بمع سند کے اسی طرح آپ بھی بمع سند کے حدیث سنائیں۔ اب میں مولانا سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ نماز کے موضوع پر آجائیں۔

آپ جو یہ کہتے ہیں کہ ہماری فقہ کے اندر یہ شرط ہے، یہ شرط ہے۔ آپ نے یہ شرائط کہاں سے لی ہیں۔ آپ حدیث کی بات کرتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ جو فعل ہم کرتے ہیں اس کی حدیث آپ ہم سے مانگیں۔ اس کی حدیث ہم آپ کو دکھائیں گے۔

اور جو آپ یہ کہیں کہ فلاں بات فلاں مولوی نے لکھی ہے، فلاں فلاں مولوی نے لکھی

ہے۔مولویوں کی بات ہم پر حجت نہیں ہے۔ آپ شکست لکھ کر دے دیں کیونکہ ہم نے لفظ خمر تین

مرتبہ دکھایا ہے۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

اس عبارت کا ترجمہ کرو۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

آپ نے بھی ترجمہ نہیں کیا تھا۔ آپ نے خمر کا لفظ کہا تھا وہ ہم نے دکھا دیا۔ ہم نے خمر کا لفظ دکھا دیا۔ اور خمر شراب کو کہتے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ تمہاری فقہ میں انگور کی شراب کو تو خمر کہیں اور جو جو یا کھجور کی ہو اس کو آپ شراب نہیں کہتے۔ یہ ترجمہ کا اس لئے کہ رہا ہے کیونکہ احناف کے نزدیک انگور کی شراب کے علاوہ باقی سب شرابیں حلال ہیں۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

**الحمد للہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد.**

ثالث کا کام آخر میں فیصلہ کرنا یہاں ثالث درمیان میں بات کر رہا ہے۔ یہ رشیدیہ میرے پاس ہے آپ کو ثالث کا معنی بھی نہیں آتا۔ مجھے یہ رشیدیہ میں دکھائیں کہ ثالث درمیان میں بول سکتا ہے، رشیدیہ ثالث کو درمیان میں بولنے کی اجازت ہی نہیں دیتی۔ اگر ثالث یہ کہتا ہے کہ ترجمہ سنائیں تو نورستانی صاحب ترجمہ سنائیں۔ لیکن پھر اتنا وقت میں بھی بعد میں لوں گا۔ کیونکہ انہوں نے ترجمہ اپنے وقت میں پیش کرنا تھا۔

اگر مولانا نے ترجمہ کرنا ہے تو لکھ کر دیں۔ آخر آپ میرے جواب سے اتنا کیوں گھبرا رہے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ جسے خمر حقیقی کہتے ہیں، اس کے ایک قطرے کی پینے کی بھی اجازت نہیں دیتے۔ اگر یہ بات دکھادیں کہ امام صاحب ”خمر حقیقی کے پینے کی اجازت دیتے ہیں، تو میں اب بھی اسی بات پر قائم ہوں۔

میں نے پہلے یہ بات عرض کی تھی کہ ایک ہے خمر حقیقی، اس کا ایک قطرہ بھی نجس ہے، اور ایک ہے کہ آپ گھر میں ایک مشروب تیار کر لیں اور اس میں بعض اوقات نشہ پیدا ہو جاتا ہو، اس کا نشہ حرام ہے۔

نسائی شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حرمة الخمر لعينها[1] کہ خمر کا تو ایک قطرہ بھی حرام ہے، و سكرة كل شراب لیکن باقی پینے والی چیزوں میں نشہ حرام ہے۔

امام صاحب نے یہاں خمر حقیقی پینے کی قطعاً اجازت نہیں دی، اس لئے میں نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ لہذا یہ مغالطہ دے رہے ہیں۔ جیسے زنا ایک حقیقی ہے جس پر حد شرعی ہے۔ لیکن حدیث شریف میں آنکھ کے دیکھنے کو بھی زنا کہا گیا ہے[2] لیکن اس زنا پر حد شرعی نہیں آتی۔

جو بات عالمگیری کی کہی ہے۔ اس میں اکراہ کا ذکر ہے اور یہ زیر بحث نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ایک آدمی تو یہ کہے کہ مردار کا کھانا حلال ہے، میں کہوں کہ میں بالکل حلال نہیں کہتا، لیکن

(۱). اخبرنا محمد بن عبدالله بن الحكم قال ثنا محمد ح و اخبرنا الحسين بن منصور قال ثنا احمد بن حنبل قال ثنا محمد بن جعفر قال ثنا شعبة عن مسعر عن ابن عون عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعينها قليلها او كثيرها والمسكر من كل شراب. (نسائی ص ۳۳۱ ج ۲)

(۲). قال ابو هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الله كتب على ابن آدم حظه من الزنی ادرک ذالک لا محالة فزنی العين النظر وزنی اللسان النطق والنفس تمنی وتشتهی والفرج يصدق ذالک او يكذبه. (بخاری ص ۹۲۳ ج ۲)

... یہ کہ قرآن میں لکھا ہے کہ حالت اضطرار میں مردار کھانے کی اجازت ہے۔ تو اس وقت جو
بحث ہو رہی ہے وہ اضطراری حالت کی تو نہیں ہو رہی ہے۔

اسی طرح اگر کوئی یہ کہہ دے کہ مسلمانوں کے قرآن میں لکھا ہوا ہے کہ سور کھانا جائز ہے،
مردار کھانا جائز ہے۔ آپ سب اس کو غلط کہیں گے۔ آپ جب مطالبہ کریں کہ قرآن میں کہاں
لکھا ہے، تو وہ یہ آیت پیش کر دے کہ جس میں اضطرار کا ذکر ہے، تو کیا اس سے تمہارا مطالبہ پورا
ہوا۔ یقیناً نہیں۔

اس لئے میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ فقہ حنفی کی چھوٹی سے لے کر بڑی کتاب تک امام ابو
حنیفہ جس کو خمر کہتے ہیں اس کے ایک قطرے کے پینے کی بھی اجازت نہیں دیتے۔ اس کو وہ پیشاب
کی طرح نجس قرار دیتے ہیں۔ اور مولانا جو عبارت پیش کر رہے ہیں اس میں ماسوا کا لفظ موجود
ہے کہ خمر کے علاوہ جو چیز ہے جس کو مشروب کہا جاتا ہے۔

میں نے مسئلہ واضح کر دیا ہے کہ یہاں لفظ ما سوا الخمر موجود ہے، ایک ہے کہ اللہ کی
عبادت نہیں کرنی چاہئے، ایک ہے ما سوا اللہ کی عبادت نہیں کرنی چاہئے۔ لفظ اللہ تو دونوں
میں ہے، لیکن معنی الگ۔ ماسوا اللہ کا معنی اللہ کا غیر۔ اسی طرح ما سوا الخمر کا معنی خمر کا
غیر۔ لہذا یہ کہنا کہ ماسوا الخمر میں خمر کا لفظ گیا ہے، یہ دھوکہ ہے۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به
ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيآت
اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له
ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان
محمد عبده ورسوله

مولانا نے جو خمر حقیقی اور غیر حقیقی کی بات شروع کی ہے یہ قرآن وحدیث میں نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ گندم سے بھی خمر بنتا ہے، جو سے بھی بنتا ہے، کھجور سے بنتا ہے اور شہد سے بھی بنتا ہے۔ جو احناف عنب کی شرط لگاتے ہیں کہ عنب سے شراب ہے، اور کسی چیز سے نہیں ہے۔

یہ حقیقی اور غیر حقیقی کہنا یہ درست نہیں ہے، کیونکہ پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر چیز سے شراب ہے، اگر یہ حدیث سے دکھادیں کہ عنب کے علاوہ اور کسی چیز سے شراب نہیں بنتی تو ہم مان لیں گے۔

باقی میرا سوال تھا کہ حدیث معاذ ؓ کی سند پیش کرو، وہ یہ ابھی تک پیش نہیں کر سکے۔ آپ لایعنی باتوں میں نہ پڑیں اور پوری نماز کی بات کریں۔ آپ نماز کی بات کرتے نہیں، کبھی شراب کی بات شروع کر دیتے ہیں، کبھی منی کی۔

ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ آپ جو زبان سے نیت کرتے ہیں اور ہدایہ میں اسے حسن کہا ہے۔ اس کو قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ آپ جو یہ کہتے ہیں کہ مطلق نیت نہیں، زبان سے پڑھنا نیت ہے۔ آپ کے مذہب کے اندر یہ چیز ہے، لہذا آپ اس کا حوالہ دیں۔ اور میرا قرضہ بھی اتاریں اور حدیث معاذ کی سند پڑھیں۔

دوسرا مسئلہ ہدایہ کے اندر لکھا ہوا ہے کہ تکبیر **اللہ اکبر ، اللہ الکبیر ، اللہ الاجل** سے تکبیر تحریمہ جائز ہے۔ اس کی دلیل بھی قرآن و حدیث سے پیش کریں۔ اس کی دلیل بھی قرآن و حدیث سے پیش کریں کہ رسول اکرم ﷺ نے **اللہ الکبیر یا اللہ الاجل یا اللہ الاعظم** کہہ کر نیت باندھی ہو، تیسری بات یہ کہ عورت ہاتھ اٹھائے کندھوں تک اور مرد کانوں تک اٹھائے۔ یہ تفریق جیسے ہدایہ میں ہے ایسے ہی قرآن و حدیث سے دکھائیں۔

چوتھا مسئلہ کہ مرد ہاتھ ناف پر باندھے اور عورت سینے پر، یہ تفریق بھی حدیث سے بتائیں۔

یہ چار باتیں میں نے عرض کی ہیں اور حدیث معاذ ؓ کی سند کا مطالبہ کیا ہے۔ اور یہ بھی

بتا ئیں کہ عنب کے علاوہ کو خمر نہ کہنا یہ قرآن و حدیث میں ہے؟۔ اگر نہیں ہے تو اقرار کرو کہ یہ تمہاری گھڑی ہوئی چیز ہے۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد.

میرے دوستو اور بزرگو یہ بات تو آج واضح ہو گئی کہ تقریر ترمذی میں جو بات ہے وہ ما سوا الخمر ہے، ماسوی الخمر کا لفظ ہے، نہ کہ خمر کا لفظ۔

اس پر مولانا نے فرمایا کہ یہ بات تمہاری گھڑی ہوئی ہے، یہ سنن نسائی بھی صحاح ستہ کی کتاب ہے، اس میں حدیث ہے کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا الخمر من ھاتین شجرتین یعنی خمران دو درختوں یعنی عنب اور نخلہ سے ہوتی ہے۔ (۱)

اس کے علاوہ جو حدیث مولانا نے پڑھی ہے وہ تو میں پہلے ہی عرض کر رہا ہوں کہ ہم اس کو بھی مانتے ہیں۔ لیکن اس کی حیثیت وہی ہے جیسے زنا والی حدیث کی، کہ ایک یہ ہے کہ زنا پر حد ہے۔ مراد یہ ہے کہ زنا حقیقی پر حد ہے، اور دوسری حدیث یہ آ رہی ہے کہ آنکھ سے دیکھنا بھی زنا ہے، زبان سے بات کرنا بھی زنا ہے، قدموں سے چل کر جانا بھی زنا ہے، لیکن اس زنا کو حقیقی زنا نہیں کہتے۔ پوری امت فرق کر رہی ہے کہ یہ زنا حقیقی ہے اور وہ زنا حقیقی نہیں ہے۔

---

(۱). اخبرنا سوید بن نصر قال اخبرنا عبداللہ عن الاوزاعی قال حدثنی ابو کثیر ح و اخبرنا حمید بن مسعدۃ عن سفیان بن حبیب عن الاوزاعی قال حدثنا ابو کثیر قال سمعت ابا ھریرۃؓ یقول قال رسول اللہ ﷺ الخمر من ھاتین وقال سوید فی ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ. (سنن نسائی ص ۳۲۴ ج ۱)

اسی طرح سیدنا امام ابوحنیفہؒ دونوں حدیثوں کو مانتے ہیں، کہ ان دو درختوں سے جو خمر بنے گی وہ حقیقی ہے، وہ پیشاب کی طرح نجس ہے، اس کا ایک قطرہ بھی نجس ہے۔ اس کے علاوہ جو مشروبات تیار کئے جائیں اس کا نشہ حرام ہے۔

مولانا بار بار کہہ رہے ہیں کہ حدیث معاذ ﷺ کی سند پڑھو۔ ابوداؤد یہ صحاح ستہ کی کتاب ہے، اس میں یہ سند ہے، یہی روایت ترمذی شریف میں بھی موجود ہے[1]۔ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ کسی حدیث پر جب عمل ہو تو اس کی سند پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

الصحیح ما تلقی الامة بالقبول و ان لم یکن اسناده صحیح.

(۱) حدثنا حفص بن عمر عن شعبة عن ابی عون عن الحارث بن عمرو بن ابی المغیرة بن شعبة عن اناس من اهل حمص من اصحاب معاذ بن جبل ان رسول الله ﷺ لما اراد ان یبعث معاذا الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب الله قال فان لم تجد فی کتاب الله قال فبسنة رسول الله ﷺ قال فان لم تجد فی سنة رسول الله و لافی کتاب الله قال اجتهد برأی ولا الو فضرب رسول الله ﷺ صدره فقال الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله ﷺ لما یرضی به رسول الله (ابو داؤد ص ۵۰۵)

حدثنا هناد ثنا وکیع عن شعبة عن ابی عون عن الحارث بن عمرو عن رجال من اصحاب معاذ ان رسول الله ﷺ بعث معاذ الی الیمن فقال کیف تقضی فقال اقضی بما فی کتاب الله قال فان لم یکن فی کتاب الله قال فبسنة رسول الله ﷺ قال فان لم یکن فی سنة رسول الله ﷺ قال اجتهد برائی قال الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله ﷺ لما یحب ویرضی. (ترمذی ص ۲۴۸ ج ۱)

مولانا نے یہ فرمایا ہے کہ اس نے خلط مبحث کیا ہے، میں نے خلط مبحث نہیں کیا، میں نماز کے مسائل میں پاکی اور ناپاکی کے مسائل بیان کرتا رہا۔ شراب پینے کا مسئلہ چھیڑ کر مولانا نے خلط مبحث کیا ہے، کیونکہ اس وقت جو بات تھی وہ تھی نمازی کے بدن کے کپڑوں کے پاک اور ناپاک ہونے کی۔

میں اپنے موضوع پر چل رہا تھا لیکن مولانا نے اصل موضوع سے ہٹ کر شراب پینے اور نہ پینے کا مسئلہ چھیڑ دیا، اور اس کے بعد یہ سارا خمر کا چکر چلا۔ جس پر دکھایا گیا کہ وہ ماسوا الخمر ہے خمر نہیں۔ امام صاحب اسے ما سوی الخمر فرماتے ہیں۔ شاید آپ خمر اور ماسوی الخمر میں فرق سمجھتے ہوں گے۔ جیسے ایک اللہ ہے اور ایک ماسوی اللہ ہے۔ جیسے ما سوی اللہ، اللہ کا غیر ہے، اسی طرح ما سوی الخمر خمر کا غیر ہے۔ تقریر ترمذی میں ما سوی الخمر کا لفظ لکھا ہے۔

اسی طرح یہ کہہ رہے ہیں کنز الدقائق میں لکھا ہے کہ رطوبۃ الفرج طاھر فرج کی رطوبت پاک ہے، اس کے بعد مولانا نے یہ فرمایا ہے کہ ہم عرف الجادی کو نہیں مانتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بحث سے قبل تو میرے دوست یہ کہا کرتے تھے کہ حنفیوں کی فقہ تو قرآن و حدیث کے خلاف ہے، اور اہل حدیثوں نے جو کتابیں لکھی ہیں وہ قرآن و حدیث کے موافق ہیں۔

لیکن یہ بات یاد رکھیں ہم ان شاء اللہ آج ہدایہ کا انکار نہیں کریں گے۔ مولانا نے پہلی تقریر میں یہ فرمایا ہے کہ ہم ان کتابوں کو نہیں مانتے۔ مولانا آپ یہ بتائیں کہ جن اہل حدیث علماء نے یہ کتابیں لکھی ہیں کیا یہ کتابیں انہوں نے اپنے دعوے کے مطابق قرآن و حدیث کے موافق لکھی ہیں یا مخالف؟۔ اگر یہ قرآن و حدیث کے مخالف ہیں تو معلوم ہوا کہ بڑے بڑے علماء جو یہ دعویٰ کرتے تھے ہم فقہ کو چھوڑ کر قرآن و حدیث کے موافق کتابیں لکھ رہے ہیں، آج مولانا یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ان کتابوں کو نہیں مانتے کہ وہ قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔

ہمارے اوپر تو الزام تھا، لیکن مولانا نے اپنے مسلک کے بارے میں اقرار فرما لیا کہ

ہمارے علماء کی یہ کتابیں حجت نہیں کیوں نہیں؟۔اس لئے کہ وہ قرآن وہ حدیث کے خلاف ہیں۔
لیکن الحمدللہ حنفی علماء یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری فقہ کا جوقول مفتیٰ بہ ہو وہ صحیح ہے، ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اگر رطوبت فرج جسم پر لگی ہوئی ہو یا کپڑوں پر تو مولانا کے مذہب میں اس کی نماز بالکل ہو جاتی ہے۔اس کا جواب یہ نہیں ہے کہ نزل الابرار کو نہیں مانتا۔نزل الابرار کی یہ بات اگر تو قرآن وحدیث کے موافق ہے جیسے منی کے بارے میں مولانا نے حدیثیں سنائی تھیں، تو پھر یہ موافق حدیثیں سنائیں، اور اگر یہ خلاف ہے تو پھر یہ حدیث سے اس بات کا رد کریں۔

آپ اعلان کریں کہ مولانا وحید الزمان صاحب، نواب صدیق حسن خان صاحب اہل حدیث ہیں، لیکن ان کا یہ مسئلہ بخاری، مسلم کی فلاں حدیث کے خلاف ہے۔اس لئے میں نہیں مانتا۔صرف اتنا کہہ دینا کہ میں نہیں مانتا، اس سے جان نہیں چھوٹے گی۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيآت اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له ونشهد ان محمد عبده ورسوله

مولانا نے جو یہ حدیث پیش کی ہے، اس میں مجاہیل راوی ہیں، اور اصول حدیث میں مجاہیل کی روایت معتبر نہیں ہے۔اس میں عناب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا ساتھی مجہول ہے۔

دوسری بات میں نے یہ عرض کی کہ مولانا وحید الزمان صاحب ہوں یا کوئی اور ہو، ہمارے لئے یہ بات ہرگز جائز نہیں ہے کہ کسی اور کے پیچھے جائیں۔ وہ انسان ہیں اور ہر انسان کی بات کے اندر غلطی نکل سکتی ہے۔اہل حدیث ہو یا جو بھی کوئی ہو، قرآن وحدیث کے خلاف بات کریں

لہٰذا ہم نہیں مانیں گے۔ کیونکہ بنیاد تو قرآن وحدیث ہے۔ اگر چہ ہم پر الزام ہی کیوں نہ آئے۔
کیونکہ ہمارا مسلک واضح ہے، ہمارا مسلک نہ تو وحید الزمان والا ہے، نہ ہمارا مسلک
نواب صدیق حسن خان والا ہے، نہ ہمارا مسلک امام صاحب کا قول ہے، نہ صاحبین کا قول۔ ہمارا
مسلک ہے محمد رسول اللہ والا۔

تقریر ترمذی میں ماسوی الخمر حقیقی ہے۔ اب یہ حقیقی کا لفظ کیوں لگاتے ہیں
تاکہ کھجور تمر وغیرہ کی شراب کو خارج کیا جا سکے۔ سچ کہتے ہیں کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا
ھاتین الشجرتین اس حدیث میں کھجور، عسل، زبیب وغیرہ کی نفی نہیں ہے، پانچ چیزوں سے خمر
والی حدیث اب آپ ان دو کی خمر کو حقیقی کہتے ہو باقیوں کو کیوں شمار نہیں کرتے۔

آپ نے زنا کی مثال دی کہ آنکھ کا زنا، زنا مجازی ہے، یہ تو رسول اللہ ﷺ سے ثابت
ہے لیکن خمر کا حقیقی اور مجازی ہونا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت کریں۔

پھر میں نے یہ کہا تھا کہ اللہ اکبر، اللہ الکبیر، اللہ اعظم سے نماز ہو جاتی ہے، مولانا نے اس کا
جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا تھا کہ تحریمہ کے وقت مرد کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں اور عورت
کندھوں تک، اس کا ثبوت بھی پیش کریں۔

نیز مرد ہاتھ ناف پر باندھے اور عورت سینے پر، اس کا ثبوت بھی قرآن وحدیث سے پیش
کریں۔ اور یہ بھی ثابت کریں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہو کہ یہ زنا حقیقی ہے، اس پر حد لاگو
ہوتی ہے اور یہ غیر حقیقی اس پر حد نہیں ہے۔

اور نماز کی تمام شرائط قرآن وحدیث سے دکھائیں، ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز کے لئے قرآن
وحدیث میں کوئی شرائط نہیں ہیں۔ اس لئے ہم نہیں مانتے ہیں۔ آپ مانتے ہیں، اس لئے ان کا
ثبوت قرآن وحدیث سے پیش کریں۔ فقہ حنفی کے اندر ہے، کہ قعدہ اخیری فرض ہے، تو قرآن و
حدیث سے بھی ثابت کریں کہ قعدہ اخیری فرض ہے۔

اس طرح نماز کے اندر درود شریف پڑھنا فرض نہیں ہے۔ اس کے لئے کوئی حدیث بتا

دیں۔ہمیں ان پانچ چیزوں کا جواب دیا جائے۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ و کفی والصلوۃ والسلام علی عبادہ الذین

اصطفی. اما بعد.

میرے دوستو میں نے حدیث معاذؓ کی سند پیش کی تھی، مولانا نے جو اس پر اعتراض اب کیا ہے میں اس کا جواب بھی دے چکا ہوں، مولانا نے یہ فرمایا ہے کہ عناب جو حضرت معاذؓ کے ساتھی تھے اور صحابی تھے وہ مجاہیل ہیں۔اور یہ کہ تابعین کی روایت حجت نہیں، اور وہ مجاہیل ہیں۔کیا یہ قرآن وحدیث کا مسئلہ ہے، یا کسی امتی کا قول ہے۔اگر ہم کسی امتی کی بات پیش کریں تو مولانا فرماتے ہیں میں نہیں مانتا۔اب مولانا یہ بات کہ راوی کا مجہول ہونا جرح ہے، یہ یا تو قرآن پاک سے یا حدیث مبارکہ سے ثابت کریں۔

(۲) مولانا نے فرمایا کہ زنا کے حقیقی اور مجازی ہونے کا حضورﷺ نے خود فرق کیا ہے۔ مولانا یہ حدیث بیان کریں جس میں حضورﷺ نے یہ فرمایا ہو کہ فلاں زنا حقیقی ہے اور فلاں مجازی ہے۔

اس کے بعد مولانا نے کچھ مسائل پوچھے ہیں۔بات یہ ہے کہ یہ سارے مسائل ترتیب وار آئیں گے۔ابھی تو شرائط کی بات چل رہی ہے آپ آگے چلے گئے۔اور صرف اتنا کہ کر جان چھڑوا لینا کہ ہم شرائط کو نہیں مانتے۔ہم نے کہا کہ ہمارے ہاں نماز کے لئے کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے۔

مولانا اس کے جواب میں یہ نہیں کہ سکتے کہ وحید الزمان نے یہ کہا وہ کہا۔مولانا یہ بتائیں کہ ان کے ہاں کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے یا نہیں؟۔ان کے ہاں بدن کا پاک ہونا ضروری ہے یا نہیں؟۔ان کے ہاں جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے یا نہیں؟۔ان کے نزدیک نماز کے لئے کتنا جسم چھپانا ضروری ہے اور کتنا نہیں۔ان کے ہاں استقبال قبلہ ضروری ہے یا نہیں؟۔ان کے ہاں وقت

ضروری ہے یا نہیں؟۔

جب بات ترتیب سے چل رہی ہے تو ان شاء اللہ العزیز ساری باتیں سامنے آ جائیں

گی۔ تو اس لئے یہ بتائیں کہ نماز سے پہلے جو چیزیں ضروری ہیں وہ کس حدیث کی کتاب میں لکھی

ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ کپڑے کا پاک ہونا ضروری ہے یا نہیں۔ اور یہ بھی بتائیں کہ اگر کپڑے پر

ان کی رطوبت لگی ہو تو نماز ہو جائے گی یا نہیں۔ یہ قرآن وحدیث سے بتائیں۔ اگر خنزیر کا خون

لگا ہوا ہو تو وہ پاک ہے یا نہیں؟ یہ قرآن وحدیث سے بتائیں۔ ہمارے اہل سنت والجماعت

احناف کے نزدیک اگر کپڑے پر نجاست لگی ہوئی ہو تو کپڑے اور جسم کا پاک ہونا ضروری ہے۔

قرآن پاک میں یہ مسئلہ موجود ہے مولانا اس کے دلائل بیان فرمائیں۔

مولانا اگر دلائل بیان کریں گے تو میں بھی بیان کرتا چلا جاؤں گا۔ اسی طرح مولانا اگر یہ

کہتے ہیں کہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے یہ لکھا ہے۔

''طہارت مکان وطہارت لباس وطہارت موضوع ومحمول را شرط نماز دانست کما ینبغی

نیست''۔

کہ جو چیز اٹھائی گئی ہو وہ بھی ناپاک نہ ہو، بدن بھی نجس نہ ہو، کپڑوں پر بھی نجاست نہ ہو،

مکان بھی نجس نہ ہو، حنفی ان چار باتوں کو جو شرط کہتے ہیں ہم ان کو نہیں مانتے۔

اگر یہ بات نواب صاحب نے غلط لکھی ہے تو مولانا اس کی تردید قرآن وحدیث سے

کریں اور اگر یہ بات نواب صاحب نے صحیح لکھی ہے، تو مولانا یہ اعلان کریں کہ ہمارے نزدیک

ناپاک کپڑوں میں نماز جائز ہے۔ اور پھر اس کی دلیل قرآن وحدیث سے پیش کریں۔

صحیح بخاری شریف میں لکھا ہے امام بخاریؒ فرماتے ہیں [1] اگر نماز پڑھنے والے شخص پر

---

(۱)۔ امام بخاری فرماتے ہیں" باب اذا القی علی ظھر المصلی

قذر او جیفة لم تفسد علیه صلوته . کے تحت لکھتے ہیں۔

قال و کان ابن عمر اذا رأی فی ثوبه دما و هو یصلی وضعه و

کوئی شخص گندگی لا کر رکھ دے، یا اس پر مردار لا کر رکھ دے، اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ ہدایہ فقہ حنفی والا تو یہ کہتا ہے کہ گندگی سے کپڑوں کا پاک ہونا ضروری ہے، لیکن امام بخاریؒ یہ باب باندھتے ہیں کہ پاک ہونا ضروری نہیں ہے۔ کیا واقعی نورستانی صاحب فقہ حنفی کی مخالفت میں اس پر عمل کرتے ہیں اور اس کے بارے میں بھی نورستانی صاحب نے کوئی اشتہار شائع کیا ہے یا نہیں؟۔

کیا اسی طرح ہمارے ہاں جگہ کا پاک ہونا شرط ہے، لیکن صحیح بخاری شریف میں صاف لکھا ہے کہ حضرت ابو موسیٰؓ نے گوبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی جبکہ صاف جگہ موجود تھی [1]، آپؓ نے فرمایا یہ جگہ اور وہ جگہ برابر ہے۔

مولانا ہدایہ پر تو اعتراض کرتے ہیں ان شاء اللہ ان کے جواب بھی ان کے نمبر پر آ جائیں گے۔ تو میں مولانا سے پوچھتا ہوں کہ مولانا آپ ہدایہ پر تو عمل نہیں کرتے لیکن یہ مسئلہ جو بخاری

---

مضی فی صلوته و قال ابن المسیب والشعبی اذا صلے وفی ثوبه دم او جنابة او لغیر القبلة او تیمم فصلے ثم ادرک الماء فی وقته لا یعید. (بخاری ص۳۷ ج۱)

ترجمہ۔ امام بخاری فرماتے ہیں" باب جب نمازی کی پشت پر گندگی یا مردار ڈال دیا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی"۔ کے تحت فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ جب اپنے کپڑے میں خون کو دیکھتے اور وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تو اس کو اتار دیتے اور نماز پڑھتے رہتے۔ اور ابن مسیب اور شعبی فرماتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے کپڑوں میں خون یا جنابت ہو یا غیر قبلہ کی جانب نماز پڑھی یا تیمم کر کے پڑھی ہو اور پھر اس نماز کے وقت میں پانی کو پالے تو نماز نہ لوٹائے۔

(۱). صلی ابو موسیٰ فی دار البرید والسرقین والبریة الی جنبه فقال ههنا ثم سواء. (بخاری ص۳۶)

... کیا مولانا اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں؟۔

اس طرح ستر عورت۔ امام بخاری باب باندھتے ہیں باب الصلوۃ فی ثوب واحد
... میں نماز جائز ہے[1]، امام بخاری کے نزدیک صرف اتنی جگہ ڈھانپنا فرض ہے جتنی
... ڈھانکتا ہے۔ نواب صدیق حسن صاحب فرماتے ہیں۔

"ہر کہ در نماز عورتش نمایاں شد نمازش صحیح باشد"۔

نماز میں جس نمازی کی ساری شرمگاہ ننگی رہی اس کی نماز صحیح ہے۔

مولانا سے میں یہ پوچھتا ہوں کہ اگر یہ مسئلہ قرآن وحدیث کا ہے، تو آپ اس کا ثبوت
... ہیں کہ کیا حضرت ﷺ نے کبھی ننگے نماز ادا فرمائی۔ کیا کبھی کسی صحابی نے ننگے نماز پڑھی۔
... ہے تو آپ اس کی تردید کسی حدیث سے کریں اور بتائیں کہ اتنے موٹے موٹے مسائل
... لیوں لکھتے ہیں۔

اسی طرح احناف کے نزدیک وقت شرط ہے،

﴿ان الصلوۃ کانت علی المؤ منین کتاباً موقوتا﴾

جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسری سے سوال کیا گیا اگر عصر کے وقت فٹ بال کھیلنا ہو اور مجھے
... بال کھیلنے سے وقت نہ ملے، تو کیا میں عصر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ سکتا ہوں۔ مولانا ثناء

---

(۱). حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا یحی قال ثنا هشام قال حدثنی ابی عن عمر بن ابی سلمة انه رأی النبی ﷺ یصلی فی ثوب واحد فی بیت ام سلمة قد القی طرفیه علی عاتقیه. (بخاری ص ۵۲ ج ۱).

ترجمہ۔ عمر بن ابی سلمۃ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ
... میں حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کے گھر نماز پڑھ رہے تھے، اس حال میں کہ آپ نے اس
... طرفیں اپنے کندھے پر لٹکائی ہوئیں تھیں۔

اللہ اس کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ عصر کی نماز وقت سے پہلے پڑھ لے، مولانا ثناء اللہ صا
دکان پر سودا بیچنے والے کو اور ملازمت کرنے والے کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ نماز وقت سے پہلے
پڑھ لے [1]۔

اسی طرح ہمارے ہاں استقبال قبلہ شرط ہے، لیکن صحیح بخاری شریف میں لکھا ہے اگر کوئی
شخص نماز پڑھ لے اس کے کپڑوں کو خون لگا ہو یا منی لگی ہو یا قبلہ کی بجائے کسی اور طرف منہ
کے نماز پڑھ لے یا پھر تیمم سے نماز پڑھی ہو اور پھر وقت کے اندر پانی پالے تو اس نماز کو نہ لوٹائے
یعنی بغیر قبلہ کے اگر نماز پڑھی ہو تو اس کو لوٹانے کی ضرورت نہیں [2]۔ مولانا اس کو ٹھیک
سمجھتے ہیں جو قرآن کہتا ہے اور فقہ حنفی میں لکھا ہے یا اس کو جو صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ استقبال قبلہ
شرط نہیں۔ اس پر مولانا دلائل بیان کریں صرف اتنا کہہ دینا کہ میں اس کو نہیں مانتا، میں اس کو نہیں
مانتا۔ اس سے مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔

(۱)۔ سوال۔ فی زمانہ کثرت سے رواج ہے کہ مسلم حصول انعام کے لئے،
مثلاً آپ شٹلاڈ فٹ بال کھیلا کرتے ہیں اور کھیلنے کے باعث عصر اور مغرب کی نماز ترک
کر دیتے ہیں پھر قضا پڑھ لیتے ہیں کیا یہ جائز ہے۔
جواب۔ قضا نماز کر کے بلا وجہ اچھا نہیں ہے کھیلنے والوں کو چاہئے کہ پہلے افسروں سے تصفیہ
لیں کہ نماز کے وقت کھیل کو چھوڑ دیں گے۔ وہ اگر نہ مانیں تو ظہر کے ساتھ عصر ملا لیں یا پھر عصر کے ساتھ
ظہر ملا کر جمع پڑھ لیں۔ (فتاوی ثنائیہ ص۶۳۱ ج۱)

(۲). کان ابن عمر اذا رای فی ثوبه دما وهو یصلی وضعه
ومضی فی صلوته وقال ابن المسیب والشعبی اذا صلی وفی
ثوبه دم او جنابة او لغیر القبلة او تیمم فصلی ثم ادرک الماء
فی وقته لا یعید. (بخاری ص۳۷ ج۱)

ہم نے مسائل سمجھنے ہیں کہ ناپاک کپڑے میں نماز ہوتی ہے یا نہیں ؟۔ اگر لفظ شرط جو
مولانا نے لکھا ہے آپ کو پسند نہیں ہے، تو آپ سے مسئلہ یہ پوچھا جائے گا کہ ضروری ہے یا نہیں۔
جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے یا نہیں۔ جیب میں اگر غلاظت کی شیشی ہو تو نماز ہو جائے گی
اس نواب صاحب نے لکھا ہے کہ اگر سر پر کوئی ناپاک چیز رکھی ہو تو نماز ہو جاتی ہے۔ آپ اس
بارے میں وضاحت فرمائیں کہ ہو جاتی ہے یا نہیں، اور اس پر دلائل بیان کریں۔
مولانا کے ذمے ان باتوں کا جواب ہے مولانا ان باتوں کا جواب دیئے بغیر سلام تک پہنچ
گئے میں کہتا ہوں کہ بات تفصیل سے اور ترتیب سے ہونی چاہئے تاکہ ساری نماز سمجھ میں آئے۔
ان شاء اللہ پھر ہم ان باتوں کو بیان کریں گے، لیکن نمبر ہر بات کا اپنا اپنا ہوگا۔
اس طرح مولانا نے یہ جو نیت کے بارے میں فرمایا ہے، تو نیت کے بارے میں انما
الاعمال بالنیات آتا ہے مولانا سے یہ سوال تو بعد میں ہوگا کہ زبان سے کیا کہیں، میں مولانا
سے پوچھوں گا کہ دل میں کس کس بات کا ارادہ کیا جائے۔ اس کے وقت کا ارادہ کیا جائے یا نہ کیا
جائے۔ اس کی رکعتوں کا ارادہ کیا جائے یا نہ کیا جائے، جو ارادہ مولانا دل میں کریں گے وہ الفاظ
مولانا مجھے حدیث میں دکھائیں۔ کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا ہو کہ زبان سے تو نہ کہنا لیکن دل میں
ارادہ کر لینا کہ یہ ظہر یا عصر ہے۔
نیت کیا ہے، اس میں کس کس چیز کا ارادہ کیا جائے۔ جھگڑا تو صرف زبان کا ہے، جس کو
مولانا بھی مانتے ہیں اور میں بھی مانتا ہوں وہ ہے دل کی نیت، مولانا پہلے یہ بتائیں کہ دل میں کس
چیز کی نیت کی جائے۔ وہ کون سی حدیث ہے جس نے ان ان باتوں کو واضح فرمایا ہے۔ اس
کے بعد ہم زبان کی بات بھی کر لیں گے۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ
ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیآت

اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادی له

ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له ونشهد ان

محمد عبده ورسوله

مولانا نے میری باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا صرف یہ کہا کہ صحابی ہو یا تابعی ہو۔ یہ ا

نہیں ہے ثابت

یہ کریں کہ یہ عناب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے کیا تھے؟۔قرآن میں آتا ہے قالت م

انبئک هذا. حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو کچھ باتیں بتائیں اور پوچھتی ہیں من انبئک

هذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبانی العليم الخبير مجھے علیم وخبیر ذات نے اس کی خبر دی ا

دوسری جگہ پر اللہ رب العلمین فرماتے ہیں۔

﴿يا ايها الذين آمنوا ان جائكم فاسق بنبإ فتبينوا﴾.

جب تک سند کی تحقیق نہ ہو جائے ہم کیسے مان لیں ،ہمیں کیا معلوم ہے کہ یہ رجال ا

ہیں۔عناب کون ہیں۔

مولانا یہ کہہ رہے ہیں کہ امام بخاری نے یہ کہا ہے،نواب صدیق حسن خان نے یہ کہا۔

جو چیز قرآن وحدیث میں ہے ہم اس کو مانتے ہیں ، جو قرآن وحدیث میں نہیں ہم اس کو تسلیم نہیں

کرتے،

﴿تلک امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما

كسبتم ولا تسئلون عما كانوا يعلمون﴾.

ہمیں ان کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ یہ پوچھا جائے گا کہ قرآن نے اس ا

کہا ہے یا نہیں کہا۔حدیث نے اسے سچ کہا یا نہیں کہا۔اگر قرآن وحدیث نے اس کو سچ کہا ہو تو

بھی مان لیں گے۔

باقی رہی نیت کی بات ،نیت ارادہ قلب کو کہتے ہیں اور یہ سب چیزوں کا ہونا چا ہے

امت کا بھی ارادہ کرو وقت کا بھی ارادہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالی فرماتے ہیں۔

﴿ ولکن ما تعمدت قلوبکم ﴾

جس عمل کا تمہارے دل ارادہ کرتے ہیں تمہارا وہ عمل معتبر ہے۔

اور مولانا یہ بھی مان چکے ہیں کہ شرط نام رکھنا یہ ہماری اپنی بنائی ہوئی چیز ہے، قرآن و حدیث میں یہ شرط نہیں ہیں۔ اور تم یہ کہ رہے ہو کہ فلاں یہ کہتا ہے، بخاری کی بات سے ہمیں کوئی سروکار نہیں، ہاں بخاری نے جو بات صحیح سند کے ساتھ رسول اکرم ﷺ سے نقل کی ہو آپ اس کو پیش کریں۔ میں اس کو ماننے کے لئے تیار ہوں۔ ہمارے ہاں بخاری حجت نہیں ہے، ہمارے ہاں رسول اللہ ﷺ حجت ہیں، قرآن پاک میں ہے وثیابک فطھر ۔ کہ کپڑے پاک کرو۔ معلوم ہوا کہ نماز کے لئے کپڑے پاک ہونے ضروری ہیں۔

آپ نے خمر حقیقی اور غیر حقیقی یہ دو قسمیں بھی ثابت نہیں کیں۔ اور آپ یہ ثابت کریں کہ خمر حقیقی پر حد ہے اور غیر حقیقی پر حد نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ مولانا کہ آپ مقرر ہیں، میں مقرر نہیں ہوں۔ آپ مقررانہ انداز میں کبھی یہ کہتے ہیں، کبھی یہ کہتے ہیں کہ بخاری نے یہ کہا، فلاں نے یہ کہا۔ بخاری کی جو بات حدیث ہو اس کو پیش کرو۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد.

میرے دوستو اور بزرگو مولانا نے پھر وہی بات پیش کی۔ مولانا نے یہ بیان کیا تھا کہ زنا حقیقی اور اس پر حد ہے، اور غیر حقیقی پر حد نہیں ہے۔

مولانا نے اس وقت بھی یہ حدیث پیش نہیں کی تھی، اور پھر مطالبے کے باوجود پیش نہیں کی۔ میں نے کہا تھا کہ وہ حدیث پیش کریں، تا کہ پتا چلے کہ وہ کون سی حدیث ہے کہ آنکھوں کے دیکھنے کو حضور ﷺ زنا فرما رہے ہیں لیکن اس پر حد بھی نہیں لگا رہے۔

نماز سے پہلے کتنی باتیں ضروری ہیں، ان کے بارے میں مولانا نے صرف ایک بات بیان کی ہے۔

﴿و ثیابک فطھر﴾

میں اپنے اہل سنت والجماعت کو مبارک باد دیتا ہوں کہ ﴿و ثیابک فطھر﴾ میں نماز کا مسئلہ تو نہیں ہے۔ اس سے نماز میں کپڑوں کے پاک ہونے پر استدلال کیا ہے صاحب ہدایہ نے، مولانا کو چاہئے تھا کہ جہاں سے استدلال لیا ہے کم از کم ان کا شکریہ تو ادا کر دیتے۔ پوری صحاح ستہ والوں نے اس آیت سے کپڑوں کے پاک ہونے پر استدلال نہیں کیا تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ مولانا کی بات سے آپ کو پتا چلا کہ معاذ اللہ امام بخاری کو قرآن پاک بھی یاد نہیں تھا۔ کہ قرآن تو یہ کہے کہ کپڑے پاک ہونا فرض ہیں، اور امام بخاری یہ فرمائیں کہ کپڑے پاک ہونا فرض نہیں ہیں۔ میں نے مولانا سے پوچھا تھا کہ کیا آپ یہ بات کہ مجہول کی روایت حجت نہیں ہے ثابت کریں۔ قرآن میں مجہول کا لفظ نہیں ہے، مولانا اس کو استعمال کریں تو یہ تو مولانا کا جرم نہیں ہے، اور فقہاء اگر شرط کا لفظ استعمال کرلیں تو یہ فقہاء کا جرم بن جائے، اور مولانا یہ کہیں کہ لفظ شرط قرآن وحدیث سے دکھاؤ۔

مولانا یہ حدیث بھی پیش نہیں کی کہ اللہ کے نبی پاک نے فرمایا ہو کہ ثیابک فطھر سے نماز میں کپڑے پاک ہونا ضروری ہے۔ نہ صحابہ سے بیان فرمایا، نہ صحاح ستہ کے کسی محدث سے بیان فرمایا، بلکہ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ استدلال صاحب ہدایہ نے کیا ہے، جو کہ حنفی ہیں۔ مولانا نے یہ استدلال انہیں سے چرالیا۔

اس کے علاوہ کتنی چیزیں ضروری ہیں، مولانا نے وہ بھی بیان نہیں فرمائیں۔ میں نے انما الاعمال بالنیات کے بارے میں پوچھا تھا، کہ کن کن چیزوں کا دل میں ارادہ کرے۔ مولانا نے فرمایا رکعت کا کرے اور وقت کا کرے۔

میں یہ پوچھتا ہوں کہ جب حضور ﷺ نے انما الاعمال بالنیات فرمایا تھا تو کیا صحا

ے یہ فرمایا تھا کہ رکعتوں کا ارادہ کرنا، استقبال قبلہ کا ارادہ بھی کرنا۔ اگر تو یہ حدیث پاک میں
موجود ہے تو آپ صریح حدیث پیش کریں۔

جیسا کہ آپ کے اشتہار میں ہے کہ وہ حدیث **قطعی الدلالہ** ہو، صحیح ہو، صریح ہو،
مرفوع ہو، غیر مجروح ہو۔ لیکن میں پوری ذمہ داری سے یہ کہتا ہوں کہ مولانا نے یہ تشریح اپنی طرف
سے کی ہے۔ اگر مولانا کو یہ حق حاصل ہے کہ مولانا اپنی طرف سے اس کی تشریح کرتے ہوئے اس
میں رکعات شامل کرسکیں، اور اس میں وقت کو شامل کرسکیں، تو مولانا آئمہ مجتہدین کو یہ حق کیوں
نہیں دیتے کہ وہ اللہ کے نبی ﷺ کی احادیث کی تشریح کرسکیں۔

کیا مولانا ایسی حدیث پیش کرسکتے ہیں کہ خیر القرون والے امام مجتہد کو تو حدیث کی تشریح
کا کوئی حق حاصل نہیں، لیکن مجھے خصوصی طور پر قرآن وحدیث کی تشریح کا حق مل گیا ہے۔ جس
تشریح کو نہ صحابہؓ نے بیان کیا، نہ تابعین نے بیان کیا، اور نہ وہ نبی اقدس ﷺ کی کسی حدیث میں
آئی۔

حدیث معاذؓ کے بارے میں تین دفعہ عرض کرچکا ہوں کہ یہ وہ حدیث ہے جسے تلقی
بالقبول کا درجہ حاصل ہے۔ محدثین اس بات کو تسلیم کرتے ہیں خود امام بخاری **لا وصیة لوارث**
نقل کررہے ہیں، اس حدیث کی کوئی سند صحیح نہیں ہے، لیکن اس کے باوجود امت نے اس کو قبول
کیا ہے۔ اور اس کو اتنا متواتر مانا ہے کہ قرآن کی قطعی آیت میں اس حدیث کی بنا پر تخصیص کرلی گئی
ہے۔ اور اس حدیث کو محدثین قبول کرتے ہیں، ابن قیمؒ نے صاف لکھا ہے کہ حدیث معاذؓ کو
تلقی بالقبول کا شرف حاصل ہے۔ اور جس کو تلقی بالقبول کا درجہ حاصل ہو، اس کے بارے میں کسی
قسم کی تحقیق کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ (1)

(1)۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

**قال بعضهم يحكم للحديث بالصحة اذا تلقاه الناس بالقبول وان لم يكن له اسناده صحيح. (تدريب الراوى ص ۲۹ ج ۱)**

تو مولانا نے جو یہ بیان فرمایا ہے وہ صرف یہ ہے کہ نماز کے لئے صرف کپڑے پاک

نیز تواتر کی بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ولذالک یجب العمل به من غیر بحث عن رجاله

(ص ۴۰۱ ج ۲)

چنانچہ علامہ ابن قیم جوزی اپنی کتاب اعلام الموقعین میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

فهذا حديث وان كان عن غير مسميين فهم اصحاب معاذ فلا يضره ذالك لانه يدل على شهرة الحديث وان الذى حدث به الحارث بن عمرو عن جماعة من اصحاب معاذ لا واحد منهم وهذا ابلغ في الشهرة من ان يكون عن واحد منهم لو سمى كيف وشهرة اصحاب معاذ بالعلم والدين والفضل والصدق بالمحل الذى لا يخفىٰ ولا يعرف في اصحابه متهم ولا كذاب ولا مجروح بل اصحابه من افاضل المسلمين وخيارهم لا يشك اهل العلم بالنقل في ذالك. كيف والشعبة حامل لواء هذالحديث؟ وقد قال بعض آئمة الحديث. اذا رأيت شعبة في اسناد حديث فاشدد يديك به. قال ابو بكر الخطيب وقد قيل ان عبادة بن نسى رواه عن عبدالرحمن بن غنم عن معاذ وهذا اسناد متصل. ورجاله معروفون بالثقة. على ان اهل العلم قد نقلوا واحتجوا به. فوقفنا بذالك على صحته عندهم. كما وقفنا على صحة قول رسول الله ﷺ لا وصية لوارث، وقوله في البحر هو الطهور مائه والحل ميتته، وقوله اذا اختلف

المتبايعان في الثمن والسلعة قائمة تحالفا وترادا البيع . وقوله الدية على العاقلة .

وان كان هذه الاحاديث لا تثبت من جهة الاسناد ولكن ما تلقتها الكافة عن الكافة غنوا بصحتها عندهم عن طلب الاسناد لها . فكذالك حديث معاذ لما احتجوا به جميعاً غنوا عن طلب الاسناد له انتهى كلامه. (اعلام الموقعين ص ۲۰۲ ج ۱)

نیز اس حدیث پر اعتراض کا جواب محقق العصر حضرت العلام زاہد الکوثریؒ نے اپنے ایک مقالے میں دیا ہے۔ اس مقالے کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

كثر التساؤل في هذه الايام عن حديث معاذ في الاجتهاد والقياس، فرأيت التحدث عنه في هذالمقال.

قد اخرج ابو داؤد والترمذی والدارمی عن معاذ بن جبل رضی الله عنه بالفاظ مختلفة. (انه لما بعثه النبی ﷺ الی اليمن سأله النبی ﷺ قائلاً له كيف تقضی؟ قال اقضی بما فی كتاب الله، قال فان لم يكن في كتاب الله؟ قال فبسنة رسول الله قال فان لم يكن في سنة رسول الله ؟ قال اجتهد رائي ولا آلو . فقال رسول الله ﷺ الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله لما يرضاه رسول الله)

وهذا من جملة الادلة على الاخذ بالقياس في احكام النوازل عند عدم النص عليها في الكتاب والسنة ، وعلى هذا جرت الامة الى ان ابتدع النظام ما ابتدع من نفي القياس وتابعه شراذم

نہیں کیا۔ اگر ہے تو بیان کریں۔ صحاح ستہ والوں میں سے کسی نے اس استدلال کو بیان نہیں کیا۔

من المبتدعة.

وهذا الحديث رواه عن اصحاب معاذ الحارث بن عمرو الثقفي، وليس هو بمجهول العين بالنظر الى ان شعبة بن الحجاج يقول عنه انه ابن اخي المغيرة ابن شعبة، ولا بمجهول الوصف من حيث انه من كبار التابعين فى طبقة شيوخ ابى عون الثقفي المتوفى فى سنة ١١٦، ولم ينقل اهل الشان جرحا مفسراً فى حقه، ولا حاجة فى الحكم بصحة خبر التابعي الكبير الى ان ينقل توثيقه عن اهل طبقته، بل يكفى فى عدالته وقبول روايته الا يثبت فيه جرح مفسر عن اهل الشان، لما ثبت من بالغ الفحص على المجروحين من رجال تلک الطبقة فمن لم يثبت فيه جرح مؤثر منه فهو مقبول الرواية. اما الصحابة فكلهم عدول لا يؤثر فيهم جرح مطلقاً عند الجمهور. والتابعون ايضاً مشهود لهم بالخيرية عدول ما لم يثبت فيهم جرح مؤثر. ومن بعدهم لا تقبل روايتهم مالم تثبت عدالتهم وهكذا. وهذا ما يؤدى اليه النظر الصحيح والادلة الناصعة. فمن جعل الصحابة والتابعين وتابعيهم فى منزلة واحدة فى هذا الحكم لم ينزل الناس منازلهم. وكم فى صحيح البخارى من رجال لم ينقل توثيقهم عن احد نصا، الا انه لم يثبت جرحه فادخلت روايتهم فى الصحيح كما نص على ذالک الذهبى فى مواضع من الميزان. والحارث هذا ذكره ابن حبان فى الثقات. وان جهله

العقيلي وابن الجارود وابو العرب، يعنون الجهل بحاله من جهت انهم لم يظفروا بتوثيقه نصاً من احد. وقد سبق حكم هذا الجهل في كبار التابعين.

ولا مجال لتوهين امر هذا الحديث باعتبار انفراد ابى عون برواية هذا الحديث عن الحارث بن عمرو الثقفى، لان رد الحديث بسبب انفراد راو غير مجروح ليس من مذهب اهل السنة، ولا من اصول اهل الحق. وابو عون محمد بن عبيد الله الثقفى قد روى عنه امثال الاعمش وابى حنيفة والثورى وابى اسحق الشيبانى ومسعر وشعبة وغيرهم وهومن رجال الصحيحين، وتوثيقه موضع اجماع بين اهل النقد.

وقد روى هذا الحديث عن ابى عون عن الحارث ابو اسحق الشيبانى وشعبة بن الحجاج. المعروف بالتشدد فى الرواية والمعترف له بزوال الجهالة وصفاً عن رجال يكونون فى سند روايته فرواه عن ابى اسحق ابو معاوية الضرير، وعنه سعيد بن منصور وابن ابى شيبة. كما رواه عن شعبة يحيىٰ بن سعيد القطان وعثمان بن عمر العبدى وعلى بن الجعد ومحمد بن جعفر وعبدالرحمن بن مهدى وعبدالله بن المبارک وابوداؤد الطيالسى وغيرهم. ورواه عن هؤلاء من لا يحصون كثرة حتى تلقت فقهاء التابعين و تابعيهم هذا الحديث بالقبول وجروا خلفا عن سلف على الاصل الاصيل الذى اصله هذا الحديث.

او دیکھیں مولانا نے ایک بات مانی ہے اور وہ بھی ہدایہ میں ہے، لیکن ہدایہ کا نام نہیں لیا۔

واما محاولة توهين امر هذا الحديث حيث وقع في لفظ الحارث (عن اصحاب معاذ من اهل حمص عن معاذ) باعتبار ان اصحاب معاذ مجاهيل ورواية المجاهيل مردودة، فمحاولة فاسدة لان اصحاب معاذ معروفون بالدين والثقة ولا يستطيع هذا المحاول ان يثبت جرحا في احد اصحاب معاذ نصا. واما ذكر الحارث لاصحاب معاذ بدون اكتفاء منه بذكر اسم احد منهم انما هو لدلالة على مبلغ شهرت هذا الحديث من جهة الرواية حتى ترى الامة قد تلقته بالقبول .

قال ابو بكر بن العربي في العارضة . (ولا احد من اصحاب معاذ مجهولا ويجوز ان يكون في الخبر اسقاط الاسماء عن جماعة ولا يدخله ذالک في حيز الجهالة ، انما يدخل في المجهولات اذا كان واحدا فيقال. حدثني رجل او حدثني انسان ، ولا يكون الرجل لرجل صاحباً حتىٰ يكون له به اختصاص ، فكيف وقد زيد تعريفا بهم ان اضيفوا الى بلد ، وقد خرج البخاري الذي شرط الصحة في حديث عروة البارقي ، سمعت الحي يتحدثون عن عروة ، ولم يكن ذالک الحديث من جملة المجهولات .وقال مالک في القسامة . اخبرني رجال من كبراء قومه، وفي الصحيح عن الزهري ، حدثني رجال عن ابي هريرة من صلى على جنازة فله قيراط ،

وكلام ابن عربي هذا يقتضي على ما يروى ابن زنجويه عن

اس طرح میں مولانا سے پوچھتا ہوں کہ بخاری شریف میں حدیث موجود ہے، اگر کتابر تن میں منہ

البخاری فی التاریخ . علی ان لفظ شعبة فی روایت علی بن الجعد ، قال . سمعت الحارث بن عمرو ابن اخی المغیرة بن شعبة یحدث عن اصحاب رسول الله ﷺ عن معاذ ابن جبل ، کما اخرجه ابن ابی خیثمة فی تاریخه ، ومثله فی جامع بیان العلم لابن عبدالبر ، وقد صحب معاذا کثیر من اصحاب الرسول علیه السلام فیکون اصحاب معاذ الذی سمع منهم الحارث هم من اصحاب رسول الله ﷺ ایضاً ومثله لا یکون من الجهالة فی شیء عند جمهور اهل العلم بالحدیث وعد هم مجاهیل یکون مجارفة باردة وهکذا اصحاب القرائح الجامدة یجعلون من القوة ضعفاً.

وقال ابو بکر الرازی فی اصوله . فان قیل انما رواه عن قوم مجهولین من اصحاب معاذ ، قیل له . لا یضره ذالک، لان اضافته الی رجال من اصحاب معاذ توجب تاکیده لانهم لا ینسبون الیه بانهم من اصحابه الا وهم ثقات مقبولو الروایة ، ومن جهة اخریٰ ان هذا الخبر قد تلقاه الناس بالقبول واستفاض واشتهر عندهم من غیر نکیر من احد منهم علی رواته ولا ردله (یعنی فی القرون الفاضلة) وایضا فان اکثر احواله ان یصیر مرسلا والمرسل عندنا مقبول .

وقبول المرسل عند الاعتضاد موضع اتفاق بین الآئمة المتبوعین ، وکم من دلیل یعضد مضمون هذا الحدیث حتی

يبلغ المجموع حد التواتر المعنوى فضلا على الصحة المصطلحة، وقد سبق منا تحقيق انه ليس هذا الحديث من مظان الانقطاع اصلاً ، وكلام الرازى انما هو على فرض الارسال .

وقال ابو بكر بن العربى ذالک الحافظ الكبير ( اختلف الناس فى هذا الحديث فمنهم من قال انه لا يصح على مصطلحهم . ومنهم من قال هو صحيح، والذى ادين به القول بصحته فانه حديث مشهور يرويه شعبة ابن الحجاج رواه عنه جماعة من الفقهاء ولآئمة)

وقال الخطيب البغدادى فى كتابه " الفقيه والمتفقه" هو من اجدر كتبه بالطبع . وقول الحارث بن عمرو" عن اناس من اصحاب معاذ " يدل على شهرة الحديث وكثرة رواته ، وقد عرف فضل معاذ وزهده ، والظاهر من حال اصحابه الدين والثقة والزهد والصلاح وقد قيل ان عبادة بن نسى رواه عن عبدالرحمن بن غنم عن معاذ، وهذا اسناد متصل ورجاله معروفون بالثقة ، على ان اهل العلم قد تقبلوه واحتجوا به فوقفنا .بذالک على صحته عندهم .

فتلخص من ذالک كله ان الحديث ثابت عند جمهرة الجامعين بين الفقه والحديث ، بل مع ما احتف به من القرائن والروايات يبلغ مدلوله حد التواتر المعنوى ، ولو اخذت اسرد طرق هذا

الحديث من الكتب السالف ذكرها فضلا عن سائر الكتب وعن سائر الروايات في هذا الصدد ، لطال بنا الكلام جدا وسم المطالع الكريم ، وفيما ذكرناه غنية في معرفة مرتبة هذا الحديث رغم تقولات بعض النقلة .

والذى دعانا الى نشر هذالكلام هو ما نلقى من كثرة التساؤل عن هذا الحديث في هذه الايام، حيث منى اهل العصر بجهلة اغمار يحاولون انكار القياس الشرعى زاعمين الاخذ بالحديث عن كل من هب ودب وليسوهم فى شىء من علم الحديث ولا من تفقه ، لكنهم اعوان الشيطن وانصار الهوىٰ يسعون فى تفريق كلمة المسلمين بتشتيت اتجاههم ومجافاة الحق ، ومجانبة الصدق ، ومتابعة الهوىٰ هى اخص اوصافهم ، فالواجب أن لا يلتفت الى هرائهم مع صدق السلوك على الطريقة المثلى المسلوكة عند آئمة الدين، وهى قبول القياس من اهله فيما لا نص فيه من الكتاب والسنة واجماع الامة ، مع الاستقصاء البالغ فى احاديث الاحكام ، لنكون على بينة من مراتب الاحاديث المروية فى احكام الفروع قوة وضعفا متناً وسنداً من حيث الثبوت ، ووضوحا وخفاء من حيث الدلالة ، ان كنا نريد الالمام بادلة الاحكام بعض المام والله سبحانه المؤفق.

ترجمہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث پر صحت کا حکم لگائیں گے جب اس کو امت قبول کرلے اگرچہ اس کی اسناد صحیح نہ ہوں۔ (تدریب الراوی ص۲۹ ج۱) نیز تواتر کی

بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔اس لئے اس پر عمل کرنا واجب ہے اس کے رجال پر بحث کئے بغیر۔(ص۱۰۴ ج۲)

ترجمہ۔فھذا۔ یہ روایت اگر چہ ایسے لوگوں سے روایت ہے جن کا نام معلوم نہیں لیکن وہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں، اس لئے کہ یہ بات حدیث کی شہرت پر دلالت کرتی ہے اور حارث بن عمرو جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے وہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے اصحاب کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں نہ کہ ان میں سے ایک سے۔اور یہ زیادہ مبالغہ ہے شہرت میں اس بات سے کہ وہ ایک سے روایت کرتے اگر چہ اس کا نام ذکر کر دیتے اور کیوں نہ ہوتی یہ بات حالانکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کی شہرت علم دین فضیلت اور صدق بالکل ان چیزوں میں سے ہے جو مخفی نہیں ہے اور معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں کوئی تہمت زدہ، جھوٹا، مجروح بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھی مسلمانوں کے افضل ترین اور ان میں سے بہترین لوگوں میں سے ہیں اور اس جیسی روایت کو نقل کرنے میں اہل علم شک نہیں کرتے ۔کیسے کر سکتے ہیں حالانکہ شعبہ (جو کہ امیر المؤمنین فی الحدیث ہے) وہ اس حدیث کا علمبردار ہے۔خطیب ابو بکر (بغدادی) فرماتے ہیں" اور تحقیق کہا گیا ہے کہ عبادہ بن نسی نے اس کو عبدالرحمن بن غنم سے انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے اور یہ متصل سند ہے۔اور اس کے تمام راوی معروف بالثقاہت ہیں مزید یہ کہ اہل علم نے اس کو نقل کیا ہے اور اس سے استدلال کیا ہے۔پس اس وجہ سے ہم اس بات پر مطلع ہو گئے کہ یہ حدیث ان کے نزدیک صحیح ہے۔جیسا کہ ہم نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا وصية لوارث کی صحت پر مطلع ہو گئے ہیں اور سمندر کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان الطهور ماءه والحل ميته اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اذا اختلف المتبايعان في الثمن والسلعة قائمة تحالفا وترادا البيع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان الدية على العاقلة کی صحت پر مطلع ہو گئے ہیں۔اگر چہ یہ احادیث سند کے اعتبار سے

ثابت نہیں، لیکن جب جماعت نے جماعت سے اس کو قبول کیا ہے تو وہ اس کی صحت کو ثابت کرنے کے لئے سند کو طلب کرنے سے مستغنی ہو گئے۔ اسی طرح جب حدیث معاذ رضی اللہ عنہ سے تمام نے استدلال پکڑا ہے تو اس کی سند طلب کرنے سے مستغنی ہو گئے ہیں۔

## ترجمہ مقالہ علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ۔

ان دنوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث جو کہ اجتہاد و قیاس کے بارے میں ہے اس کے بارے میں سوال کثرت سے ہو رہا ہے تو میں نے بھی اس بارے میں بات کرنے کا ارادہ کیا۔

امام ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا ہے کہ جب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تو فیصلہ کس طرح کرے گا۔ انہوں نے عرض کیا جو کچھ کتاب اللہ میں ہو گا اس کے ساتھ۔ فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ ہو۔ عرض کیا پھر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، فرمایا اگر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی نہ ہو، عرض کیا میں اجتہاد کروں گا اور کمی کوتاہی نہیں کروں گا۔ پس نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے رسول کے قاصد کو ایسی بات کہنے کی توفیق دی جس سے اللہ کا رسول راضی ہو گیا۔

یہ نئے پیش آنے والے احکام میں قیاس کرنے پر دلائل میں سے سب سے بڑی دلیل ہے جبکہ نئے مسائل کے بارے میں کتاب وسنت میں کوئی حکم منصوص نہ ہو، یہاں تک کہ نظام معتزلی نے نفی قیاس کی بدعت گھڑی اور ان کی ایک قلیل جماعتوں نے اتباع بھی کر لی۔

اور یہ حدیث روایت کیا ہے اس کو حارث بن عمرو الثقفی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے، اور یہ مجہول العین نہیں ہے۔ اس بات کی طرف نظر کرتے ہوئے

کہ شعبہ بن حجاج اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ (حارث بن عمرو ثقفی) مغیرہ بن شعبہ ﷺ کے بھتیجے ہیں۔اور یہ مجہول الوصف بھی نہیں ہے۔اس لئے کہ وہ ابوعون ثقفی کے شیوخ کے طبقہ میں متوفی ۱۱۶ھ کبار تابعین میں سے ہے اور اہل فن نے جرح مفسر اس کے بارے میں نقل نہیں کی۔اور تابعی کبیر کی روایت پر صحت کا حکم لگانے کے لئے اس بات کی طرف حاجت نہیں ہے کہ اس کی توثیق اہل طبقہ سے منقول ہو بلکہ اس کی عدالت کے لئے اور اس کی روایت کو قبول کرنے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ اہل فن سے اس کے بارے میں جرح مفسر منقول نہ ہو۔جب کہ اس طبقہ کے رجال میں سے مجروحین پر انتہائی تفتیش ثابت ہو چکی ہے۔پس ان میں سے جس راوی کے بارے میں جرح مفسر نہیں پائی جائے گی وہ مقبول الروایہ ہوگا۔بہر حال صحابہ وہ تو تمام کے تمام عادل ہیں، جمہور کے نزدیک ان کے بارے میں تو کوئی جرح بھی مؤثر نہیں ہوگی اور تابعین بھی جن کے لئے خیریت کی شہادت دی گئی ہے عادل ہیں، جب تک ان میں جرح مؤثر ثابت نہ ہو۔اور جو ان کے بعد کے ہیں ان کی روایت قبول نہ کی جائے گی جب تک کہ ان کی عدالت ثابت نہ ہو اور اسی طرح آگے ہوگا، اور یہی وہ بات ہے جس کی طرف نظر صحیح اور صحیح دلائل پہنچاتے ہیں۔پس جس نے صحابہ تابعین اور تبع تابعین کو اس حکم میں ایک ہی مرتبہ میں کر دیا ہے اس نے لوگوں کو ان کے مراتب پر نہیں اتارا۔(جبکہ حدیث میں اس کا حکم ہے انزلوا الناس علی منازلھم. از مرتب) صحیح بخاری میں کتنے راوی ہیں کہ جن کی توثیق کسی ایک سے بھی منقول نہیں مگر ان کی جرح بھی ثابت نہیں ہے۔(اس لئے ان کی روایات کو صحیح بخاری میں داخل کر لیا گیا ہے جیسا کہ اس کو ذہبی نے میزان الاعتدال میں مختلف جگہوں پر ذکر کیا ہے۔اور اس حارث کو تو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اگر چہ عقیلی اور ابن الجارود اور ابوالعرب نے اس کو مجہول قرار دیا ہے۔وہ اس سے مجہول الحال مراد لیتے ہیں اس لئے کہ کسی سے صراحتاً اس کی توثیق پر کامیاب نہیں ہوئے۔

اس حدیث کے معاملے کو ہلکا سمجھنے کی مجال نہیں ہونی چاہیے کہ ابوعون حارث بن عمرو ثقفی سے اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہے اس لئے کہ غیر مجروح راوی کے منفرد ہونے کی وجہ سے اس کی روایت کو رد کرنا اہل سنت کا مذہب نہیں ہے اور نہ اہل حق کا اصول ہے۔ اور ابوعون ثقفی سے امام اعمشؒ، ابوحنیفہؒ، ثوریؒ، ابواسحاقؒ شیبانی و مسعر بن کدامؒ اور شعبہؒ وغیرھم نے روایت کی ہے اور وہ صحیحین کے رجال میں سے ہے۔ اور اہل نقد کے ہاں اس کی توثیق موضع اجماع ہے۔ اور تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو ابوعون عن الحارث سے ابواسحاق شیبانی نے اور شعبہ بن حجاج نے، جو کہ روایت کے بارے میں تشدد میں معروف ہے اور اس کے لئے اعتراف کیا گیا ہے کہ اس کی سند کے راویوں میں جہالت وصف زائل ہوتی ہے۔ اور ابواسحاق سے ابومعاویہ ضریر نے اس کو روایت کیا ہے اور اس سے سعید بن منصور نے اور اس سے ابی شیبہ نے جیسا کہ اس کو روایت کیا ہے شعبہ سے یحیٰی بن سعید قطان نے اور عثمان نے اور عثمان بن عمر العبدی نے اور علی بن جعد نے اور محمد بن جعفر نے اور عبدالرحمٰن بن مھدی نے اور عبداللہ بن مبارک نے اور ابوداؤد طیالسی وغیرھم نے اور روایت کیا ہے اس کو ان سے ان لوگوں نے جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا کثرت کی وجہ سے۔ یہاں تک کہ فقہاء تابعین اور تبع تابعین نے اس کو قبول کر لیا اور **خلفا عن سلف** اس اصل اصیل پر چلتے رہے جو اس حدیث کی اصل ہے۔

اور اس حدیث کی توہین کا ارادہ کرنا اس لئے کہ حارث کے لفظ میں **عن اصحاب معاذ من اهل حمص عن معاذ** ﷺ واقع ہوا ہے اس اعتبار سے کہ اصحاب معاذ ﷺ مجہول ہیں اور مجاہیل کی روایت مردود ہے۔ پس یہ ارادہ بھی فاسد ہے، اس لئے کہ اصحاب معاذ دین اور ثقاہت کے ساتھ معروف ہیں اور یہ بات کہنے والا اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ حضرت معاذ ﷺ کے ساتھیوں میں سے کسی ایک کے بارے میں صراحتاً جرح ثابت کردے۔ بہرحال حارث کا اصحاب معاذ کا ذکر کرنا ان

میں سے کسی ایک کا نام لئے بغیر یہ صرف اس دلالت کی وجہ سے ہے جو راویوں کے اعتبار سے اس روایت کے نہایت مشہور ہونے پر ہے۔ یہاں تک کہ تو دیکھتا ہے امت کو کہ امت نے اس کو قبول کیا ہے۔

ابوبکر بن العربی نے "المعارضہ" میں فرمایا ہے اصحاب معاذ میں سے کوئی ایک بھی مجہول نہیں ہے اور یہ بات جائز ہے کہ خبر میں جماعت سے اسماء کو ساقط کر دیا جائے اور یہ بات اس کو جہالت میں داخل نہیں کرتی اور مجہولات میں صرف اسی وقت داخل ہوتی ہے جب ایک ہو اور حدثنی رجل یا حدثنی انسان کہا جائے اور آدمی آدمی کا ساتھی بھی نہ ہو کہ اس کا اس کے ساتھ اختصاص ہو۔ اور کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ یہ بات زیادہ باعث تعریف ہے کہ وہ کسی شہر کی طرف نسبت کئے جائیں۔ امام بخاری جنہوں نے صحت کی شرط لگائی ہے انہوں نے عروہ البارقی کی حدیث میں نقل کیا ہے " سمعت الحی یتحدثون عن عروۃ" سنا میں نے قبیلہ سے کہ وہ عروہ سے نقل کر رہے ہیں۔ اور یہ حدیث جملہ مجہولات میں سے نہیں ہے۔

امام مالکؒ قسامت کے بارے میں فرماتے ہیں " اخبرنی رجال من کبراء قومہ" مجھے قوم کے بڑے آدمیوں نے خبر دی۔ اور صحیح میں زہری سے روایت ہے حدثنی رجال عن ابی ھریرۃ کہ مجھے آدمیوں نے یہ بات بیان کی ابوہریرہ سے کہ جو آدمی جنازہ پڑھتا ہے اس کے لئے ایک قیراط ثواب کا ہے۔ اور ابن عربی کی یہ کلام اس کے خلاف ہے کہ جس کو روایت کیا ہے ابن زنجویہ نے بخاری سے تاریخ میں، مزید یہ کہ شعبہ کے لفظ علی بن جعد کی روایت میں ہے قال سمعت الحارث بن عمرو ابن اخی المغیرۃ بن شعبۃ وہ بیان کرتے ہیں اصحاب رسول اللہ ﷺ سے وہ حضرت معاذ بن جبل ؓ سے، جیسا کہ اس کو ابن ابی خیثمہ نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے۔ اور اس کی مثل ابن عبدالبر کی کتاب جامع بیان العلم میں کہ رسول اللہ ﷺ کے بہت سے اصحاب حضرت معاذ ؓ کے ساتھ رہے پس اصحاب

معاذ جن سے حارث نے سنا وہ اصحاب رسول ﷺ بھی تھے۔ اور اس کی مثل جمہور علمائے حدیث کے نزدیک مجہول نہیں ہوتی اور ان کا اس کو مجہول شمار کرنا یہ ایک غلط قسم کی اٹکل ہے۔ اسی طرح جامد طبیعتوں والے قوت کو ضعف بنا دیتے ہیں۔

اور فرمایا ابوبکر رازی نے اپنے اصول میں پس اگر کہا جائے کہ اس کو روایت کیا ہے اصحاب معاذ میں سے قوم مجہول سے ،تو کہا جائے گا کہ یہ بات اس کو نقصان نہیں دیتی اس لئے کہ اصحاب معاذ میں سے لوگوں کی طرف اس کی نسبت کرنا یہ تو اس کی تاکید کو واجب کرتا ہے۔ اس لئے کہ وہ حضرت معاذؓ کی طرف صرف ان کے ساتھی ہونے کی وجہ سے منسوب نہیں کئے گئے ،مگر یہ کہ وہ ثقات بھی ہیں ،مقبول الروایہ بھی ہیں۔ اور دوسری جہت سے اس حدیث کو امت نے قبول کیا ہے اور یہ پھیل گئی اور مشہور ہوگئی ،ان کے ہاں اس کے رواۃ میں سے کسی راوی پر انکار کے بغیر اور نہ اس کو کسی نے رد کیا ہے قرون فاضلہ میں یعنی صحابہ تابعین تبع تابعین کے زمانوں میں اور اسی طرح اس کے اکثر احوال یہ ہیں کہ یہ مرسل ہو جائے اور مرسل ہمارے نزدیک مقبول ہے۔ اور مرسل کو جبکہ اس کی تائید موجود ہو قبول کرنا آئمہ متبوعین کے نزدیک اتفاقی چیز ہے اور کتنے دلائل ہیں جو اس حدیث کے مضامین کی تائید کرتے ہیں یہاں تک کہ تمام کا مجموعہ تواتر معنوی تک جا پہنچتا ہے چہ جائیکہ اصطلاحی صحت۔ اور یہ تحقیق ہماری طرف سے گزر چکی ہے کہ یہ حدیث منقطع ہرگز نہیں ہے۔ امام رازی کی کلام ارسال کو فرض کرتے ہوئے ہے۔

اور ابو بکر بن عربی فرماتے ہیں جو کہ حافظ کبیر ہے اختلاف کیا ہے لوگوں نے اس حدیث کے بارے میں ،پس بعض ان سے ایسے ہیں جنہوں نے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہے ان کی اصطلاح کے مطابق ان میں سے بعض نے کہا ہے کہ یہ صحیح ہے۔ اور وہ بات جس کو میں اپنا دین بناتا ہوں اس کی صحت کا قول ہے اس لئے کہ یہ حدیث مشہور ہے روایت کیا ہے اس کو شعبہ بن حجاج نے اور اس سے اس کو فقہاء اور آئمہ میں سے ایک

جماعت نے روایت کیا ہے۔

اور خطیب بغدادی نے اپنی کتاب ''الفقیہ والمتفقہ'' میں فرمایا ہے اور یہ خطیب کی کتابوں میں سے طبع کے لحاظ سے سب سے عمدہ کتاب ہے کہ حارث بن عمرو کا قول عن اناس من اصحاب معاذ حدیث کی شہرت اور اس کے راویوں کی کثرت پر دلالت کرتا ہے۔ اور تحقیق حضرت معاذ ﷺ کی فضیلت اور ان کا زہد معروف ہے اور ان کے اصحاب کا ظاہر حال بھی دین، ثقاہت، زہد اور صلاح ہوگا۔

اور یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ عبادہ بن نسی نے اس کو عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت کیا ہے انہوں نے معاذ ﷺ سے۔ اور یہ سند متصل ہے اور اس کے رجال معروف بالثقاہت ہیں۔ مزید یہ کہ اہل علم نے اس کو قبول کیا ہے اور اس سے دلیل پکڑی ہے پس اس وجہ سے اس حدیث کے ان کے ہاں صحیح ہونے پر ہم مطلع ہو گئے۔ پس خلاصہ سارے کلام کا یہ ہے کہ جو لوگ فقہ و حدیث کے جامع ہیں ان کے ہاں یہ حدیث ثابت ہے بلکہ ساتھ ان قرائن کے جو اس کے ساتھ مل جاتے ہیں اور ان روایات کے جن کا مدلول تواتر معنوی تک پہنچا ہوا ہے اور اگر میں اس حدیث کی سندوں کو ان کتابوں سے ذکر کرنا شروع کر دوں جو پہلے مذکور ہوئی ہیں، چہ جائیکہ تمام کتب یا تمام روایات جو اس بارے میں ہیں ان کو لیا جائے تو کلام بہت طویل ہو جائے گا اور شریف مطالعہ کرنے والے تنگ آ جائیں گے۔ اور جو ہم نے ذکر کر دیا ہے یہ اس حدیث کا مرتبہ معلوم کرنے کے لئے کافی ہے اور بعض ناقلین کے بے ہودہ اعتراضات کے علی رغم الانف اس میں کفایت ہے۔

اور وہ چیز جس نے ہمیں اس کلام کے پھیلانے کی طرف دعوت دی ہے وہ ان دنوں اس حدیث کے بارے میں کثرت سوال ہے جو ہمیں ملتے ہیں، اس لئے کہ اہل گمان قیاس شرعی کا انکار کرتے ہیں اور گمان کرنے والے ہیں کہ وہ حدیث کو لینے والے ہیں ہر اس شخص سے جو آسمان میں اڑ رہا ہو یا زمین پر چل رہا ہو اور نہیں ہیں وہ علم

ڈال جائے تو برتن کو دھوؤ[1]۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتے کے منہ ڈالنے سے پانی ناپاک ہو جائے گا۔ لیکن خود امام بخاری لکھتے ہیں، بخاری شریف میں کہ اگر کتا پانی میں منہ ڈال جائے اور کوئی پانی اس پانی کے سوا نہ ہو تو تیمم نہ کرے بلکہ اس پانی سے وضو کر کے نماز پڑھے[2]۔

حدیث اور تفقہ میں کچھ بھی۔ لیکن وہ شیطان کے مددگار ہیں اور خواہشات کے مددگار ہیں۔ اور مسلمانوں کے کلمہ کی تفریق میں کوشش کر رہے ہیں ان کی وجاہت کو پراگندہ کرنے کے ساتھ اور حق کا مقابلہ اور صدق کا معارضہ کرنے کے ساتھ خواہش کی اتباع ان کے اوصاف میں سے سب سے خاص صفت ہے۔ پس واجب یہ ہے کہ ان کے ارادوں کی طرف توجہ نہ کی جائے اس بہترین عمدہ طریقے پر صدق کے ساتھ چلتے ہوئے جو آئمہ دین کے نزدیک ہے اور وہ قیاس کے اہل لوگوں سے قیاس کو قبول کرتا ہے ان احکام میں جن میں کتاب و سنت اور اجماع امت سے کوئی نص نہ ہو ساتھ گہری نظر رکھتے ہوئے احکام کی احادیث میں تاکہ ہم ہو جائیں ان احادیث جو احکام فرعیہ کے بارے میں مروی ہیں ان کے مراتب میں سے کسی مرتبہ میں قوتاً اور ضعفاً متناً اور سنداً ثبوت کے اعتبار سے، اور وضوحاً اور خفاء دلالت کے اعتبار سے، ہم ارادہ کرتے ہیں احکام کی ادلہ کو پکڑنے کا بعض پکڑنا اور اللہ سبحانہ توفیق دینے والے ہیں۔

(۱). حدثنا عبداللہ بن یوسف قال انا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبعاً. (بخاری ص ۲۹ ج ۱)

(۲). وقال الزہری اذا ولغ فی الماء لیس لہ وضوء غیرہ یتوضا بہ (بخاری ص۲۹ ج۱)

۔۔۔ اور زہری فرماتے ہیں کہ جب کتا پانی کے برتن میں منہ مار جائے اور اس آدمی کے لئے اس پانی کے علاوہ وضو کے لئے اور کوئی پانی نہ ہو تو اس سے وضو کر لے۔

میں مولانا سے پوچھتا ہوں کہ امام بخاریؒ ایک سند کے ساتھ حدیث نقل کرتے ہیں، اور پھر اس بخاری میں اس کے خلاف مسئلہ نقل فرمارہے ہیں، اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا اس سے منکرین حدیث استدلال نہیں کریں گے کہ امام بخاریؒ جیسے محدث بھی خود حدیثوں کو نہیں مانتے تھے۔

اسی طرح امام بخاریؒ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ تھوڑے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھوڈالو، اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ تھوڑا پانی نجس ہوجاتا ہے۔ خواہ اس کا رنگ، ذائقہ اور بو بدلے یا نہ بدلے۔ لیکن دوسری جگہ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اگر پانی کا بو یا ذائقہ نہ بدلے تو اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ میں مولانا سے پوچھتا ہوں کہ امام بخاریؒ صحیح سند سے ایک حدیث بخاری میں درج فرمارہے ہیں، پھر اس حدیث کے خلاف مسئلہ لکھ رہے ہیں۔ (۱)

اسی طرح امام بخاریؒ احناف کے اس استدلال کہ کپڑے پاک ہونے چاہئیں کے خلاف بخاری میں لکھ رہے ہیں کہ نمازی کی پشت پر اگر گندگی ڈال دی جائے یا مردار لاکر رکھ دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی (۲)۔

(۱). قال الزهری لا باس بالماء ما لم یغیره طعم او ریح او لون (بخاری ص ۳۷)

ترجمہ۔ زہری فرماتے ہیں کہ جب تک پانی رنگ بو یا ذائقہ تبدیل نہ کر دے اس کے ساتھ وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲). باب اذا القی علی ظهر المصلی قذر او جیفة لم تفسد علیه صلاته. قال و کان ابن عمر اذا رأی فی ثوبه دما وهو یصلی وضعه ومضی فی صلاته و قال ابن المسیب والشعبی اذا صلے و فی ثوبه دم او جنابة او لغیر القبلة او تیمم فصلے ثم ادرک الماء فی وقته لا یعید. (بخاری ۳۷)

میں مولانا سے پوچھتا ہوں کہ نماز سے پہلے کتنی چیزیں ضروری ہیں، آپ بیان کریں، البتہ ضروری کا لفظ استعمال کریں۔ آپ نے ابھی تک صرف کپڑوں کے پاک ہونے کو بیان فرمایا ہے۔ اور وہ استدلال بھی احناف کی فقہ کی کتاب ہدایہ سے چرایا ہے۔

اگر آپ میری اس بات کو غلط ثابت کرنا چاہتے ہیں تو آپ اٹھ کر ایک حدیث ایسی پڑھیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہو کہ فثیابک فطھر کا شان نزول یہ ہے کہ نماز میں کپڑے کا پاک ہونا ضروری ہے۔ یا آئمہ صحاح ستہ میں سے کسی ایک امام نے اس آیت پر یہ باب باندھا ہو۔

میں نے پوچھا کہ امام بخاری کے نزدیک جو نماز گوبر پر پڑھی جائے وہ جائز ہے۔ آپ احناف کے خلاف اشتہار شائع کرتے ہیں، آپ نے کبھی یہ اشتہار بھی شائع کیا کہ بخاری میں جو نماز لکھی ہے وہ صحیح نہیں ہے، اور ہم اس کے مطابق نماز نہیں پڑھتے۔ کہیں بھی اس طرح کا اشتہار شائع نہیں کیا۔ اعتراض صرف حنفیوں کے خلاف ہوتا ہے۔

پہلے آپ حضرات کے سامنے مولانا نے اپنے بڑے علماء کو چھوڑا تھا لیکن اب مولانا امام بخاری کو بھی چھوڑ چکے ہیں، اور فرمار ہے ہیں کہ امام بخاری جو حدیث صحیح سند سے بیان کریں گے وہ تو میں مانوں گا دوسرے نہیں۔ انہوں نے یہ بات تسلیم کر لی کہ صحیح بخاری میں بھی ایسے مسائل ہیں جو قرآن کی صریح آیتوں کے خلاف ہیں۔

ترجمہ۔ امام بخاری باب باندھتے ہیں جب نمازی کی پشت پر گندگی یا مردار ڈال دیا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (پھر اس باب کے تحت فرماتے ہیں) کہ حضرت ابن عمرؓ جب اپنے کپڑے میں خون دیکھتے اور وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تو اس کو اتار دیتے اور نماز پڑھتے رہتے۔ اور ابن مسیب اور شعبی فرماتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑھ رہا اور اس کے کپڑوں میں خون یا جنابت ہو یا غیر قبلہ کی جانب نماز پڑھی ہو، اور پھر اس نماز کے وقت میں پانی کو پالے تو نماز نہ لوٹائے۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيآت اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادی له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له ونشهد ان محمد عبده ورسوله

مولانا نے فرمایا ہے کہ حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو تلقی بالقبول حاصل ہے۔ یہ ثابت کریں۔ نیز ہم استقبال قبلہ کو بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

**اذا قمتم الى الصلوٰة احسنوا الوضوء ثم استقبلوا القبلة.**

دوسری جگہ رسول اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں۔

**لا يقبل الله الصلوٰة بغير طهور.**

دوسری جگہ فرمایا کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو وضو کرلو۔ اسی طرح قرآن پاک میں ہے۔

**﴿خذوا زينتكم عند كل مسجد﴾.**

کہ ہر نماز کے وقت اپنی زینت کو لو۔ اور زینت کپڑے ہیں۔

باقی بخاری، مسلم کی بات، تو ثابت کریں کہ امام بخاری نے کہاں لکھا ہے؟ جو لکھا ہے ان کے پاس صحیح حدیث ہے۔

**اتفق الامة على صحة كتابيهما.**

ان دونوں کی کتابوں کی صحت پر امت کا اتفاق ہے۔ اور ان دونوں کی احادیث پر عمل کرنا

بھی واجب ہے۔ بات پھر وہی آ گئی میں کہتا ہوں کہ امام بخاری نے جو احادیث نقل کی ہیں وہ بات ہیں۔ آگے انہوں نے انسان ہونے کی وجہ سے کوئی اجتہاد کیا ہو، تو انسان ہونے کی صورت میں غلطی ہو سکتی ہے۔ جب امام شافعیؒ سے غلطی ہو سکتی ہے، امام ابوحنیفہؒ سے غلطی ہو سکتی ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے غلطی ہو سکتی ہے۔

تو امام بخاری کی وہ بات حجت نہیں ہے، جیسے اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی بات حجت ہے، ایسے امام بخاری کی بات حجت نہیں ہے۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ و کفٰی و الصلوۃ و السلام علی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد۔

میرے دوستو اور بزرگو! مولانا نے وثیابک فطھر سے استدلال فرمایا ہے۔ میں نے پوچھا کیا کسی نے اس آیت کا شان نزول یہ بتایا ہے؟ مولانا نے یہ پھر ثابت نہیں کیا۔ اب جو کپڑوں کے پاک ہونے کا مفہوم بیان کیا ہے کہ نیچے گوبر ہو اور اوپر او جھری ہو یہ کپڑوں کے پاک ہونے کا مفہوم مولانا بیان فرما رہے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ ہمارا بخاری سے کیا واسطہ۔ پہلے مولانا فرماتے تھے کہ فقہ سے ہمارا کیا واسطہ؟ اب فرما رہے ہیں بخاری سے ہمارا کیا واسطہ۔ اگر مولانا کی سمجھ کے مطابق امام بخاری قرآن کو بھی نہیں سمجھ پائے تو پھر ان کی احادیث کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے؟ ایک طرف یہ کہنا کہ امام بخاری کی بہت زیادہ تحقیق ہے اور دوسری طرف یہ کہنا کہ ہمیں بخاری سے کوئی واسطہ نہیں۔ (چہ معنی دارد) اب آپ اندازہ لگائیں کہ دعویٰ اہل حدیث ہونے کا ہے اور امیر المؤمنین فی الحدیث کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کیا آج سے پہلے مولانا نے اس قسم کی تقریریں فرمائی تھیں کہ ہمارا بخاری سے کوئی واسطہ نہیں؟ اس سے پہلے تو لوگوں کو یہی بتایا جاتا تھا کہ یہ ہدایہ پر عمل کرتے ہیں اور ہم بخاری پر عمل کرتے ہیں۔ آج مولانا نے بتا دیا کہ صحیح بخاری میں نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیچے گوبر ہو اوپر او جھری ہو اور اندر وہ بیر جتنی جگہ چھپی ہوئی ہو تو

صحیح بخاری کے مطابق نماز ہو جاتی ہے۔ اور اب ان کی حدیثوں سے اس نے ثابت کیا ہے۔

پھر مولانا نے غلط مبحث کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ نبی ﷺ کے ایک صحابی کو قرآن نے معاذ اللہ فاسق کہا ہے۔ اب دیکھیں پہلے اپنے علماء کو چھوڑا، پھر کہا بخاری سے واسطہ نہیں ہے، اب اللہ کے نبی کے ایک صحابی کو قرآن کی ایک آیت پڑھ کر فاسق ثابت کیا ہے۔ یہ مولانا کی قرآن دانی ہے اور مولانا یہ سمجھ رہے ہیں کہ جو قرآن میں سمجھا ہوں اور کسی نے نہیں سمجھا۔

پھر مولانا نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ کے نبی ﷺ فرمائیں گے ہم اس پر عمل کریں گے۔ اونٹوں کے پیشاب پینے کا حکم صحیح بخاری میں ہے۔ اشربوا من ابوالها والبانها. مولانا یہ حدیث صحیح سند سے مروی ہے۔ اس کو آپ فرض سمجھتے ہیں یا نہیں؟ آپ کے نزدیک چونکہ واؤ ترتیب کے لئے ہوتی ہے اس لئے آپ کے ہاں اس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ جب تک کوئی انسان اونٹوں کا پیشاب نہ پی لے اس وقت تک دودھ پینے کی اجازت نہیں۔ اب مولانا مجھے بتائیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کی کس حدیث میں ہے کہ اللہ کے نبی کا یہ تو حکم ہو اور فرض نہ ہو اور دوسری طرف کوئی فعل مل جائے تو فرض مان لیں۔

کبھی مولانا فقہاء کی اصطلاحات کو مان لیتے ہیں کبھی انکار کر دیتے ہیں۔ اب یہاں تک تو وہ باتیں تھیں جو نماز سے پہلے کی باتیں تھیں۔ اور میں نے مولانا سے پھر مطالبہ کیا تھا کہ مولانا وہ حدیث پیش کریں کہ جس میں ہو کہ زنا حقیقی پر حد ہے اور مجازی پر حد نہیں۔ مولانا پر یہ میرا مطالبہ قرض ہے۔ میں پھر یہ عرض کروں گا کہ آپ اس پر حد ہونا حدیث سے ثابت کریں۔ مولانا نے فرمایا کہ اللہ اکبر فرض ہے، ہمارے علماء اس کو واجب کہتے ہیں۔ اگر فرض کا لفظ حدیث میں دکھا دیں۔ یہ کہیں بھی نہیں آیا کہ اگر کوئی اللہ اکبر نہ کہے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ مولانا یہ ثابت کریں۔ آخر مسئلہ تو دونوں سے حل ہوگا کہ یہ چیز چھوڑنے سے نماز ہوتی ہے اور اس سے نہیں۔ کپڑا اگر اتنا ہو تو نماز ہو جاتی ہے اور اگر اتنا ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ اگر مولانا اس کو سنت سمجھتے ہیں تو مولانا یہ لفظ حدیث سے دکھائیں۔

اور پھر یہ کہ اللہ اکبر اونچی کہنا چاہئے یا آہستہ کہنا چاہئے۔ کیونکہ مولانا کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ سارے فرائض حدیث میں ہیں۔ مولانا یہ بتائیں کہ امام کے پیچھے اللہ اکبر اونچی کہنا یا آہستہ کہنا فرض ہے یا سنت ہے؟ اور اکیلے آدمی کے لئے اللہ اکبر آہستہ کہنا فرض ہے یا سنت ہے؟ اگر اس بارے میں صراحتاً حدیث نہ ملے تو ہم حدیث معاذ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے مجتہد کی طرف جانے کے حق دار ہوں گے۔ دارمی شریف میں موجود ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں اعلان کیا کہ میں سب سے پہلے مسئلہ کتاب اللہ سے لوں گا۔ اگر کتاب اللہ سے مسئلہ نہ ملا تو سنت سے، اگر سنت سے نہ ملا تو اجتھد برائی یہ تلقی بالقبول دور صدیقی میں ہوئی ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو خط لکھا کہ پہلے مسئلہ کتاب اللہ سے لو، اگر اس سے نہ ملے تو سنت رسول اللہ ﷺ سے اور اگر اس میں نہ ملے تو اجتہاد کرو۔ یہ تلقی بالقبول دور فاروقی میں ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقوال بھی موجود ہیں کہ پہلے مسئلہ کتاب اللہ سے، پھر سنت رسول اللہ سے، پھر اجتہاد سے۔

نسائی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت موجود ہے، وہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں مسئلہ کتاب اللہ سے لوں گا، اگر اس میں نہ ملے تو سنت رسول اللہ ﷺ سے، اگر اس میں نہ ملے تو جس پر صاحبین کا اتفاق ہو جائے۔ اگر پھر بھی نہ ملے تو اجتہاد کروں گا۔

علامہ ابن قیم اعلام الموقعین میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور حدیث صحیح کی ایک تعریف یہ بھی ہے

**الصحیح ما تلقته الامة بالقبول وان لم یکن اسناده صحیح.**

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کسی ایک نے بھی اس کا انکار نہیں کیا، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں کسی ایک نے بھی اس حدیث کا انکار نہیں کیا۔ میں مولانا سے عرض کروں گا کہ نماز سے پہلے جتنی باتیں ضروری ہیں وہ ہمیں صراحتاً دکھائیں۔ یہ اشتہار میرے ہاتھ

میں ہے اس میں لکھا ہے خذوا زینتکم عند کل مسجد کا معنی ہے کہ رفع یدین کرنی چاہئے۔ عجیب بات ہے کہ اس قول کو تو یہ امت کی طرف منسوب کر رہے ہیں اور اب جو معنی بیان کیا ہے اس کے بارے میں واضح کریں کہ یہ معنی کہاں سے لیا ہے۔ ایک ہی آیت ہے اس میں لکھا ہے کہ اس کا معنی ہے رفع یدین کرو، اب مولانا نے اس کا معنی یہ کیا ہے کہ کپڑے پہنا کرو۔ پھر یہ بھی اس آیت سے ثابت نہ کیا کہ کپڑے کہاں تک ہوں۔

پھر مولانا نے فرمایا جو فعل حضرت ﷺ نے کیا کر لیا کرو۔ مولانا نے جو کہا کہ یہ فرض ہے یہ سنت۔ پہلے فرض اور سنت کی تعریف ہونی چاہئے۔ ہم نے یہ تعریف فقہاء سے لی ہے آپ یہ تعریف حدیث سے بیان کریں۔

میرے دوستو اور بزرگو، بات تو چھوٹی سی تھی کہ کیا مقتدیوں کا اللہ اکبر آہستہ آواز سے کہنا ثابت ہے یا نہیں؟۔ مقتدی اللہ اکبر آہستہ کہیں یہ حدیث ہے یا نہیں؟۔ مولانا یہ حدیث تو پیش نہیں فرماتے کبھی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی غلطیاں دکھاتے ہیں، کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی غلطیاں بتاتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی غلطیاں بتانے سے کیا یہ مسئلہ ثابت ہو جائے گا؟۔ کہ مقتدی آہستہ آواز سے اللہ اکبر کہا کریں۔ مولانا کیوں ادھر ادھر جا رہے ہیں۔

میں مولانا سے عرض کروں گا کہ اگر آپ صحابہ رضی اللہ عنہم کی غلطیاں نہ بھی بتائیں تو بھی آپ نماز ثابت کر سکتے ہیں یا نہیں؟۔ ان کی غلطیاں بتانے سے کیا آپ کو ثواب ملے گا؟۔ آپ ان لوگوں کا دین خراب کر رہے ہیں ان کو کیوں سناتے ہیں ان کی غلطیاں؟۔

آپ نے ایک بات اچھی فرمائی کہ زہری کو متقدمین نے اچھا فرمایا اور متأخرین نے جرح کی۔ متقدمین کے مقابلے میں ہم متأخرین کی بات نہیں مانتے ہیں۔

میں آپ سے یہی کہوں گا کہ آپ متقدمین کا اجتہاد مان لیں آپ متأخرین ہیں، ہمارا آپ کا جھگڑا ہی یہ ہے۔ اور پھر دوسری طرف دیکھئے۔ ایک طرف تو آپ نے یہ فرمایا کہ صرف

متقدمین کی بات مانی جائے گی۔

پہلے کہا کرتے ہیں کہ صرف دو دلیلیں ہیں ایک قرآن، ایک حدیث۔ اب دلیل اور بن گئی ایک قرآن ایک حدیث، ایک متقدمین۔ اسکے بعد میں پوچھتا ہوں کہ کیا مولانا جلال الدین متقدمین میں سے ہیں، کہ ان کی بات آپ نے پیش کی ہے۔ یہ تو آپ کو جاننا چاہئے تھا۔

بات یہی ہے کہ جیسا کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا تھا کہ بدعتی کی نشانی یہ ہے کہ جو اس کی خواہش کے مطابق بات کہے تو اس کو مان لے۔ وہ متقدمین میں سے ہو یا کسی اور سے ہو۔ اور جو اس کی خواہش کے خلاف بات کرے اس کی بات کو نہ مانے۔ خواہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات ہو۔

میں پوچھتا ہوں کہ کیا جلال الدین کی بات حجت ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ما ... یاں انکار ہا ہے۔ معاذ اللہ۔ مولانا کم از کم عقل سے ہی کام لے لیں تا کہ پتا چلے کہ آپ کسی اصول پر بات کرر ہے ہیں۔ ابن حجر کا قول نقل کر دیا وہ تو مولانا کے لئے حجت بن گیا کہ صحیحین میں جتنی تدلیس ہے، وہ ساری سماع پر محمول ہے۔ لیکن وہی ابن حجر لکھ رہے ہیں تقریب التہذیب میں، وہاں ابن حجر کی بات حجت کیوں نہیں۔ مولانا ابن حجر اگر واقعی محقق ہے، تو اس کی دونوں باتوں کو مانو۔

دیکھو ابھی نماز کا پہلا مسئلہ شروع ہے کہ ہاتھ کہاں تک اٹھانے ہیں؟۔ مولانا آپ ایسے شخص کی روایت کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے جس کو کوئی شیعہ کہتا ہے، کوئی زنا کار کہتا ہے، کوئی لالچی کہتا ہے۔ آپ کیا پورے ذخیرہ حدیث سے کسی اہل سنت محدث سے ایک حدیث بھی نہیں پڑھ سکتے۔

اٹھکر مولانا نے فرمایا کہ راوی اگر بدعتی بھی ہو تو اس کی بات مانی جائے گی۔ مولانا یہاں بھی آپ نے اصول توڑا۔ صحیح مسلم کا مقدمہ اٹھا کر دیکھیں کہتے ہیں، پہلے اسناد کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا تھا، اب سند کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے تا کہ بدعتی کی روایت نہ لی جائے۔ سند کی ضرورت اس لئے پڑی کہ بدعتی کی روایت اب نہیں لیں گے۔ متقدمین کا فیصلہ یہ ہے کہ بدعتی کی روایت اب نہیں لی جائے گی۔ اور آپ نے یہاں متقدمین کے فیصلے کو توڑا ہے۔

صحیح مسلم کا مقدمہ اٹھا کر دیکھیں وہ کہتے ہیں کہ بدعتی کی روایت نہیں لی جائے گی۔ [1]

اس کے بعد آپ نے فرمایا ہے کہ امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ بخاری، مسلم کی حدیث پر عمل کرنا واجب ہے۔ وہ اجماع کس دور میں ہوا مجھے اس کا پتا چلنا چاہئے اور کیا واقعی قرآن، حدیث کے بعد چوتھی، پانچویں صدی۔ مجھے بتائیں کہ کون سی صدی کی کس کتاب میں کس نے اس اجماع کا ذکر کیا ہے۔ تا کہ میں بتاؤں کہ اس نے پھر کسی دوسرے اجماع کا بھی ذکر کیا ہے یا نہیں۔

کہیں یہاں بھی وہی بات تو نہیں کہ اس کی فلاں بات حجت ہے فلاں نہیں۔ اس لئے کہ وہ میری مرضی کے مطابق نہیں ہے۔ ابن صلاح نے کیا اور بھی کچھ کہا ہے یا نہیں؟۔ آپ یہ بھی بتائیں کہ بیس رکعت تراویح پر صحابہ کا اتفاق کرنا تو حجت نہیں ہے۔ طلاق ثلاثہ پر صحابہ کا اجماع ہو جائے تو حجت نہیں۔ امام ابوحنیفہ کی افضلیت پر امت کا اجماع ہو جائے تو وہ حجت نہیں۔ آئمہ اربعہ کی تقلید پر امت کا اجماع ہو جائے تو وہ حجت نہیں۔ لیکن یہ اجماع اتنا ضروری کیوں ہو گیا ہے۔ کہ اس کو بدعتی کہا جاتا ہے اور صحابہ کا اجماع چھوڑنے والا بدعتی نہیں۔ امت کا اجماع چھوڑنے والا بدعتی نہیں۔ خیر القرون کا اجماع چھوڑنے والا بدعتی نہیں، لیکن چھٹی صدی کا جو اجماع ہے کہتے ہیں اس کو چھوڑنے والا بدعتی ہے۔ مولانا یہ بات آپ مجھے دلیل سے سمجھائیں۔

جب آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی غلطیاں نکالتے ہیں تو شاہ ولی اللہ کا نام کیوں لیتے ہیں۔

(۱) عن ابن سيرين قال لم يكونوا يسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالكم فينظر الى اهل السنة فيؤخذ حديثهم وينظر الى اهل البدع فلا يؤخذ حديثهم. (مسلم ص ۱۱)

قال ابن حجر في تقريب التهذيب محمد بن سيرين الانصاري ابو بكر بن ابي عمرة البصري ثقة ثبت عابد كبير القدر كان لا يرى الرواية بالمعنى من الثالثة مات سنة عشر ومائة.

آپ کہتے ہیں کہ بخاری کا قول حجت ہے۔ اگر اس کی سند حضور ﷺ تک ہو تو پیش فرمائیں اگر نہیں تو پھر آپ کیوں کہتے ہیں کہ بخاری کا قول حجت ہے؟۔

آپ ساری امت کو کیوں بدعتی قرار دے رہے ہیں؟۔ امام مسلم نے صحیح مسلم میں ایک حدیث بھی امام بخاری سے نہیں لی۔ کیا آپ اس کو بدعتی کہیں گے؟۔ امام مسلمؒ نے مقدمہ مسلم میں امام بخاریؒ کی طرف اشارہ کر کے بتایا ہے کہ منتحلی الحدیث کیا آپ امام مسلم کو بدعتی کہیں گے؟۔ امام ابو داؤدؒ نے ساری ابو داؤد میں ایک حدیث بھی امام بخاریؒ سے نہیں لی کیا آپ امام ابو داؤد کو بدعتی کہیں گے۔ ابن ماجہ میں امام ابن ماجہؒ نے ایک حدیث بھی امام بخاریؒ کی سند سے نہیں لی، کیا آپ ان کو بدعتی کہیں گے؟۔ امام دارقطنی، آپ راوی کہتے ہیں وہ دجال کہتا ہے۔ کیا آپ دارقطنی کو بدعتی کہیں گے؟(1)۔ حاکم نے مستقل کتاب لکھی ہے، جس میں صحیحین پر استدراک کیا ہے۔ کیا یہ سارے بدعتی ہیں؟۔ ابو ولید الباجی نے مستقل کتاب لکھی ہے، "کتاب التعدیل و التجریح فیھا روی البخاری عنما فی الصحیح"۔ کیا ابو الولید مالکی اتنا بڑا محدث، کیا اس کو آپ بدعتی کہیں گے۔

شیخ الاسلام علامہ ابن ہمامؒ نے صاف لکھا ہے کہ یہ جو کہتا ہے کہ صحیحین کی روایتیں قابل ترجیح ہیں محض تحکم ہے۔ کیا آپ امام ابن ہمام کو بدعتی کہیں گے؟۔ آپ نے جو بات بیان فرمائی نہ

---

(1)۔ امام دارقطنی شافعی نے اس کی ۲۱۸ روایات پر اعتراض کیا ہے اور مستقل کتاب الالزامات والتتبع تحریر فرمائی ہے۔ امام بخاریؒ کی تاریخ الکبیر ان کے استاد امام ابو حاتم نے خطاء البخاری لکھی ہے جس میں ۷۰ غلطیاں نکالی ہیں۔ امام بخاریؒ نے ۴۳۰ ایسے راویوں سے روایت لی ہے جن سے امام مسلمؒ نے روایت نہیں لی اور امام مسلمؒ نے ۶۲۰ ایسے راویوں سے روایت لی ہے جن سے امام بخاریؒ نے روایت نہیں لی۔ امام ابو داؤدؒ، امام ابن ماجہؒ نے ان سے کوئی حدیث نہیں لی۔ امام نسائیؒ نے صرف ایک حدیث باب الفضل والجود فی شہر رمضان میں لی ہے۔ امام ترمذیؒ نے ان سے حدیث لی ہے مگر بہت کم۔

یہ قرآن کی آیت ہے، نہ نبی ﷺ کی بات ہے، بعد والوں کے اجماع کا بتاتے ہیں جس میں نہ دار قطنی شامل ہوتا ہے، نہ امام بخاری نے بھی یہ نہیں کہا کہ میری ہر ہر روایت قابل عمل ہے۔

میں پہلے واضح کر چکا ہوں کہ امام بخاری روایت نقل کرتے ہیں کہ کتا اگر برتن میں منہ ڈال جائے تو پانی گرا دیا جائے، برتن دھویا جائے۔ پھر آگے خود لکھتے ہیں کہ جب تک رنگ، بو، ذائقہ تبدیل نہ ہو پانی پاک ہے۔

اب امام بخاری اس حدیث پر عمل نہیں کر رہے پھر اگر ان حدیثوں پر عمل واجب ہے تو امام بخاری پر بھی عمل واجب ہے یا نہیں؟۔ اسی طرح امام بخاری کی کافی حدیثیں ایسی ہیں جن کو آپ مان نہیں رہے، جن پر آپ عمل نہیں کر رہے۔ (1)

میں پھر عرض کر رہا ہوں کہ یہ جو بات ہے اس بات میں آپ پوری وضاحت فرمائیں۔ آپ کہتے ہیں کہ فیض عالم صدیقی بکواس کرتا ہے، میں اس کی بات نہیں مانتا۔ وہ آپ کی بات نہیں مانتا، آپ اس کی نہیں مانتے۔ لیکن چونکہ وہ لکھتا ہے کہ میں اہل حدیث ہوں۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ بخاری کا یہ حال ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ۔

> ہمارے امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں جو کچھ درج فرمایا وہ صحیح اور لا ریب ہے، خواہ اس سے اللہ کی الوہیت، انبیاء کرام کی عصمت، ازواج مطہرات کی طہارت کی فضائے بسیط میں دھجیاں بکھرتی چلی جائیں۔ کیا امام بخاری کی ایسی تقلید نہیں جس طرح مقلدین کی تقلید ہوتی ہے۔

وہ کہتا ہے کہ۔

(1)۔ جن احادیث پر غیر مقلدین عمل نہیں کرتے انہیں "انوارات صفدر" میں نقل کر دیا ہے۔ من شاء فلیطالع

بخاری نے خدا کو معاف نہیں کیا نبیوں کی توہین کی ہے۔ ازواج مطہرات کی

توہین کی ہے صحیح بخاری میں۔

آپ یہ بتائیں کہ اس کے خلاف آپ نے کیا کیا ہے۔ کتنے اشتہار شائع کئے ہیں۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره. اما بعد:

میں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اذا كبر فكبروا. کہ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ تو امام سے اللہ اکبر اونچی آواز سے ثابت ہوا اور صحابہ ؓ سے آہستہ آواز سے ثابت ہوا۔ آپ ﷺ نے اونچی آواز سے اللہ اکبر کہا، اور مقتدی کے لئے آہستہ تھا۔ آپ یہ بتائیں کہ امام مقتدی کے لئے آہستہ نہیں تھا تو اور کیا تھا؟۔

دوسری بات مولانا نے یہ فرمائی ہے محدثین کا نام لے کر کہ فلاں نے یہ کہا ہے، فلاں نے یہ کہا ہے۔ محدثین نے جو امام بخاری کے راویوں پر اعتراض کیا ہے، وہ بے جا اعتراض ہے امام بخاریؒ یا ان کے راویوں پر تنقید نہیں کی ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہؒ کی افضلیت پر امت کا اجماع ہو گیا ہے۔ ہم نے کب افضلیات کا انکار کیا ہے۔ ہم امام ابوحنیفہؒ کی فضیلت کے، ان کی فقہ کے قائل ہیں۔ اور امام ابوحنیفہؒ کی جو بات قرآن وحدیث میں ہے وہ حجت ہے۔ ہم امام ابوحنیفہؒ کو مانتے ہیں۔ باقی یہ کہ تقلید پر اجماع ہوا ہے اس کو کیوں نہیں مانتے۔ ہم کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ کی کتاب کی حجیت پر اجماع ہو چکا ہے۔ اس کو ہم مانتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کی تقلید پر اجماع کب ہوا ہے کس نے کیا ہے؟۔

باقی آپ نے یہ جو فرمایا ہے کہ حافظ ابن حجرؒ نے اس کو ناصبی کہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہی حافظ ابن حجر جس کو ناصبی کہتے ہیں وہ آپ کو بتا گئے ہیں کہ اس سے حدیث لینا ٹھیک ہے، اور ایسے شخص جس پر ناصبیت کا دھبا لگا ہوا ہو۔ ایسے شخص سے روایت کرنا جائز نہیں ہے۔

اور آپ ہی کہہ رہے تھے کہ یہ نقد و جرح کے ماہر ہیں تو ہم ان کا قول پیش کر رہے ہیں۔

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں تقلید پر خیر القرون میں اجماع ہوا ہے۔ خود فرماتے ہیں کہ میں تقلید نہیں کرتا۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ و کفیٰ و الصلوۃ و السلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد.

مولانا نے فرمایا ہے کہ میں نے وہ حدیث پیش کر دی ہے کہ مقتدی اللہ اکبر آہستہ کہےاور حدیث کیا پیش کی ہے اذا کبر فکبروا ۔اس کا معنی مولانا یہ کرتے ہیں کہ اے مقتدیو، کہ جب امام اونچی اللہ اکبر کہےتو تم آہستہ اللہ اکبر کہو۔ مولانا نے یہی معنی کیا ہے۔

لیکن اس میں نہ تو کوئی ایسا لفظ ہے جس کا معنی اونچی اللہ اکبر ہو، نہ ہی ایسا لفظ ہے جس کا معنی آہستہ اللہ اکبر ہو۔ مولانا آپ نے اشتہار میں جو شرط لکھی ہے کہ حدیث صحیح ہو، صریح ہو، غیر مجروح ہو مرفوع ہو قطعی الدلالت ہو۔ یہ نہ صحیح ہے، نہ قطعی الدلالت ہے، پھر انہوں نے قولوا کا معنی کیا ہے، آہستہ کہو۔ جبکہ امام بخاری تو قولوا کا معنی جہر کر رہے ہیں۔ قولوا آمین آپ اس کا معنی کیسے آہستہ کرتے ہیں؟۔ یہاں بھی آپ امام بخاری کو چھوڑ گئے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں بخاری کو نہیں مانتا جب بخاری کو معنی بیان کرنے کا حق نہیں تو آپ کو معنی بیان کرنے کا حق کس نے دیا ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ بخاری مسلم کی صحت پر اجماع ہے۔ میں نے کہا تھا کہ بات سیدھی سی ہے کہ یہ بتائیں کہ یہ اجماع کس زمانے میں ہوا۔ تاکہ انہی لوگوں کا میں دوسرا اجماع بھی دکھاؤں، لیکن مولانا وہ نہیں دکھا سکے۔ اور نہ مولانا دکھائیں گے۔ مولانا آٹھویں یا ساتویں صدی کی کتاب دکھائیں گے۔

انہوں نے امام تیمیہؒ کی کتاب پیش کی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب یہ چیزیں نہیں تھیں اس

وقت بھی لوگ مسلمان تھے۔ منکرین حدیث بھی یہ کہتے ہیں کہ جو اسلام بخاری، مسلم سے پہلے تھا ۔ نہ کوئی بخاری پڑھتا تھا، نہ کوئی مسلم پڑھتا تھا وہ اسلام جو ہے وہ صحیح ہے، یہ بعد والا اسلام غلط ہے۔

مولانا آپ جو نامکمل عبارتیں پیش کر رہے ہیں اس کا آپ کو کیا حق ہے؟۔ سیدھی سی بات ہے کہ آپ نے کہا کہ بخاری مسلم کی صحت پر اجماع ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ کس صدی میں ہوا ہے؟۔ کتاب دکھائیں۔ اور یہ بھی کہا کہ ہم جو آج تک کہتے آئے ہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی ہی بات مانتے ہیں اب یہ کہیں کہ ہم چھٹی، ساتویں صدی کے لوگوں کی بات بھی مانتے ہیں۔ اور اتنا مانتے ہیں کہ ان کے کہنے پر اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث کو بھی رد کر سکتے ہیں۔

آٹھویں صدی کا آدمی اگر یہ کہہ دے کہ یہ حدیث ضعیف ہے تو آپ چھوڑ دیں گے؟۔ اگر وہ یہ کہہ دے کہ یہ صحیح ہے تو آپ مان لیتے ہیں آپ تو آٹھویں صدی کے لوگوں پر ایمان رکھتے ہیں اور لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ ہم قرآن و حدیث کو مانتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ جو تقلید کرتا ہے ایمان میں کہ اگر وہ مومن رہا تو میں مومن رہوں گا۔ اگر وہ کافر ہو گیا تو میں بھی کافر ہو جاؤں گا۔ ہم کب ایسی تقلید کرتے ہیں کہ اگر کافر ہو جائے تو ہم کافر ہو جائیں گے۔

مولانا نے کہا کہ تقلیدی ایمان مقبول نہیں ہے۔ میں مولانا سے پوچھتا ہوں کہ اس دور میں ہزار میں سے دو مسلمان بھی ایسے نہیں ہیں جو کافر کے سامنے اپنے ایمان کو دلائل سے ثابت کر سکیں، جس دلیل کو کافر بھی مانتا ہو۔ صرف اس لئے مسلمان ہیں کہ مسلمان کے گھر میں پیدا ہوئے، ماں باپ نے ان کا نام مسلمانوں والا رکھ دیا۔ کسی نے ان کے سامنے اسلام کی حقانیت کے دلائل بیان نہیں کئے۔ کیا وہ سارے کافر ہیں؟۔

آپ کے نزدیک تو آپ پہلے کفر ایمان کا فیصلہ کریں اور اگر ان لوگوں کے تقلیدی ایمان کو آپ مانتے ہیں تو پھر فروعی مسائل میں آپ کو تقلید کا انکار کرنے کی ضرورت کیا پڑی ہے؟۔

اسی طرح میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ایک عیسائی یہاں آتا ہے اس کا نام رحمت مسیح

ہے وہ آ کر کہتا ہے کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں، لیکن اسلام کی سچائی کی کوئی دلیل اس نے نہیں مانگی نہ آپ ہی دلیل بیان کرتے ہیں۔ آپ اسے کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتے ہیں اور اس کا نام رحمت مسیح کی بجائے رحمت اللہ رکھ دیتے ہیں۔

اب ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جب آیا تھا تو وہ کافر تھا، جب گیا ہے تو مسلمان ہو کر گیا ہے۔ لیکن آپ نے جو مسئلہ کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ آیا تھا تو اکہرا کافر تھا، جب وہ گیا ہے تو دوہرا کافر ہو کر گیا ہے۔ کیونکہ اس نے کفر کو چھوڑا تو تقلیداً چھوڑا، کسی دلیل سے نہیں چھوڑا۔ ایمان قبول کیا تو تقلیداً کیا، کسی دلیل سے نہیں کیا۔ اس لئے ڈبل کافر ہو گیا۔

مولانا آپ یہ باتیں نقل کر کے جس پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں کہ مقتدی کے آہستہ آواز سے اللہ اکبر کہنے کی حدیث مجھے نہیں ملتی۔ اب کبھی آپ کسی کے در پر جا پڑتے ہیں، کبھی کسی کے در پر یہ پہلی بات ہے۔ پھر میں پوچھتا ہوں آخر آپ ناصبی کی اس حدیث پر کیوں آ گئے ہیں اور میں نے یہ بات کہی تھی کہ مسلم کے مقدمہ میں ابن سیرین فرماتے ہیں جو کہ متقدمین میں سے ہیں انہوں نے اجماع نقل کیا ہے۔ کہ بدعتی کی روایت نہیں لی جائے گی۔ ان کے مقابلے میں جو تابعین تبع تابعین ہیں آپ کے لئے نہ متقدمین حجت ہیں نہ متاخرین حجت ہیں۔ آپ کے لئے حجت قرآن وحدیث ہے۔ اگر اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ بدعتی کی روایت حجت ہے، تو پیش کریں۔

آپ اللہ، رسول کا نام برکت کے لئے لیتے ہیں۔ بات صرف کرتے ہیں متقدمین اور متاخرین کی۔ اور آپ نے یہ کہا ہے کہ ابوالولید الباجی نے لکھا ہے۔ کہاں لکھا ہے؟۔ انہوں نے تو اس بات کی تردید کی ہے۔ حاکم نے باقاعدہ اس پر استدراک کیا ہے، دارقطنی نے باقاعدہ اعتراض کیا ہے اس پر۔

پھر آپ کا یہ کہنا کہ اس میں یہ لکھا ہے کہ بخاری پر جو جرح کی گئی ہے وہ غلط ہے۔ یہ بالکل غلط ہے، مسلم نے کیوں حدیث نہیں لی۔ کیا امام بخاریؒ اس قابل نہیں تھے کہ مسلمؒ ان سے

حدیث لیتے۔امام مسلمؒ نے کبھی نہیں کہا کہ بخاری پرعمل کرنا واجب ہے۔امام ترمذی نے کبھی نہیں کہا کہ بخاری پرعمل کرنا واجب ہے۔اور پھر کس صدی میں اس بات پر اجماع ہوا ہے۔ یہ دکھائیں۔

پھر یہ بھی میں نے پوچھا تھا کہ یہ بتائیں کہ خیر القرون کا اجماع تو حجت نہ ہو اور بعد والوں کا حجت ہو جائے یہ دکھائیں۔خیر القرون کا اجماع کہ بدعتی کی روایت مقبول نہیں یہ حجت نہ ہو،اور بعد والوں کا حجت ہو جائے۔یہ آپ اپنی خواہش پر چل رہے ہیں۔متقدمین نے اگر آپ کی خواہش کے مطابق بات کر دی تو اس کو مان لیا۔متاخرین نے کر دی تو اس کو مان لیا۔لیکن لوگوں کو کہا کہ ہم قرآن وحدیث کو مانتے ہیں۔

اور لوگوں کو بتا دیا کہ امام ابوحنیفہؒ ہے تو مجتہد لیکن مسئلے قرآن وحدیث کے خلاف بتاتا ہے۔اس لئے ہم نہیں مانتے۔ابوبکرؓ کی غلطیاں بتاتے ہیں عمر فاروقؓ کی غلطیاں بتاتے ہیں۔یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ آپ کو وہ صریح حدیث نہیں ملی اور نہ آپ دکھا سکتے ہیں کہ مقتدی اللہ اکبر آہستہ کہے۔اور آہستہ کے لئے جو لفظ عربی میں ہے وہ آپ پہلے بیان کریں گے اور وہ لفظ مجھے آپ حدیث میں دکھائیں گے۔ادھر ادھر کی باتیں کرنے سے یہ مسئلہ ثابت نہیں ہوگا۔

جب تک آپ یہ مسئلہ صریح حدیث میں نہ دکھائیں گے۔ابھی تو آپ اللہ اکبر سے آگے نہیں چل رہے ابھی تو ساری نماز پڑی ہے آج دنیا دیکھ رہی ہے کہ حدیث کا نام لینے والے پہلی حدیث پر ہی تھک چکے ہیں۔اگر آپ یہ کہہ دیں کہ اس ناصبی کی روایت کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی حدیث نہیں ہے، پھر تو ہم کہیں گے کہ چلو کسی درجہ میں ہی سہی اب امام ابوحنیفہؒ کی تقلید نہ سہی، آپ نے ناصبی کی بات مان لی۔

لیکن اتنا اہم مسئلہ ہے اور کیا وجہ ہے کہ اس کا راوی ناصبی کے علاوہ پوری امت میں اور کوئی نہیں ملتا۔

سوال یہ ہے کہ مقتدی اللہ اکبر آہستہ آواز سے کہتے ہیں کیا اس پر دلیل ہے؟۔ مولانا ابھی تک ایک حدیث بھی جو قطعی الدلالت اور صریح ہو پیش نہیں کر سکے۔ اور یہ جو مولانا نے کہا کہ دار قطنی کا نام لیا تھا، نسائی کا نام لیا تھا۔ مولانا نسائی سے یہ قول ثابت کریں۔ کہ نسائی نے یہ قول بیان کیا ہو ساری نسائی میں امام بخاری سے امام نسائی نے ایک حدیث لی ہے اور اس کے علاوہ انہوں نے اور کوئی حدیث نہیں لی۔

یہ عجیب بات ہے کہ وہ اس کی صحت پر اجماع امت بھی مانیں اور پھر اس کی حدیث کو لیں بھی نہ۔ اور یہ عبارت خود مجمل ہے، اس میں نسائی کا قول کہاں تک ہے افضل الکتاب کتاب البخاری اگلی بات جو ہے وہ نسائی کی ہے یا کسی کی ہے۔ یہ وضاحت یہاں نہیں ہے۔ مولانا اصل کتاب پیش کریں تا کہ ہم اس کو دیکھیں۔

مولانا احمد علی سہارنپوری کی اس بلا دلیل بات کو ماننا تقلید ہے۔ تو ابو حنیفہؒ کی تقلید کو برا کہنے والے اب احمد علی سہارنپوری کی تقلید کر رہے ہیں اس بخاری کے اندر صفحہ ۱۵۸ پر حاشیہ پر ابن ھمام کا قول لکھا ہے کہ یہ محض تحکم ہے، اور بخاری میں لکھا ہے جو دو قول ہوں ان میں سے آخری کو لینا چاہیے[1]۔ اس لئے اگر یہ بات مولانا احمد علی سہارن پوری کی ہے تو چودھویں صدی کی بات ہے آپ چودھویں صدی کی بات حجت مان رہے ہیں اور امام نسائی کی یہ بات نہیں ہے، نسائی میں دکھائیں کہ نسائی نے کسی جگہ یہ بات لکھی ہوئی ہے۔

اب دیکھیں کہ پوچھا میں نے کہا تھا کہ ہاتھ اٹھانا فرض ہے، واجب ہے، یا سنت۔ پھر میں نے پوچھا تھا کہ کیا مولانا ناصبی کے علاوہ کسی اور راوی سے آپ کی نماز ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں؟۔ اگر ہو سکتی ہے تو دکھائیں۔

(۱) انما یؤخذ بالآخر فالاخر من فعل النبی ﷺ. (بخاری ص ۹۶ ج ۱)

اس کے بعد مولوی صاحب آمین پر پہنچ گئے۔ میں نے کہا تھا کہ بخاری میں تو لوا آمین ہے یہ بخاری میں موجود ہے، بـاب جهر الماموم بالتامين . وہاں تولوا کے سامنے جہر معنی کیا ہے۔ مولانا تولوا سے بھاگ کر قـال الامام پر آگئے۔ پھر مولانا آ نے اذا امـن فـامنو ۔ مولانا آپ نے اذا کبر فکبروا کا معنی کیا تھا کہ امام اونچی اللہ اکبر کہے، مقتدی آہستہ۔ اب اذا امن فـامنـوا کا ترجمہ بھی آپ اسی طرح کریں کہ امام اونچی آواز سے آمین کہے مقتدی آہستہ آواز سے۔ اگر کبروا میں اس کا ترجمہ آہستہ ہوسکتا ہے تو امنوا میں اس کا ترجمہ آہستہ کیوں نہیں ہوسکتا۔

مولانا یہ حدیث کا معنی نہیں ہے بلکہ حدیث کی تحریف معنوی ہے۔ جو آپ لوگ کر رہے ہیں۔ میں نے ہاتھ باندھنے کی حدیث مانگی تھی کہ کیا وہ فرض ہے یا سنت۔ وحید الزمان نے لکھا ہے کہ ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز ہو جاتی ہے۔ وہ کیا صحیح ہے؟۔ تو حدیث پڑھیں اگر نہیں تو اس کے خلاف حدیث پڑھیں۔

مولانا آمین پر پہنچ جاتے ہیں جب آمین کی باری آئے گی تو اس پر بھی بات کریں گے۔ لیکن پہلے آپ نے آہستہ تکبیر والی حدیث سنانی ہے، ایسی حدیث جو قطعی الثبوت ہو، قطعی الدلالت ہو۔ اکیلا آدمی آہستہ تکبیر کہے۔ اس کی حدیث بھی دکھانی ہے۔ نفل میں آہستہ ہے یا اونچی۔ نفل میں اگر آدمی ہاتھ نہ اٹھائے تو نماز صحیح ہے یا فاسد؟۔ اس کی حدیث سنانی ہے۔ ہاتھ اٹھانا سنت ہے یا واجب ہے یا فرض ہے۔ ہاتھ باندھنا فرض ہے یا واجب ہے یا سنت۔ اس کی حدیث سنانی ہے۔

آپ ترتیب سے چلیں آمین پر بھی ان شاء اللہ بات ہو جائے گی۔ یہ جو آپ نے کہا ہے کہ نسائی نے کہا ہے میں یہ تسلیم نہیں کرتا۔ آپ یہ حوالہ نسائی سے دکھائیں امام نسائی نے تو پوری نسائی میں امام بخاری سے صرف ایک حدیث لی ہے۔ امام مسلم نے تو ایک بھی نہیں لی۔ ابن ماجہ نے ایک بھی نہیں لی ابوداؤد نے ایک بھی نہیں لی۔ ترمذی نے دو تین لی ہیں، وہ کیسے اس کو اصح فرماتے ہیں۔

پھر اصح کا معنی بھی آپ دیکھیں ترمذی کتاب النکاح میں ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اجود روایت تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ہے۔ اور عمل دوسری پر ہے۔ (۱)

تو آپ جو اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں نسائی میں یہ بات نہیں ہے۔ میں یہ بات بڑے وثوق کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ مولانا احمد علی سہارنپوری کی عبارت واضح نہیں ہے۔ کہ نسائی کی بات کہاں تک ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ تب ہی ہوگا کہ آپ نسائی سے یہ دکھائیں خود مولانا سہارنپوری فرماتے ہیں ص ۱۵۸ پر ہے۔

وقول من قال اصح الاحاديث ما في الصحيحين ثم من انفرد به البخاري ثم ما انفرد به مسلم ثم ما اشتمل على شرطهما من غيرها ثم ما اشتمل على الشرط احدهما تحكم لا يجوز التقليد فيه.

فرماتے ہیں کہ یہ بات محض تحکم ہے اور ناانصافی کی بات ہے کہ مسلم، بخاری کی روایت زیادہ صحیح ہے بنسبت دوسری کتابوں کے۔ اس میں تقلید جائز نہیں۔ مولانا احمد علی سہارنپوری نے خود یہ نقل فرمادیا۔ خود آپ کہہ رہے ہیں کہ تقلید نہ کریں اور خود ہی احمد علی کی تقلید کر رہے ہیں۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

اصل عبارت یہ ہے۔

قال ابن الهمام في فتح القدير الجواب المعارضه بمافي ابي داؤد عن طاؤس قال سئل ابن عمر عن الركعتين

---

(۱) حديث ابن عباس اجود اسنادا والعمل على حديث عمرو بن شعيب (ترمذی باب ماجاء في الزوجين المشركين يسلم احدهما

قبل المغرب فقال ما رأیت احدا علی عهد رسول الله ﷺ یصلیهما ورخص فی الرکعتین بعد العصر سکت عنه ابو داؤد والمنذری بعده فی مختصره وهذا تصحیح و کون معارضه فی البخاری لا یستلزم تقدیمه بعد اشتراکهما فی الصحة بل یطلب الترجیح من خارج و قول من قال اصح الاحادیث ما فی الصحیحین ثم ما انفرد به البخاری ثم ما انفرد به مسلم ثم ما اشتمل علی شرطهما من غیر هما. ثم مااشتمل علی شرط احدهما تحکم لا یجوز التقلید فیه.

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

اس کا صحیح ترجمہ کر دیں۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

ترجمہ اس کا یہ ہے دیکھیں میں آپ کی دلیل کی نقل کر رہا ہوں یہ میرا ٹائم شمار نہیں ہوگا۔ عدم اشتراک میں اس کی تقدیم لازم نہیں یعنی مانی البخاری کی یہ جو قول اس نے کہا ہے یہ تحکم ہے، یہ ابن ہمام نے کہا۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

لا یجوز التقلید فیه کا ترجمہ کریں۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

ابن ہمام کہتے ہیں کہ اس کی تقلید واجب نہیں ہے۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

جائز نہیں ہے لا یجوز کا معنی یہ ہے۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

جائز نہیں ہے یہ ابن ہمام نے فرمایا ہے۔ جیسے مولانا نے فرمایا تھا کہ تم متاخرین کی بات نہیں مانتے ہو۔ اب یہی بات آپ پر صادق آ گئی ہے کہ ابن حجر وغیرہ، جو ابن ہمام سے بڑے محدثین ہیں ان کی بات نہیں مانتے۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

یہ ابن ہمام سے بڑے محدث نہیں، نہ ہی ان سے پہلے کے ہیں۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

اسی طرح امام رازی وغیرہ نے بھی یہ کہا ہے کہ جب تعارض ہو تو افضلیت صحیحین کی احادیث کو ہے۔ سہارنپوری بھی یہی لکھتے ہیں نیز جب تعارض ہو تو صحیحین کی روایتیں اقدم ہوں گی۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

مولانا سہارنپوری اس قاعدے کو نہیں مانتے۔ وہ بخاری کی روایت کو رد کر رہے ہیں۔ طحاوی کی روایت سے ابن عمر ؓ کی مرفوع روایت سے اور مسند احمد کی روایت سے رد کر رہے ہیں۔ مولانا سہارنپوری اسی قاعدے کو تسلیم نہیں کرتے۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره . اما بعد.

ہمارا مسلک اہل حدیث کا یہ دعویٰ ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنی چاہیے۔ اور اگر امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ حضور ﷺ نے نماز پڑھی نماز آپ ﷺ پر بوجھل ہوئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم میرے پیچھے پڑھتے ہو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

فلا تقرؤ الا بام القرآن.

ایسا نہ کرو قرأت نہ کیا کرو مگر ام قرآن پڑھ لیا کرو۔ کیوں؟ اس لئے کہ۔

**فانه لا صلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب.**

جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے پڑھ لیا کرو۔ اور کچھ نہ پڑھا کرو۔

## دوسری دلیل۔

**حدثنا هنادنا عبدة بن سليمان عن محمد بن اسحٰق عن مكحول عن محمود بن ربيع عن عبادة بن الصامت قال صلى رسول الله ﷺ الصبح فثقلت عليه القرأة فلما انصرف قال انى اراكم تقرؤن وراء امامكم قلنا يا رسول الله ﷺ اى والله قال لا تفعلوا الا بام القرآن فانه لا صلوٰة لمن لم يقرأ بها. ترمذى.**

جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تو فرمایا۔

**انى اراكم تقرؤن وراء امامكم.**

میرا خیال ہے کہ تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو، صحابہ نے عرض کیا جی اللہ کے رسول ﷺ ہم پڑھتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لا تقرؤا الا بام القرآن نہ پڑھا کرو تم مگر ام قرآن۔ یعنی فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

**فانه لا صلوٰة لمن لم يقرأ بها.**

نماز نہیں ہے اس شخص کی جو قرأت نہ کرے فاتحہ کی، جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں

## تیسری حدیث۔

ابوداؤد میں۔

عن عبادة بن صامت قال كنا خلف رسول اللهﷺ في الصلوٰة الفجر فقرأ رسول الله ﷺ فثقلت عليه القرأت فلما فرغ قال لعلهم تقرؤن خلف امكم قلنا نعم هذا يا رسول اللهﷺ قال لا تفعلوا الا بفاتحة الكتاب. فانه لا صلوٰة لمن لم يقرأ بها.

ترجمہ۔ حضرت عبادہ بن صامت ؓ فرماتے ہیں کہ ہم صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھے، رسول ﷺ نے قرأت کی اور آپ پر قرأت بھاری ہوگئی۔ پس جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا شاید تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو؟۔ ہم نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ فرمایا نہ پڑھو مگر فاتحۃ الکتاب۔ اس لئے کہ جو شخص اس کو نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ نہ پڑھو مگر ام قرآن پڑھ لیا کرو۔

ان احادیث میں رسول اکرم ﷺ نے دوسری قرأت سے منع فرمایا ہے۔

اخبرناه ابو محمد عبد الرحمٰن بن حمدان الجلاب ثنا اسحٰق بن احمد بن مهران الخزاز ثنا اسحٰق بن سليمان الرازى ثنا معاوية بن يحيٰ عن اسحٰق بن عبد الله بن ابى فروة عن عبدالله بن عمرو بن الحارث عن محمود بن الربيع الانصارى قال قام الى جنبى عبادة بن الصامت فقرأ مع الامام و هو يقرأ فلما انصرف قلت يا ابا الوليد تقرأ و تسمع و هو يجهر بالقرأت قال نعم انا قرأنا مع رسول الله ﷺ فغلط رسول الله ﷺ ثم سبح فقال لنا حين انصرف هل قرأ معى احد قلنا نعم قال قد عجبت قلت من هذا الذى

ينازعني القرآن اذا قرأ الامام فلا تقرؤا الا بام القرآن فانه

لا صلوٰة لمن لم يقرأ بها[1].

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد لله و كفٰى و الصلوة والسلام على عباده الذين

اصطفٰى اما بعد.

میرے دوستو بزرگو چاہئے تو یہ تھا کہ سب سے پہلے مولانا قرآن پاک سے یہ مسئلہ بیان

ا ا تے اگر یہ صحیح تھا تو ان کو چاہئے تھا کہ قرآن پاک کی آیات پڑھ کر ان کی تفسیر رسول پاک ﷺ

۔ بیان کرتے کہ جو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

مولانا نے اس مسئلہ میں نہ قرآن کا نام لیا بلکہ بخاری مسلم ساری صحاح ستہ کو چھوڑ کر سب

۔ پہلے دار قطنی اٹھائی پھر دار قطنی سے حدیث کی سند پڑھی ترمذی میں بھی وہی حدیث ہے اور ابو

ا ا ؤں سے تو سند بھی نہیں پڑھی۔ یہ ایک ہی حدیث تین کتابوں سے پڑھی ہے۔

اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحٰق ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں وہ قوی نہیں۔ دار قطنی

ا ا تے ہیں اس کی حدیث لینا صحیح نہیں۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں وہ بڑے دجالوں میں سے ایک

دجال ہے، سلیمان تیمی کہتے ہیں کذاب ہے، امام ابو داؤد فرماتے ہیں قدری ہے معتزلی ہے۔ اور

ا ا بی فرماتے ہیں میں نے اس کے پاس سوائے دو منکر حدیثوں کے اور کچھ نہیں پایا[1]۔

اندازہ لگائیں ایسا راوی کہ دجال اسے کہا گیا، کذاب اسے کہا گیا، جھوٹ بولنے والا

۔ کہا گیا، اور مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے ایسے شخص کی روایت لے کر دنیا بھر کے

لا الوں کو بے نماز کہا جا رہا ہے۔

اس کے بعد اس کا استاد مکحول ہے، ابن سعد کہتے ہیں ضعفہ جماعۃ اس کو ایک

---

(۱)۔ مستدرک حاکم ص ۲۳۹ ج ا

جماعت نے ضعیف کہا ہے۔اور علامہ ذھبی فرماتے ہیں هو صاحب التدليس. و قدرمی بالقدر (۱) پھر وہ مدلس ہے،اور عن سے روایت کر رہا ہے۔اور مدلس کا عنعنہ قبول نہیں ہوتا۔

اس کے بعد نافع والی روایت پڑھی ہے۔اس میں یہ بات نہیں ہے کہ نماز نہیں ہوتی اس میں نافع بن محمود مجہول ہے (۲)۔

پھر جو روایت مستدرک حاکم سے پڑھی ہے اس میں ایک راوی اسحٰق بن عبداللہ ہے۔ یہ نہایت ضعیف راوی ہے۔میزان الاعتدال میں ہے کہ جھوٹی روایتیں گھڑتا تھا (۲)۔اور اس سند میں اس کا راوی عبداللہ بن حارث ہے یہ راوی مجہول ہے تقریب التہذیب میں اس کا مجہول ہونا لکھا ہوا ہے۔

آپ نے ساری دنیا کو بے نماز ثابت کرنے کے لئے اور فرضیت ثابت کرنے کے لئے ایسی حدیث پڑھی ہے جس میں عبداللہ بن عمر بن خالد جیسا مجہول بھی ہے، محمد بن اسحٰق جیسا دجال بھی ہے، کذاب بھی ہے۔

ان کے پاس نہ قرآن پاک کی آیت جس کی تفسیر اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے یہ فرمائی ہو کہ یہ آیت اس لئے نازل ہوئی ہے کہ اگر امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھو تو نماز نہیں ہوتی۔اس لئے اس کی نماز باطل اور بے کار ہے۔ یہ اللہ کے نبی ﷺ پر بھی جھوٹ بولا گیا ہے۔ بخاری اور مسلم کا نام لے کر جھوٹ بولا گیا ہے۔

اگر یہ بات صحیح تھی تو مولانا بخاری مسلم سے دکھائیں۔ میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ اللہ کے نبی اور بخاری اور مسلم پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ چار کتابوں سے روایت پیش کی ہے، ایک ہی صحابی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اس کی کوئی سند بھی صحیح نہیں ہے، نہ محمد بن اسحٰق والی، نہ

(۱)۔میزان الاعتدال ص ۴۶۸ ج ۳۔

(۲)۔میزان الاعتدال ص ۱۷۷ ج ۴۔

...انی والی صحیح ہے۔ اس کی سند میں ہیثم بن حمید ضعیف ہے، اور نافع بن محمود مجہول ہے۔[1]

اور اس کے بعد جو مستدرک والی ہے اس میں اسحق بن عبداللہ کذاب ہے۔[2] اور ...اللہ بن عمرو بن حارث مجہول ہے۔ عجیب بات ہے کہ فرضیت ثابت کرنے کے لئے باقی

(۱)۔ نافع بن محمود (د، س) المقدسی عن عبادة فی القرأة خلف الامام وعند حزام بن حکیم لایعرف بغیر هذالحدیث ولا هو فی کتاب البخاری وابن ابی حاتم ذکره ابن حبان فی الثقات وقال حدیثه معلل وروی عن مکحول ایضاً.

(میزان الاعتدال ص۲۴۲ ج ۴)۔

(۲)۔ وروی عن الزهری سمع اسحاق یحدث وقول قال رسول الله ﷺ فقال له الزهری قاتلک الله یا ابن ابی فروة ما اجرأک علی الله، الا تسند احادیثک تحدث باحادیث لیس لها خطم ولا ازمة. قال البخاری ترکوه. ونهی احمد عن حدیثه وقال الجوزجانی سمعت احمد بن حنبل یقول، یقول لا تحل الروایة عندی عن اسحاق بن ابی فروة وقال ابوزرعه وغیره، متروک. مات سنة اربع واربعین ومائة. قلت ولم ار احداً مشاه. وقال ابن معین وغیره، لا یکتب حدیثه.

ترجمہ۔ اور روایت کیا گیا ہے کہ زہری نے اسحاق کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا اور وہ کہہ رہا تھا کہ قال رسول اللہ ﷺ پس زہری نے اس کو کہا کہ اے ابن ابی فروہ اللہ تجھے قتل کرے کس چیز نے تجھے اللہ پر جری بنا دیا ہے۔ امام بخاریؒ نے فرمایا کہ چھوڑ دیا انہوں نے اس کو اور امام احمدؒ نے اس کی حدیث سے منع فرمایا ہے۔ اور جوز جانی نے کہا میں نے احمد بن حنبلؒ کو سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ میرے نزدیک اسحق بن ابی

سارے فرض خدا نے قرآن میں بیان کیے ہیں، کہ سجدہ کرو، رکوع کرو۔ لیکن یہ ایک ایسا انوکھا فرض ہے کہ نہ خدا نے قرآن میں بیان کیا کہ جو امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اس کی نماز باطل ہے نہ اس کے بارے میں بخاری میں مستقل حدیث موجود ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہو کہ جو امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز باطل ہے اور بے کار ہے۔ نہ ہی صحیح مسلم میں اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث موجود ہے کہ جو امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

اگر روایت پیش کی ہے تو وہ روایت پیش کی ہے کہ جس کے راوی دجال اور کذاب ہیں اور یہ دیکھئے فیض عالم صدیقی (غیر مقلد) محمد بن اسحٰق کے بارے میں لکھتے ہیں۔

کہ وہ دجال اور کذاب راوی تھا اور اس کی روایت حجت نہیں اور یہ اسحٰق وہ ذات شریف ہیں جن کو امام مالکؒ کہتے ہیں دجال من دجاجلہ۔

اور پھر آگے لکھتے ہیں۔

کہ یہ اس پارٹی کا ممبر ہے جو اللہ کے نبی ﷺ پر جھوٹ بولتے ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ باقی نماز کے فرائض قرآن پاک میں ہیں اور فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا ایسا فرض ہے کہ جو نہ قرآن میں آئے، نہ صحیح مسلم میں آئے، نہ صحیح بخاری میں آئے۔ پوری صحاح ستہ میں ایک راوی ملے جو محمد بن اسحٰق جیسا دجال ہو، کذاب ہو، ابوداؤد اور ترمذی کے بارے میں ایک بات اور میں عرض کرنے والا ہوں۔

**مولوی عبدالعزیز نورستانی۔**

---

فردوہ سے روایت حلال نہیں ہے۔ اور ابی زرعہ وغیرہ نے کہا کہ متروک ہے۔ ۱۴۴ھ میں فوت ہوا میں (امام ذہبی) کہتا ہوں نہیں دیکھا میں نے کسی ایک کو۔ اور ابن معین وغیرہ نے فرمایا اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔

(میزان الاعتدال ص۱۹۳ ج۱)۔

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره . اما بعد.

دیکھیے مولانا صاحب نے سب سے پہلے یہ اعتراض کیا تھا کہ قرآن کی آیات پیش نہیں کیں۔ کیا احادیث حجت نہیں؟۔ اگر قرآنی آیات موجود نہ ہوں تو حدیث حجت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔

﴿ اطیعوا الله و اطیعوا الرسول ﴾۔

اللہ کی اطاعت فرض ہے اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت فرض ہے۔ میں کہتا ہوں کہ قرآن میں فاتحہ کا پڑھنا موجود نہیں۔ لیکن الحمد للہ ہمارے پاس احادیث موجود ہیں۔ باقی محمد بن اسحٰق پر جو آپ نے جرح کی ہے آپ نے وہ کتاب نہیں بتائی وہ کتاب کون سی ہے۔ میزان الاعتدال میں موجود ہے۔

یہ کتاب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۴۱ دارقطنی نے محمد بن اسحٰق کی روایت کو حدثنی کے ساتھ نقل کیا ہے جب کوئی مدلس حدثنی کے صیغے سے روایت کرتا ہے تو وہ سماع پر محمول ہوتا ہے۔ لہذا اس پر جو جرح کرتے ہیں وہ قبول نہیں ہے۔ جرح کی کتاب بھی پیش نہیں کی اور اسی طرح مکحول کے بارے میں جو یہ کہتے ہیں مکحول کے بارے میں ہے المکحول امام اهل الاسلام. تہذیب التہذیب جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۱۔

باقی مستدرک کی جو روایت ہے وہ تو میں نے تائیداً پیش کی تھی۔ باقی محمد بن اسحٰق اور مکحول کے بارے میں جو جرح کی گئی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ امام دارقطنی نے صاف فرمایا ہے و هــــذا اسناد حسن. میں نے تین حدیثیں اثبات کے بارنے میں پیش کی تھیں۔

مولوی صاحب نے قرأت کی نفی میں کوئی حدیث پیش نہیں کی، صرف ان راویوں پر جرح کی ہے اور جرح بھی صحیح نہیں کی ہے امام نسائی نے بھی اس کی تصدیق کی ہے، امام نسائی نے بھی اس کو حسن کہا ہے۔ امام دارقطنی نے بھی اس کو حسن کہا ہے۔ اور جن راویوں پر جرح کی ہے ان میں سے کوئی بھی مجروح نہیں ہے۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ و کفی و الصلوۃ و السلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد.

مولانا نے فرمایا کہ امام نسائی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

دارقطنی نے حسن کہا ہے۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

دارقطنی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے تو اس نے یہ بھی کہا ہے کہ محمد بن اسحٰق حجت نہیں ہے۔ تو دارقطنی کی بات تو خود میں نے پیش کر دی۔ اس لئے وہ حدیث صحیح نہیں رہی۔

مولانا نے مکحول کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس کے بارے میں جرح ہے تدلیس کی۔ وہ صاف فرماتے ہیں ھو صاحب التدلیس وہ خدا کی تقدیر کا بھی منکر تھا۔ خدا کی تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور وہ درمیان میں واسطہ کاٹ کر حدیث روایت کرتا تھا۔ خاص طور پر عبادہ بن صامت سے (1)۔ اور یہ حدیث بھی عبادہ بن صامت سے ہے۔

نافع بن محمود کی سند پیش کی ہے۔ یہ میزان الاعتدال میرے ہاتھ میں ہے، لکھا ہے نافع بن محمود ایسا شخص ہے جس نے ایک ہی حدیث ساری زندگی میں روایت کی ہے جو مولانا نے پڑھی ہے۔ لیکن لا یعرف بغیر ھذا الحدیث اس حدیث کے علاوہ دنیا میں اس کو جانتا بھی کوئی نہیں کہ نافع کون تھا؟۔ اور حدیثہ معلل اور اس کی یہ حدیث بیمار ہے قابل حجت نہیں ہے۔ یہ

(1). قلت ھو صاحب التدلیس : وقد رمی بالقدر فاللہ اعلم یروی بالارسال عن ابی ، وعبادۃ بن الصامت، و عائشۃ ، و ابی ھریرۃ. میزان ض ۱۷۷ ج ۴.

میزان الاعتدال میں صاف لکھا ہے۔

مولانا آپ نے تو فرضیت ثابت کرنی ہے۔ میزان الاعتدال کا صفحہ ہے ۲۴۲ ج ۴۔ مکحول کا صفحہ ۷ ا ج ۴۔

اس کے بعد مولانا نے یہ بات واضح طور پر مان لی کہ قرآن پاک سے نہ کوئی آیت ہمارے پاس ہے نہ آپ کے پاس ہے۔ اس سے پتا چلا کہ یہ اشتہارات میں جو دو آیتیں لکھی گئی ہیں اور بخاری، مسلم اور اللہ کے پیغمبر ﷺ پر جھوٹ بولا گیا ہے کیا یہ جائز تھا؟۔ کہ قرآن پڑھ کر جھوٹ بولا جائے اب ان کو یاد آیا کہ وہ صحیح نہیں ہے۔ کیا اس سے پہلے انہوں نے جو جرح کی ہے اس سے انہوں نے توبہ کی ہے؟۔

انہوں نے جھوٹ بول کر سارے شہر میں تہلکہ مچایا ہے، اپنے بارے میں آج انہوں نے مان لیا کہ ہمارے پاس اس مسئلہ میں قرآن نہیں ہے۔

اور محمد بن اسحٰق کے بارے میں یہ بھی مان لیا کہ وہ تحدیث کرے تو وہ حجت ہے۔ ترمذی اور ابو داؤد میں محمد بن اسحٰق کا حدثنا نہیں ہے۔ اس لئے صحاح ستہ میں سے تو ایک حدیث بھی صحیح نہیں ملی۔ صرف دارقطنی سے پیش کی ہے اور وہ بھی شاذ ہے محمد بن اسحٰق کے سولہ شاگردوں میں سے صرف ایک ابراھیم بن سعد تحدیث کرتا ہے۔ پندرہ شاگرد تحدیث بیان نہیں کرتے۔ اصول حدیث میں اس کو شاذ کہا جاتا ہے۔

تو ترمذی اور ابو داؤد کی روایتیں تو اس لئے گئیں کہ مدلس عن سے روایت کر رہا ہے، اور دارقطنی والی اس لئے گئی کہ اس میں اگرچہ تحدیث ہے لیکن وہ شاذ ہے۔ وہ پندرہ شاگردوں کے مقابلے میں بیان کر رہا ہے۔

ہمارے بارے میں جو انہوں نے کہا کہ ان کے پاس قرآن نہیں یہ بات غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿ واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم

ترحمون﴾.

جب قرآن پڑھے کون پڑھے؟۔ یہ مجہول کا صیغہ ہے، یہ واحد کا صیغہ ہے۔ اس کی قرآن پاک میں وضاحت نہیں اور جس بات کی قرآن پاک میں وضاحت نہ ہو اس کی وضاحت اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔

یہ نسائی شریف میرے پاس موجود ہے، اس میں اس آیت مبارکہ پر باب باندھا ہے۔

**باب تاویل قولہ تعالی و اذا قریء القرآن فاستمعوا له و انصتوا لعلكم ترحمون.**

یہ باب ہے اسی آیت کی تفسیر کا۔ اور اللہ کے نبی ﷺ فرمار ہے ہیں اذا كبر الامام فكبروا جب امام اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو واذا قرأ فانصتوا. جب امام قرآن پڑھنا شروع کر دے تم خاموش رہو۔

اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث میں یہ وضاحت ہوگئی کہ یہ آیت باجماعت نماز کے لئے ہے۔ کہ جب امام قرآن پڑھنا شروع کر دے تو تم خاموش ہو جاؤ۔ ابن ماجہ میں یہ مکمل روایت موجود ہے۔ فرمایا۔ انما جعل الامام ليؤتم به امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے، اذا كبر فكبروا. جب امام اللہ اکبر کہے، تو تم بھی اللہ اکبر کہو واذا قرأ فانصتوا جب امام قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ۔

اور امام قرأت کرتا ہے فاتحہ سے۔ آگے حضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

**واذا قال الامام غير المغضوب عليهم ولاالضالين فقولوا آمين.**

اللہ کے نبی نے یہ بات واضح فرمادی کہ جس سورۃ کو امام نے آمین سے پہلے پڑھنا ہے اس میں تم نے خاموش رہنا ہے۔ جس سورۃ میں آیت آئی ہے۔ ﴿غير المغضوب عليهم ولاالضالين﴾ وہ امام نے پڑھنی ہے، تم نے خاموش رہنا ہے۔ اس حدیث کے بارے میں امام

مسلم لکھتے ہیں حدیث ابی ھریرہ عندی صحیح کہ یہ حدیث میرے نزدیک صحیح ہے۔
یہی حدیث مسند اعظم میں انہی الفاظ سے موجود ہے۔ یہی حدیث کتاب الصلوت میں موجود ہے، یہی حدیث مسند ابی عوانہ ص۱۳۲ ج۲ پر موجود ہے۔ واذا قال الامام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا آمین. یہ حدیث ابوھریرہؓ کے علاوہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے بھی مروی ہے[1]۔

امام مسلم فرماتے ہیں۔

انما وضعت ھھنا ما اجمعوا علیه[2]

میں نے جو حدیث یہاں ابوموسیٰ اشعری کی پڑھی ہے اس کے صحیح ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ تو آپ اندازہ لگائیں قرآن کی تفسیر میں وہ حدیث ہے جس کی صحت پر امت کا اجماع ہے۔ واذا قریء القرآن حدیث سے معلوم ہوا کہ امام قرآن پڑھے گا۔

﴿فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون﴾.

اور تم خاموش رہو اور سنو۔ قرآن نے بتایا کہ مقتدی خاموش رہیں، جیسے رسول اقدس ﷺ سے یہ چیز ثابت ہے اسی طرح حضرت عبداللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا۔

اکل من قرای علیه القرآن وجبت علیه السماع

کیا ہر آدمی جس پر قرآن پڑھا جائے واجب ہے کہ وہ بیٹھ کر سنے، فرمایا ضروری نہیں آپ اٹھ کر جا سکتے ہیں۔

انما نزلت ھذه الآیة فی قرأت الامام.

(۱)۔ ابی عوانہ ص۱۳۳ ج۲، بیہقی ص۱۵۵ ج۱، ابوداؤد ص۱۴۰ ج۱۔ دار قطنی ص۳۲۸ ج۲

(۲)۔ مسلم ص۱۷۴ ج۱۔

(تفسیر درمنثور۔ص ۱۱۷ج ۳)

صحابی فرماتے ہیں کہ یہ آیت قرأت خلف الامام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

صلی النبی ﷺ وقرأ خلفهم قوم.

نبی اکرم ﷺ نے قوم کو نماز پڑھائی تو کچھ لوگوں نے پیچھے قرآن پڑھنا شروع کر دیا اور ہر آدمی فاتحہ سے قرآن شروع کرتا ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿ واذا قرىء القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون﴾.

اللہ کے نبی ﷺ نے قرآن پڑھنے سے روک دیا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس آیت کے پڑھنے کے بعد بھی جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے انه لاجفى من الحمير وہ گدھے سے بھی زیادہ جفاکار ہے۔

حضرت فرماتے ہیں کان رسول الله ﷺ، جب رسول ﷺ نماز پڑھتے اجابه من ورانه تو آپ کے پیچھے صحابہ رضی اللہ عنہم پڑھتے۔ جب آپ بسم اللہ پڑھتے صحابہ بسم اللہ پڑھتے حتى تنقض فاتحة الكتاب وسورة آپ فاتحہ پڑھتے، مقتدی بھی فاتحہ پڑھتے، آپ سورۃ پڑھتے مقتدی بھی سورۃ پڑھتے، واذا نزلت واذا قرأ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون. اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ جب امام نماز میں قرآن پڑھے اس وقت تم خاموش رہو۔

مجاہد فرماتے ہیں کہ یہ آیت مدینہ میں نازل ہوئی کیونکہ ایک انصاری پڑھ رہا تھا اور انصاری وہی لوگ ہیں جو مدینہ میں نبی اقدس ﷺ کی مدد کرنے والے تھے، اس پر یہ آیت نازل

ہوئی تھی اور اسے امام کے پیچھے پڑھنے سے روک دیا گیا۔عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ کچھ ساتھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز میں قرأت کر رہے ہیں،فرمایا کیا تمہیں عقل نہیں ہے۔

﴿ واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون ﴾.

کہ جب امام نماز باجماعت میں قرآن پڑھے تم خاموش رہو اور توجہ کرو۔تاکہ تم پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں (۱)۔

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں نزلت فی الصلوۃ. امام زہری فرماتے ہیں نزلت هذا الآية فی رجل من الانصار یعنی مدینہ میں نازل ہوئی، کلما قرأ اتبعه کیونکہ جب حضرت ﷺ قرآن پڑھتے وہ بھی قرآن پڑھتا،ونزلت واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون.

فرماتے ان النبی ﷺ صلی باصحابه آپ ﷺ صحابہ کو نماز پڑھاتے،فقرأ آپ قرآن پڑھتے تو صحابہ بھی پڑھتے،فنزلت واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون.

ابراھیم نخعی کوفہ کے رہنے والے تابعی مفسر، محقق فرماتے ہیں یہ آیت نماز کے بارے میں

(۱). صلی ابن مسعود فسمع اناساً يقرؤن مع الامام فلما انصرف قال اما آن لكم ان تفقهوا اما آن لكم ان تعقلوا واذا قرىء القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون (تفسير ابن جرير ص ۱۰۳ ج۹)

نازل ہوئی[1]۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره. اما بعد.

میرے بزرگو اور دوستو آپ نے دیکھ لیا کہ مولانا نے نہ کسی کتاب کا نام لیا ہے اور نہ کسی حدیث کی سند بیان کی ہے۔ نسائی سے سند آپ نے پیش نہیں کی، نہ درمنثور کی سند آپ نے پیش کی ہے۔ اسی طرح نخعی وغیرہ کی جتنی روایات پڑھیں ان کی سند پیش کریں پھر بات ہوگی۔

اور اسی کتاب الضعفاء کا آپ نے حوالہ دیا تھا لیکن آپ نے پیش کیا؟۔ اور نافع کے بارے میں جو آپ نے بتایا وہ دوسرا نافع ہے لیکن ہماری روایت کے اندر نافع بن محمود ہے، آپ نافع بن محمود کے بارے میں پیش کریں۔ نافع بن محمود بن الربیع الانصاری روایت کے اندر ہے۔

وقال الدار قطني لما اخرج الحديث هذا حديث حسن و و رجاله ثقات وقال ابن عبدالبر نافع مجهول[2].

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

مجہول تو ہوگیا۔

(۱). وبهذا الاسناد (اى اخبرنا ابو عبدالله الحافظ نا ابو على نا ابو يعلى الموصلي نا محمد بن ابى بكر المقدمي) نا ابن مهدى عن ابى عوانة عن مغيره عن اصحابه عن ابراهيم و اذا قرىء القرآن فاستمعوا له وانصتوا. قال في الصلوة. (كتاب القرات ص ۹۱)

(۲). تهذيب التهذيب ص ۴۱۰ ج ۱۰.

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

مجہول جس کو کہہ رہے ہیں وہ اور ہے اور جو روایت میں ہے وہ اور ہے۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

یہ غلط ہے۔ یہ نافع بن محمود ابوداؤد کا راوی، آپ نے ابوداؤد کی حدیث پڑھی ہے، نسائی کا راوی لا یعرف فی غیر هذا الحدیث ذکرہ بعض وقال حدیثه معلل. یہ نافع بن محمود وہی ہے جو قرأت خلف الامام والی حدیث کا راوی ہے جو عبادہ بن صامت[1] والی حدیث کا راوی ہے۔

## مولوی عبدالعزیز نورستانی۔

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره . اما بعد.

آپ نے قرآن کی آیت پیش کی ہے وہ قطعی الدلالت نہیں ہے۔ ہم نے آیت۔

﴿ فاقرؤا ما تيسر من القرآن ﴾

اس لئے پیش نہیں کی کہ وہ قطعی الدلالت نہیں ہے، اور اس کی شرح میں رسول ﷺ نے فرمایا جیسا کہ قرآن میں ہے۔

﴿ وانزلنا اليک الذکر لتبين للناس ما نزل اليهم ﴾.

رسول اقدس ﷺ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں اذا قرأ فانصتوا وہی رسول

(۱)۔ نورستانی نے خود ہی کہا کہ اس حدیث کا راوی نافع بن محمود الانصاری بن ربیع الصاری ہے اور اس کا ترجمہ تہذیب التہذیب سے پیش کیا اور خود ہی پھنس گیا، پھر حضرت سے کہنے لگا کہ آپ نے جو جرح پیش کی ہے وہ اس نافع کے بارے میں نہیں ہے۔ حضرت اوکاڑوی نے میزان سے جو جرح پیش کی ہے وہ بھی اس پر ہے۔ وہاں صاف لکھا ہے عن عبادہ فی القرأۃ خلف الامام. کہ یہی قرأۃ

اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ۔اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کا معنی زیادہ سمجھتے تھے۔

آپ نے اس کا معنی یہ کیا کہ فاتحہ کے علاوہ اور قرآن نہ پڑھو۔ ابوداؤد اور ابن حبان کی روایت میں یہ ہے کہ **فاقرؤا بام القرآن.**

اور یہ بات جوانہوں نے کی ہے محمد بن اسحٰق کی تحدیث کی، پندرہ راوی تدلیس نقل کرتے ہیں ان پندرہ راویوں میں سے ایک کا نام بھی نہیں لے سکے۔شمار کر دیا کہ پندرہ راوی مخالفت کرتے ہیں اور وہ کتاب بھی بیان نہیں کی کہ جس میں وہ پندرہ راوی مخالفت کرتے ہیں۔

**واذا قریء القرآن** حنفی مذہب کی کتاب نورالانوار میں ہے۔

**وحکمها بين الآيتين المصير الى السنة لان الآيتين اذا تعارضا تساقطتا.**

جب دو آیتیں معارض ہو جائیں تو وہ دونوں استدلال سے گر جاتی ہیں۔مثال میں **واذا قریء القرآن** اور **فاقرؤا ما تیسر من القرآن** کو پیش کیا ہے۔

جب تم خود ہی اس کو نہیں مانتے ہو تو استدلال میں اس کو کیوں پیش کرتے ہو۔ باقی میں نے حدیثیں پیش کی ہیں باسند اور آپ نے ایک حدیث بھی سند کے ساتھ پیش نہیں کی۔ کہ ہم دیکھیں کہ یہ حدیث کس درجے کی ہے۔

ابن ماجہ کی جو حدیث پیش کی ہے اس کی سند نہیں ہے۔آپ دلائل پیش کریں لیکن ساتھ یہ بتائیں کہ یہ فلاں کتاب سے ہے اور اس کی فلاں سند ہے۔ جب سند پیش کریں گے تو ہم وضاحت کریں گے کہ اس کی سند میں کیا ہے۔اور یہ بات حافظ ابن حجرؒ نے علامہ زیلعیؒ سے نقل کی

---

خلف الامام میں عبادۃ بن صامت والی روایت کا راوی ہے۔

نورستانی نے جھوٹ بول کر دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔شاید وہ جھوٹ بولتے وقت یہ بھول گیا تھا کہ کھڑا کس کے سامنے ہے۔

ہے کہ وہ نصب الرایہ میں لکھتے ہیں کہ۔

من کان لہ امام فقرأت الامام لہ قرأت ابن ماجۃ و

ھو ضعیف. وقد قال ابو حنیفۃ ما رأیت اکذب من جابر

جعفی.

میں نے جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا نہیں دیکھا۔ زیلعی اس کو نقل کر رہے ہیں، جب امام ابو حنیفہؒ خود اس پر جرح فرماتے ہیں تو آپ اس پر کیوں نہیں جرح کرتے۔

## مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ و کفٰی و الصلوۃ و السلام علی عبادہ الذین

اصطفٰی اما بعد.

نسائی

باب تاویل قولہ عز وجل واذا قرئ القرآن

فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون. اخبرناالجارود بن

معاذ ن الترمزی حدثنا ابو خالد ن الاحمر عن محمد بن

عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرہ قال

قال رسول اللہ ﷺ انما جعل الامام لیؤتم بہ واذا کبر

فکبروا واذا قرأ فانصتوا.

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے جب وہ کہے اللہ اکبر تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔ جب وہ قرأت کرے تم خاموش رہو۔

واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا

لک الحمد.

اخبرنا محمد بن عبدالله بن المبارک حدثنا محمد بن سعید ۔ الانصاری قال حدثنا محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرة قال قال رسول الله ﷺ انما جعل الامام لیؤتم به واذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا.

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ اللہ اکبر کہے، تو تم اللہ اکبر کہو۔ جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔

یہ نسائی سے دو سندیں پڑھی ہیں۔ ابن ماجہ کی سند دیکھیں۔ مولانا نے ابن ماجہ والی روایت کے بارے میں زیادتی کی ہے جو روایت میں نے پڑھی ہے قال جابر جعفی وہ میں نے نہیں پڑھی قطعاً ٹیپ میں موجود نہیں ہے، اور جو میں نے پڑھی ہے اذا قرأ فانصتوا اس پر اعتراض نہیں کیا۔ میں نے اذا قرأ فانصتوا والی پڑھی ہے۔ اگر تو یہ اس روایت پر جو میں نے پڑھی ہے جابر جعفی کو دکھا دیں پھر تو انہیں حق ہے۔ لیکن وہ سند چھوڑ کر نچلی سند میں جو جابر جعفی ہے اس پر اعتراض کر کے داد لی ہے۔

حدثنا ابو بکر ابن ابی شیبة حدثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرة قال قال رسول الله ﷺ انما جعل الامام لیؤتم به اذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا.

امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو، امام قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔

واذا قال الامام غير المغضوب عليهم ولاالضالين فقولوا آمين. واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد.

اب دیکھیں یہ واضح روایت میں موجود ہے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ جب امام قرآن پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش ہو جاؤ۔ اور جب امام غیر المغضوب علیہم ولاالضالین کہہ لے تو تم آمین کہہ لو۔ وہ سورۃ نہیں پڑھنی جس میں ولا الضالین ہے، اذا قرأ ہے، پانچوں نمازوں کے ساتھ ہے۔ اسی طرح واذا قرأ فرمایا ہے واذا جھر نہیں فرمایا۔ وہ جب بھی پڑھے تم خاموش رہو، وہ فجر میں بھی پڑھتا ہے، ظہر میں بھی، عصر میں بھی، مغرب میں بھی، عشاء میں بھی۔

اور یہ دیکھو صحیح ابی عوانہ۔

عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول الله ﷺ اذا قرأ الامام فانصتوا.

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جب امام قرآن پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ۔

واذا قال الامام غير المغضوب عليهم ولاالضالين فقولوا آمين.

اور جب امام غیر المغضوب علیہم ولاالضالین کہے تو تم آمین کہو۔

انہوں نے کہا کہ سندیں نہیں پڑھیں۔ کتاب القرأت بیہقی ص ۸۸ فرماتے ہیں کہ یہ آیت فی الصلوۃ المفروضہ یعنی فرض نماز کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب امام قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔

اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نا احمد

بن عبید الصفار نا عبید بن شریک نا ابن ابی مریم نا ابن لهیعة عن عبداللہ بن هبیره عن عبد الله بن عباس ان رسول اللہ ﷺ قرأ فی الصلوٰة فقرأ اصحابه و رائه فخلطوا علیه فنزل و اذا قری ء القرآن فاستمعوا له و انصتوا فهذه المکتوبة ثم قال ابن عباس وان کنا لا نستمع لمن یقرأ انا اذا لاجفی عن الحمیر.

اگر اس آیت کے بعد بھی ہم امام کے پیچھے قرآن پڑھنے سے باز نہ آئے تو ہم گدھوں سے بھی زیادہ جفا کار ہیں۔

قال عبید بن عمیر و عطا بن ابی رباح انما ذالک فی الصلوٰة و اذا قریء القرآن فاستمعوا له و انصتوا۔

حضرت عطا فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ آیت ﴿ و اذا قریء القرآن﴾ کب نازل ہوئی الکل قاری کیا یہ ہر قاری کے لئے ہے، فرمایا لا و لکن هذا فی الصلوٰة کہ یہ نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

عن ابی وائل ابو وائل فرماتے ہیں کہ۔

عن عبداللہ بن مسعود قال فی القرآن خلف الامام انصف للقرآن کما امرت فان فی القرأة لشغلاً و سیکفیک

ذاک الامام.[1]

فرمایا یہ جو آیت ہے یہ قرأت خلف الامام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

عن عبداللہ بن مسعود انه صلی باصحابه فقرأ الناس خلفه فلما فرغ قال اما أن لكم ان تفقهوا اذا قرىء القرآن فاستمعوا له وانصتوا[2].

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بعض ساتھیوں کے ساتھ نماز پڑھی تو کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے قرآن پڑھا تو فرمایا کیا تمہیں عقل نہیں ہے، تمہیں سمجھ ہی نہیں ہے۔ جب امام قرآن پڑھے تم خاموش رہو۔

محمد بن کعب قال فرمایا آنحضرت ﷺ جب نماز باجماعت قرآن پڑھتے تو آپ کے ساتھ ساتھ صحابہ بھی پڑھتے تھی کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ جب نماز باجماعت میں حضور ﷺ قرآن پڑھیں تو اے مقتدیو تم خاموش رہو۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ یہ آیت

(۱). اخبرنا ابو الحسن محمد بن الحسین بن داؤد العلویؒ انا ابو الحسن علی بن محمد بن حمشاذ العدل حدثنی محمد بن الحسین الانماطی بغدادی نا یحی بن ایوب نا عبدالوهاب الثقفی نا ایوب عن منصور ثم لقیت منصوراً فحدثنی ابی وائل عن عبداللہ بن مسعود وقال فی القرأة خلف الامام انصت للقرآن كما امرت فان فی القرأت لشغلاً وسيكفيك ذاک الامام. ( کتاب القرأت بیهقی ص ۸۹)

(۲). اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ نا ابو عبداللہ الحافظ نا ابو علی الحسین بن علی الحافظ ثنا ابو یعلی الموصلی نا محمد بن ابی

﴿ واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون﴾

نماز کے بارے میں نازل ہوئی [1]۔

(۱) بكر نا عبدالاعلى عن داؤد عن ابى نضرة عن رجل عن ابن مسعود انه صلّى باصحابه فقرأ ناس خلفه فلما فرغ قال اما ان لكم ان تفقهوا اذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا . (كتاب القرأت ص ۸۹)

(۱) اخبرنا ابو عبدالله الحافظ نا ابو على الحسين بن على الحافظ نا ابو يعلى الموصلى نا محمد بن ابى بكر المقدمى نا يحى بن سعيد عن سفيان حدثنى ابو هاشم وهو اسماعيل بن كثير المكى عن مجاهد واذ قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا قال فى الصلوة.

کتاب القرأت ص ۹۰، نیز تفسیر ابن کثیر ص ۲۸۱ ج ۲، تفسیر ابن جریر ص ۱۰۳ ج ۹ پر بھی ہے۔